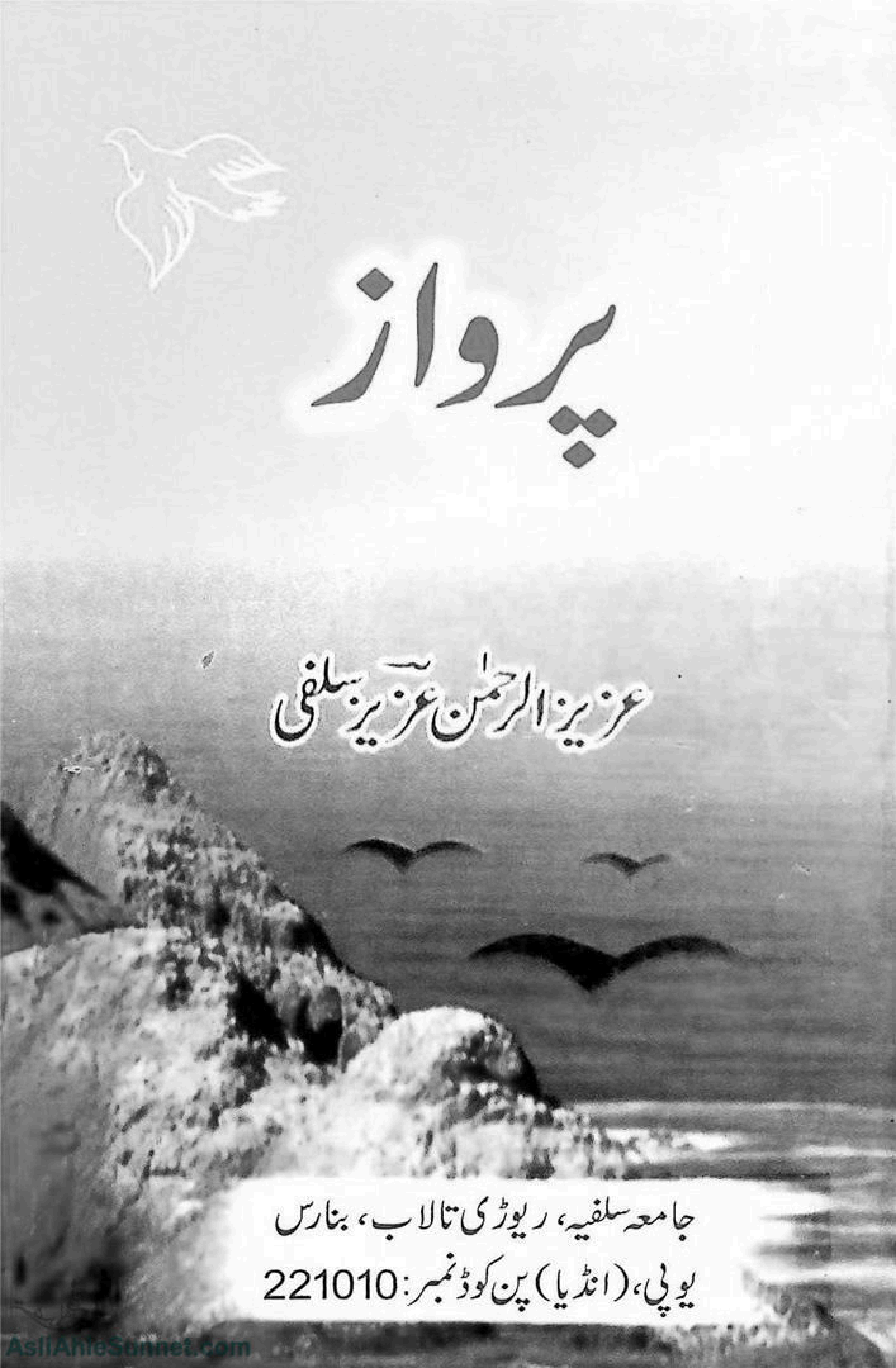

پرواز

عزیز الرحمٰن عزیز سلفی

جامعہ سلفیہ، ریوڑی تالاب، بنارس
یوپی، (انڈیا) پن کوڈ نمبر: 221010

AsliAhleSonnet.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پرواز

عزیز الرحمٰن عزیز سلفی

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی ۶

AsliAhleSunnet.com

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

PARWAAZ

by

Moulana Azizur-Rehman Aziz Salafi

Year of Ist Edition 2010 + 2014
ISBN 978-81-8223-672-1

Price Rs. 200/-

کتاب کا نام	:	پرواز
مصنف	:	مولانا عزیز الرحمن عزیز سلفی
طباعت اوّل	:	۲۰۱۰ء بمطابق محرم الحرام ۱۴۳۱ھ
صفحات	:	۱۸۴
قیمت	:	۲۰۰ روپے
مطبع	:	عفیف آفسیٹ پرنٹرز، دہلی۔۶

ملنے کا پتہ

☐ جامعہ سلفیہ، ریوڑی تالاب، بنارس، یوپی، انڈیا، پن نمبر ۲۲۱۰۱۰

☐ موضع ٹکریا، پوسٹ کسمی، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی، انڈیا،

پن نمبر: ۲۷۲۱۸۹، موبائل نمبر: +91-9911853902

ای میل: muti007@yahoo.co.in

AshAhlusSunnah.com

پرواز

❖ تاثرات..............................۵

❖ لفظے چند..............................۲۵

❖ حمد و نعت..............................۳۷

❖ منظومات..............................۷۹

❖ غزلیات..............................۱۵۱

AsliAhleSunnet.com

تاثرات

AsliAhleSunnet.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	دل کی آواز (مطیع الرحمن عزیز)	۷
۲	مشفق مکرم جناب حیدر قریشی (جرمنی سے)	۸
۳	محترم عبداللہ جاوید (کنیڈا سے)	۱۰
۴	محترم مبشر سعید (فرانس سے)	۱۱
۵	محترم ناصر نظامی (ہالینڈ سے)	۱۲
۶	محترمہ شبانہ یوسف صاحبہ (انگلینڈ سے)	۱۴
۷	محترم شیخ اسعد اعظمی مدنی	۱۶
۸	محترمہ ڈاکٹر نفیس بانو صاحبہ	۲۰
۹	لفظے چند	۲۵
۱۰	محترم خالد ملک ساحل (جرمنی)	۱۸۳
۱۱	نسب نامہ	۱۸۴

AsliAhleSunnet.com

'دل کی آواز'

والد بزرگوار عزیز الرحمٰن عزیزؔ سلفی صاحب ایک عرصہ سے شعر موزوں کرنے کا شغف رکھتے تھے۔ حال ہی میں انہوں نے ایک بار اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان کا سارا کلام ایک مجموعہ کی صورت میں دہلی سے چھپ جائے تو سب کچھ محفوظ ہو جائے گا۔ میرے والدِ بزرگوار کی یہ خواہش اگر میرے ذریعے سے پوری ہو سکے تو میرے لیے عین سعادت اور باعث برکت ہوگی۔

اسی خیال اور احساس کے ساتھ میں نے کتاب کی اشاعت کے لیے انتظام کرنا شروع کر دیا۔ اب اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ کام کرنے کی توفیق بخشی ہے اور کتاب چھپنے کے لیے تیار ہے۔

میں شکر گزار ہوں حیدر قریشی صاحب کا جنہوں نے جرمنی میں بیٹھ کر اس کتاب کے لیے نہ صرف خود تأثرات لکھے بلکہ دوسرے نامور عالمی شاعروں اور ادیبوں سے تاثرات لکھوانے اور فراہم کرنے میں ہر ممکن مدد کی۔

بڑے بھائی حافظ عبد الرحمٰن عزیز چھوٹے بھائی حافظ سعید الرحمٰن عزیز اور شعیب الرحمٰن عزیز کا شکریہ کہ جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں میری ہمت بندھائے رکھی۔ میں اپنے سر (دیس راج مضطر اور میڈم ممتا جی) کا بھی شکر گزار ہوں کہ جن کی حوصلہ افزائی نے مجھے صحافت کے اسرار ورموز سیکھنے میں مدد دی۔

اپنے تین ساتھیوں شہاب اللہ بن عبد اللہ، معراج بن احمد رضا، ولی اللہ بن محمد حنیف کا بھی شکریہ کہ ان دوستوں نے گاہے گاہے اس کام کے لیے میری معاونت کی۔

شکریہ اپنے دادا، والدین چھوٹے بڑے بہن بھائیوں، بہنوئی اور رشتہ داروں کا جن کی بے پناہ محبتوں اور دعاؤں نے مجھے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ہمت اور حوصلہ بخشا۔

مطیع الرحمٰن عزیز

AsliAhleSunnet.com

مشفق مکرم جناب حیدر قریشی صاحب ’جرمنی‘ سے

’چراغ دل کی لو تھرا رہی ہے‘

جناب عزیز الرحمٰن سلفی کا شعری مجموعہ ان کی زندگی بھر کی شعری کمائی ہے۔اس میں عزیز الرحمٰن سلفی صاحب کی زندگی کی ساری چہل پہل اور دکھ درد یکجا ہو کر دکھائی دیتے ہیں۔مسجد و مکتب سے اپنے گہرے تعلق کے باعث ان کی شاعری میں حمد و نعت کی ایک قابلِ ذکر تعداد ہونا ہی تھی۔تاہم ان کی شاعری کے اس حصہ میں حرمین شریفین سے لے کر ہند کی مساجد و مدارس تک کے حوالے سے بھی منظومات مل جاتی ہیں۔شاہ فیصل اور شاہ فہد کے حوالے سے ان کی نظموں کو دیکھ کر ان کے مسلک و فکری میلان کا آسانی سے اندازہ ہو جاتا ہے۔

عزیز الرحمٰن سلفی صاحب کی کتاب کے دوسرے حصہ میں اردو کے حوالے سے اور قومی و ملی نوعیت کی شاعری شامل ہے۔اپنے قریبی عزیزوں، دوستوں کی شادی کی تقریبات پر وہ فراخدلی سے اپنے خوشی سے لبریز نیک جذبات کا اظہار کرتے ہیں تو بعض وفیات پر اپنے دکھ اور درد کا بھی برملا اظہار کر دیتے ہیں۔

کتاب کا تیسرا اور ایک اہم حصہ ان کی ان قلبی کیفیات کا آئینہ دار ہے جو غزل کی روایت سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔اس حصہ میں رباعیات اور نظموں کو بھی پیش کیا گیا ہے تاہم سلفی صاحب کا بنیادی مزاج غزل ہی کا ہے۔عزیز الرحمٰن سلفی صاحب غزل کی قدیم روایت کے امین ہیں۔اساتذہ کے بعد کے ادوار کی شاعری کی ہلکی ہلکی پرچھائیاں تو ان کے ہاں مل جاتی ہیں تاہم ان کا مزاج کلاسیکی روایت سے ہی زیادہ استفادہ کرتا ہے۔بظاہر وہ قدیم و جدید کے زمانی دوراہے پر کھڑے ہیں لیکن ان کا واضح جھکاؤ قدیم کی طرف ہے۔یہ سب کچھ ان کے مزاج اور ان کی فطرت کا نتیجہ ہے۔

AsliAhleSunnet.com

مجموعی طور پر عزیز الرحمٰن سلفی صاحب کی شاعری ان کی ذاتی زندگی کا عکس ہے۔ وہ زندگی جس میں خدا اور رسولؐ سے لے کر عام زندگی میں ملنے جلنے والے نمایاں کردار اور حالات و واقعات اور جذبات و کیفیات اپنی اپنی اہمیت کے مطابق موجود ہیں۔ ایک بزرگ و محترم شاعر کی زندگی بھر کی اس شعری کمائی کو یکجا پیش کیے جانے پر اور کتابی صورت میں شائع کیے جانے پر میں اپنی دلی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے، اس مجموعہ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

● ——— حیدر قریشی: مدیر **جدید ادب**، جرمنی

AsliAhleSunnet.com

محترم عبداللہ جاوید 'کینیڈا' سے

عزیز الرحمٰن عزیزؔ سلفی کے اپنے مجموعہ کلام 'پرواز' سے ان کی انکساری کے علاوہ احساسِ ذمہ داری اور احتیاط کا اظہار ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موصوف نے اس کتاب میں اپنی طبع زاد شعری تخلیقات کو یکجا کیا ہے۔ آج کے عہد کا کوئی شاعر کم ہی اپنے مجموعۂ کلام میں اتنی احتیاط روا سکے گا۔

عصرِ حاضر کا ایک معروف نقاد ہیرولڈ بلوم (Harold Bloom) تصنیف میں مصنف کو دیکھنے پر بہت زور دیتا ہے۔ جناب عزیزؔ کی شخصیت ان کے مجموعۂ کلام 'پرواز' میں اس طور پر منعکس ہے کہ میں نے جب ان کی کتاب پڑھی تو یوں لگا کہ ان کو پڑھا۔ وہ ایک ایسے مسلمان عالمِ دین کی صورت میں سامنے آئے جو دینی واجبات کی ادائیگی کے معاملے میں سخت لیکن دوسرے ادیان اور حاملانِ ادیان سے رواداری کے معاملات میں وسیع المشرب (Libral) اور نرم ہے۔ اوساں کوئیاں اور اکناف کے دیہی علاقے اگرچہ شامِ اودھ کی پرچھائیوں سے دور ہیں لیکن صبحِ بنارس کی شبنمی رعنائیوں سے دور نہیں۔ ان ہی رعنائیوں سے جناب عزیزؔ کی شاعری کا تانا بانا تیار ہوا ہے۔ ان کی نظمیہ شاعری میں معاشرتی زندگی اور غزلیات میں وہ زندگی آگئی ہے جس کا تعلق فرد کے حسیاتی زیر و بم سے ہے۔ ان کی شاعری میں عشق کی والہانہ وارفتگی بھی ملتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کا مرکز ان کے گھر کی شرعی حدود کے اندر ہے، باہر نہیں۔ جس طرح دین میں وہ بدعات کے متحمل نہیں ہوسکے اسی طرح شعر و ادب کے معاملات میں موصوف نے جدتوں سے اپنا دامن بچائے رکھا۔ ان کی شاعری روایات کی چہار دیواری میں پروان چڑھی اور برِ صغیر ہند و پاک کے قدیم تہذیبی، ثقافتی و اخلاقی ورثے کی امین بنی رہی۔ یہ آپ کے اور ہمارے بس کی بات نہ ہو لیکن نفسِ مطمئنہ کے حامل حضرت عزیز الرحمٰن عزیزؔ سلفی کیلئے ناممکن بھی نہ تھی۔ ان کا شعری اسلوب رواں دواں ہے اور ان کی سیدھی سادی، دینی، دیہی شخصیت سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔

عبداللہ جاوید (کینیڈا)

AsliAhleSunnet.com

محترم مبشر سعید 'فرانس' سے

شاعری کا خمیر اگر جذبات کی رفعت، خیالات کی نُدرت اور ارد گرد ہوتے والے واقعات کے کڑے مشاہدے سے اُٹھایا جائے تو پھر وہ کلام تخلیق ہوتا ہے جو نہ کہ زبانِ زدِ عام ہوتا ہے بلکہ ہر زمانے کے لئے ایک تاریخی حیثیت اختیار کر لیتا ہے اور ہر اچھے شاعر کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ جذبات، خیالات اور مشاہدات کو اُن کے بیان کی بلندیوں تک پہنچا کر ہی سکھ کا سانس لیتا ہے۔ عزیز الرحمن سلفی کا کلام بلاشبہ جذبات کی بُلندی کو تو چھو رہا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے باطن میں جو خیالات اور مشاہدات کی آگ جلائی ہوئی ہے اُس نے ان سے بہت سا ایسا کلام تخلیق کروایا ہے جس کو پڑھ کر ہر قاری ان کو داد و تحسین سے نوازنے پر مجبور ہو جائے گا انہوں نے الفاظ کا آسان مگر بلیغ استعمال کرتے ہوئے خیالات کو اظہار کا وہ جامہ پہنایا ہے جو حسین سے بھی حسین تر ہے اور یہ ہی اِن کے کلام کی ایک بڑی خوبی ہے۔

کیا قدر محبت اب کچھ بھی نہیں دنیا میں
کچھ تو مرے جوہر کو پہچانو ذرا یارو

مبشر سعید (فرانس)

AsliAhleSunnet.com

محترم ناصر نظامی ’ہالینڈ‘ سے

’عزیز الرحمٰن سلفی کی کتاب پر تبصرہ‘

سلفی مسلک ایک معروف دینی مکتبہ فکر ہے، اسی فکر و آگہی، فہم و دانش کے دینی سلسلے کے میر کارواں اور سالارِ قافلہ محترم عزیز الرحمٰن سلفی ہیں، وہ ایک معتبر اور نمایاں شخصیت کے مالک ہیں۔ دینی، مذہبی، تعلیمی، تدریسی، تبلیغ و خطابت، رشد و ہدایت، تقریر و بلاغت، اور نشر و اشاعت اور سخن و فصاحت کے علم بردار اور اہل علم و ادب ہیں۔ وہ صرفی نحوی اور فقہی میدان کی شہ سواری کرتے کرتے ریگزارِ عشق و محبت کی مسافتوں کے ہمسفر بن گئے ہیں۔

وہ حسن حقیقی کی ملکوتی مدہوشیوں اور حسن مجازی کی طلسماتی حیرانگیوں میں گم ہو کر کبھی درِ مے کدہ، کبھی کوئے جاناں، اور کبھی قرب یزداں کی نغمہ ریزیاں اور سُرور انگیزیاں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

”ہے خشک قلم، معذور زباں، انعام ترا ہر سو پھیلا......“

وہ عزیز بھی ہیں اور رحمٰن بھی، یہ دونوں نام اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں۔ اسم مسمّٰی کے مصداق وہ اسی ذات حق کی عبودیت کے سفر پر گامزن ہو چکے ہیں۔ سورہ یٰسین کو قرآن پاک کا دل کہتے ہیں، اور سورہ رحمٰن کو قرآن پاک کی دلہن کہا جاتا ہے۔ ان کا دل اس دلہن کی جلوہ افشانیوں اور سحر آفرینیوں کی مٹھی میں آچکا ہے وہ اس دلہن کی مدح سرائیوں اور توصیف آرائیوں میں محو ہو کر اپنے مالک حقیقی کی حمد و ثنا اور اس کے محبوبِ کبریا کے ذکر و فکر اور مناجات نیز سرورِ دو عالم کی نعت کی عقیدت کے ہار پرو کر اپنے قلب و نظر اور روح کو منور اور معطر کرتے رہتے ہیں۔ ”امام الانبیاء کو پیش نذرانہ درودوں کا“ ان کا غنائیہ کلام فنی آراستگی، نغماتی اثر آفرینی، حسن تغزل جاں سوزی، دل گدازی، ایثار

AsliAhleSunnet.com

پروری، جاں نثاری اور بے خودی کے والہانہ پن سے معمور ہے۔ان کا کلام شرر آمیزیوں اور شعلہ انگیزیوں سے مزین ہے۔

کارزارِ محبت میں حسن تابناک کی حشر ناکیوں اور قیامت خیزیوں کے سامنے ''چراغِ دل کی لَو تھرّا رہی ہے'' ساری کائنات لرزتی اور جھومتی محسوس ہوتی ہے۔ان کے شعروں میں جذبے کی سچائی، احساس کی گہرائی، لسانی شائستگی، فنی گرفتگی، تخلیقی نیرنگی اور وجدانی مزامیر کی کھنک سنائی دیتی ہے۔

ناصر نظامی: ھالینڈ

AsliAhleSunnet.com

محترمہ شبانہ یوسف صاحبہ 'انگلینڈ' سے

'عزیز الرحمٰن سلفی کی کتاب پر تبصرہ'

اظہارِ ذات کے جذبے میں بڑی طاقت ہوتی ہے جو اپنے آپ کو منوانے کے لیے نت نئے روپ دھارتا رہتا ہے، اس جذبے نے جس دل میں بھی گھر کیا ہے وہاں سے لفظوں کی پوشاک پہن کر قرطاس زیست پر کبھی تو سنہری کرنوں کی طرح بکھرا ہے اور کبھی چاندنی کے ٹھنڈے نور کی مہربان روشنی کی طرح چشمِ شوق کا منظر بنا ہے۔ خدا نے اپنے اظہار کے لیے، اپنی محبت کے لیے، اس دنیا کی تخلیق کی، زندگی کی حسین، پُر فکر کتاب لکھی۔ اظہارِ ذات کا جذبہ اور لکھنے کا عمل خدائی صفات ہیں، جو عزیز الرحمٰن سلفی صاحب کو وراثت میں ملی ہیں۔ یوں تو ہر شخص اس دنیا کا اور ان صفات کا وارث ہے مگر اپنی وراثت کو کون کس طرح سے آگے لے کر بڑھتا ہے اس کا اندازِ عمل ہی اس کو بہت سے عام لوگوں سے جدا کرتا ہے عزیز صاحب کو بھی اظہار کے اس جذبے نے عام لوگوں سے منفرد کر دیا ہے۔ جو خدا سے بے پناہ محبت پر مبنی ہے۔ ان کی حمدیہ شاعری کا محرک جو قوت ہے وہ محبت کے اظہار کا یہی انمول جذبہ ہے جو انھیں اپنے تخلیق کار سے ہے، اپنے خدا سے ہے۔ جب محبت کا جذبہ حد سے بڑھ جائے تو وہ بے حد وحساب ہو جاتا ہے، جیسے دریاؤں کے کناروں میں بہتے ہوئے پانی جب بپھرنے لگتے ہیں تو اپنے من مانے راستوں پر رواں دواں ہو جاتے ہیں، کسی باندھ کو خاطر میں لاتے ہیں نہ کسی کنارے کو، کچھ یہی حال خدا سے محبت کے اظہار میں عزیز الرحمٰن سلفی صاحب کا بھی ہے۔ ان کے سخن کی ندیا دھیرے دھیرے عقیدتوں کے کناروں میں بہتے بہتے محبت کے انتہائی موسموں میں کبھی کبھی اور کہیں کہیں بہکتی ہوئی بے کنار ہونے لگتی ہے، یہ محبت ہی تو ہے جو کسی بحر کسی قاعدے اور قانون کو خاطر میں نہیں لاتی مگر پھر بھی محبت ہی رہتی ہے۔ عزیز الرحمٰن سلفی

AshabulHadith.com

صاحب کی شاعری کی یہ خوبی ہر مصرعے میں ہے کہ وہ کسی ڈھنگ میں بھی سرزمینِ سخن پر بکھرتی ہے، خدا سے بے انتہا محبت کا معصوم اور رو پہلا روپ برقرار رکھتی ہے، محبت، جو زندگی کو جنم دیتی ہے، جو کائنات ہے جو اس دنیا کے وجود کا موجب ہے، جو دیوانگی کا روپ دھارتی ہے تو اس بات کی پرواہ نہیں کرتی کہ اسے کون کیا کہتا ہے اُسے تو بس اپنے محبوب کی خبر رکھنی ہوتی ہے اسی کی سننی ہوتی ہے اسی سے کہنی ہوتی ہے۔ باقی سب لوگ عدم ہوتے ہیں، بس اک وہی تو وجود ہوتی ہے ہزاروں رنگ لیے کئی ڈھنگ لیے، اور اب اس نے شاعری کا روپ دھارتے ہوئے عزیز الرحمٰن سلفی صاحب کے دل کو اپنا مسکن بنایا ہے اور اپنی خوشبو گلابِ سخن کو سونپ کر سرزمینِ دل سے کائنات کے پُر شوق سفر پر روانہ ہوئی ہے سو میں عزیز الرحمٰن سلفی صاحب کو اس ہمسفری کی پہلی "پرواز" پر مبارک باد دیتی ہوں۔

شبانہ یوسف۔ انگلینڈ

AsliAhleSunnet.com

محترم شیخ اسعد اعظمی مدنی

’جامعہ سلفیہ بنارس‘ سے

زیر نظر شعری مجموعہ جامعہ سلفیہ (مرکزی دار العلوم) بنارس کے معروف وکہنہ مشق استاذ مولانا عزیز الرحمن صاحب سلفی کی فکری کاوشوں کا ثمرہ ہے، موصوف جامعہ سلفیہ سے فارغ ہونیوالے فضلاء کے پہلے مجموعہ کے ممتاز افراد میں سے شمار کیے جاتے ہیں، فراغت کے بعد مختلف دینی مدارس میں درس وتدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد ۱۹۷۶ء میں جامعہ میں مدرس مقرر ہوئے، اس طرح آپ میدان عمل میں چوتھی دہائی مکمل کرنے جا رہے ہیں، آپ ایک ماہر مدرس ہونے کے ساتھ متعدد دینی، تاریخی اور لسانی کتابوں کے مصنف بھی ہیں، اس کے علاوہ مختلف رسائل وجرائد میں آپ کے مضامین ومقالات بھی گاہے گاہے شائع ہوتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان وقلم میں توانائی اور پختگی عطا کی ہے اور آپ حتی المقدور ان دونوں وسائل کو مفید وبامقصد کاموں میں استعمال کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

ان تدریسی وغیر تدریسی مشاغل کے ہجوم سے کچھ وقت نکال کر شعر وشاعری کے میدان میں بھی طبع آزمائی کرتے رہتے ہیں، موصوف کی صراحت کے مطابق ان کا پہلا منظوم کلام ۱۹۷۰ء میں تخلیق پایا، اس طرح آپ کا یہ ادبی سفر بھی چوتھی دہائی کی تکمیل کر رہا ہے، اس طویل عرصہ میں مختلف موضوعات پر اپنے قلب وذہن پر وارد افکار وخیالات کو الفاظ وتراکیب کا جو شعری جامہ پہنایا ہے زیر نظر مجموعہ اسی کا ایک انتخاب ہے، اس مجموعہ میں بشمول رباعیات کل (۸۷) نظمیں ہیں، جنہیں تین مجموعوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا مجموعہ حمد ونعت سے متعلقہ نظموں پر مشتمل ہے جس میں الگ الگ عناوین

AsliAhleSunnet.com

سے کل (۲۸) نظمیں شامل ہیں، ان میں نعت پر صرف دو نظمیں ہیں، ایک دعائیہ نظم بعنوان ''آرزو'' خواتین کے لیے ہے، دو نظمیں ''زیارت حرمین سے واپسی کے بعد'' کی لکھی ہیں، اور ایک نظم بیت اللہ شریف کے زائرین کے ترانہ کے طور پر ہے، بقیہ کا تعلق براہ راست حمد باری تعالیٰ سے ہے۔

دوسرا مجموعہ ''منظومات'' کے عنوان سے ہے. جس میں کل (۳۶) نظمیں شامل ہیں، اس حصہ میں متفرق موضوعات پر نظموں کا قابل قدر ذخیرہ ہے، جس میں مشہور اسلامی شخصیتوں (مولانا عبدالقدوس (ٹکریا) مولانا عبدالمعید بنارسی، شاہ فیصل، ڈاکٹر رضاء اللہ مبارکپوری، شاہ فہد، رحمہ اللہ) کی وفات پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے، اس کے بعد چند دینی اداروں (جامعہ رحمانیہ، بنات، بنارس، مدرسہ مظہر العلوم اوسان کوئیاں، مدرسہ مفتاح العلوم ٹکریا) کے ترانے ہیں، علاوہ ازیں چند دیگر موضوعات پر نظمیں ہیں، جیسے: اردو زبان، بنارس کا فساد، جشن بخاری، اقرباء واحباب کی شادیوں سے متعلق نظمیں، مختلف دینی جلسوں کے لیے استقبالیہ نظمیں، اسی طرح دو نظمیں شب برات پر اور ایک دورِ حاضر پر ہے، اسی حصہ میں دیوالی اور ہولی پر بھی دو تین نظمیں ہیں جو اس گراں قدر شعری مجموعے کی شبیہ کو نقصان پہنچارہی ہیں۔

تیسرا اور آخری مجموعہ ''غزلیات'' کا ہے، اس حصہ میں کل (۲۳) نظمیں شامل ہیں، اس حصہ کی پہلی نظم ''چمن میں لے کے نیں رنگ بہار آیا ہوں'' سے معنون ہے جو اسی حصہ کی نظم کے اشعار کا ایک مصرعہ ہے۔ مذکورہ عنوان کے نیچے مرتب نے بین القوسین یہ وضاحت فرمائی ہے (منظوم کلام کی اولین کوشش جو ۲۹ راگست ۱۹۷۰ء کو منصۂ شہود پر آئی)۔

اسی طرح ہر نظم کے عنوان کے ساتھ ہی اس کی تخلیق کی تاریخ درج ہے، اس اندراج کی اہمیت اس اعتبار سے اور بڑھ جاتی ہے کہ اس سے شاعر کی فنی وفکری ارتقاء کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اسی اندراج پر نظر دوڑانے کے بعد ہمیں یہ اطمینان حاصل ہوا کہ شاعر نے ربع صدی قبل ہی صنف غزل کو الوداع کہہ دیا ہے، ارباب علم وفضل کے وقت اور

AsliAhleSunnet.com

ذمہ داریوں میں اس صنف کے لیے گنجائش نہیں ملتی۔

پورے مجموعے پر ایک نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ الفاظ و معانی پر شاعر کی گرفت مضبوط ہے۔ ساتھ ہی مختلف اصناف سخن پر انہیں قدرت حاصل ہے، عالم دین ہونے کے ناطے آپ کی شاعری الحاد اور فسق و فجور کے اثرات سے پاک ہے، اور بڑی حد تک اسلامی افکار و اقدار کی ترجمان ہے۔ شاعر نے متعدد نظموں میں ماحول اور معاشرے کے مسائل کو بھی چھیڑا ہے۔ فکری اور اخلاقی فساد پر اپنے کرب و الم کا اظہار کیا ہے اور اصلاح و تصحیح کی دعوت دی ہے۔ اس سے مقصد کی بلندی اور فن کو مثبت اور مفید مقاصد کے لیے استعمال کے قابل قدر جذبہ کا پتہ چلتا ہے، زیر نظر مجموعہ کے اشعار کی فنی اور معنوی خوبیوں کا اندازہ لگانے کے لیے بطور نمونہ درج ذیل اشعار ملاحظہ ہوں:

"اللہ اکبر اللہ اکبر" کے عنوان سے موجود نظم کے ابتدائی اشعار اس طرح ہیں:

تعریف اس کی، جس نے بنایا
جس نے زمیں پر، انساں بسایا
کھیتوں میں جس نے، غلہ اگایا
چڑیوں کو جس نے، اڑنا سکھایا
ہم اس کے بندے، وہ رب اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر

توحید کی حفاظت اور عقیدہ و عمل کے بگاڑ کے بعض اسباب کا بیان شاعر نے کتنے مؤثر پیرایہ میں کیا ہے درج ذیل اشعار ملاحظہ ہوں:

رب کونین کے آگے میں سدا جھکتا ہوں
تعزیہ، قبر پہ میں کرتا نہیں سجدہ نیاز
ٹھیک ہے جسم ہمارا ہے نحیف و لاغر
ناروا مالوں سے ہم کرتے نہیں جسم گداز
پیٹ کے واسطے قبروں پہ جبیں ٹیکی ہے
خوب معلوم ہے اے دوست ترے قلب کا راز

AsliAhleSunnet.com

مولانا عبدالمعید بنارسی رحمہ اللہ، سابق استاذ جامعہ سلفیہ کی وفات پر اپنے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اور موصوف کی صلاحیتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شاعر نے کہا ہے:

کیا بلاغت ہے؟ اور کیا اعجاز کی تفسیر ہے؟ نکتۂ رازی ہے کیا؟ قاضی کی کیا تعبیر ہے؟
کون رخ الٹا ہے؟ کیا سیدھی صحیح تصویر ہے؟ درجۂ جامع ہے کیا؟ حافظ کی کیا تحریر ہے؟

پیش فرمائے گا اشیاء کی صحیح تاریخ کون؟
کون ہیں زہرہ عطارد، مشتری، مریخ کون؟

شب برات کے موقع پر بیشتر مسلم علاقوں میں ایک دوروز کیلئے قبرستان اور قبروں کی جس طرح آرائش کی جاتی ہے اس کی طرف شاعر نے طنزیہ انداز میں اس طرح اشارہ کیا ہے:

سال بھر تک کوئی بھی ان کا نہ تھا پرسانِ حال
آج یہ مردے تو زندوں سے چہیتے ہو گئے
بھول کر گور غریباں پہ نہ اٹھتی تھی نظر
آج زندوں کے یہ سب میدان میلے ہو گئے

اشعار کے یہ نمونے شاعر کی فکری بصیرت اور فنی مہارت کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہیں، مجموعی طور پر یہ مجموعہ قارئین کے لیے ایک گرانقدر تحفہ ہے تو اردو شاعری میں لائق احترام اضافہ بھی۔ امید کہ مشق سخن کا یہ با مقصد سلسلہ شاعر ممدوح جاری رکھیں گے اور ادبی حلقوں میں آپ کا نام مزید روشن ہوگا۔ واللہ ولی التوفیق۔

اسعد اعظمی

مدیر صوت الأمة (عربی)

ومدیر ادارۃ البحوث الاسلامیہ

۱۴ر ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ ۲ر دسمبر ۲۰۰۹ء

AsliAhleSunnet.com

محترمہ ڈاکٹر نفیس بانو صاحبہ

'پرواز' پر ایک طائرانہ نظر

طائرِ تخیل کی پرواز کہاں نہیں، محسوسات وکیفیات کی وسیع وعریض دنیا کی سیاحت میں ہر جگہ راہیں ہموار نہیں ملتیں، شاہراہِ جذب وکیف میں ذراسی غفلت سے ٹھوکریں بھی مل جاتی ہیں۔لہذا: ع "چشم کو چاہیے ہر رنگ میں وا ہو جانا" [غالب]

انجمن شعروادب میں زندگی کے ہر رنگ نظر آتے ہیں، مگر شرط ہے کہ:

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہے دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی
[اقبال]

جناب عزیز الرحمٰن سلفی استاد جامعہ سلفیہ بنارس کا شعری مجموعہ 'پرواز' زیرِ نظر ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے ہر رنگ میں اپنی چشم کو وا رکھنے کی حتی الامکان کوشش کی ہے۔ زیرِ نظر مجموعہ میں نظمیں، غزلیں اور چند رباعیاں ومتفرق اشعار شامل ہیں۔ یہ مجموعہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ: 'صدائے دل نواز ودل فروز' کے عنوان سے ہے۔ یہاں اپنی 'پرواز' میں سب سے پہلے حمد ونعت کے مقدس دیار کی سیر کرتا ہے۔ یہاں اکثر مقام پر کانوں میں رس گھولتی ہوئی 'صدائے دل نواز' بھی سنائی دیتی ہے۔ بہت سے مقامات پر محسوس ہوتا ہے کہ شاعر اپنا دیدۂ دل وا کر کے شاہراہِ حمد ونعت سے گزرا ہے۔ اس کے جذبوں کی صداقت ہر جگہ ضوفشاں ہے۔ شاعر کا دل جوشِ ایمانی کی شرابِ طہور سے سرشار ہے۔ جذب وکیف کی سرمستیاں جا بجا نظر آتی ہیں۔ خالق کائنات کی بارگاہ میں شاعر ہر جگہ دست بہ دعا اور سر بسجود ہے۔

چہار سو کائنات اور رموزِ کائنات کی حیرت ناکیاں ہیں، حسنِ ازل کی جلوہ سامانیاں شاعر کی نظر کو خیرہ کیے دیتی ہیں اور نظم 'ہے اسی کی صناعی' وجود میں آ جاتی ہے۔ نظم 'مجھ

AsliAhleSunnet.com

کو بھی آسرا ہے تری اک نگاہ کا' کئی مذہبی تلمیحات سے بھری ہوئی ہے۔ نظم 'اللہ اکبر اللہ اکبر' سرمستی و سرشاری میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ان نظموں میں ایمان کی حرارت ہے، یقین کی پختگی ہے۔ اس قبیل کی نظمیں ایمان کو تازہ کرتی ہیں اور اعمال کو آئینہ دکھاتی ہیں۔
عزیز صاحب کی حمدیہ اور نعتیہ نظمیں دل کی گہرائیوں سے لکھی گئی ہیں۔

[نظم: تو ہے مطلوب مرا]

سر خمیدہ ہیں ترے سامنے یہ کوہ و فلک — تیری تقدیس کے قائل ہیں ترے جن و ملک
ماہ و خورشید کی کرنوں میں نہاں تیری جھلک — عرش سے پھیلی ہے ضائی تری فرش تلک

پڑھتے طائر بھی نشیمن میں ہیں کلمہ تیرا
تو ہے مطلوب مرا، تو ہے مقصود مرا

[نظم: مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات]

اے خدائے دو جہاں لم یزل، مرے جرم پر نہ عذاب دے
تو غفور ہے تو رحیم ہے، نہ جہنمی کا خطاب دے

بدعات کی آندھی ہے ہر سو، معدوم ہے روحِ ایمانی
الحاد کے خرمن پر نازل، پھر کوئی شرارا ہو جاتا

[نظم حسنِ طلب]

ان حمدیہ اور نعتیہ نظموں میں محض جذبات کا وفور ہی نہیں بلکہ مقصدیت و افادیت بھی ہے۔ یہ نظمیں ان کے دینی و مذہبی تشخص کی آئینہ دار ہیں۔ سب سے بڑے حکیم پیغمبر اسلام کے لیے اپنی نظم 'اندازِ حکیمانہ' میں شاعر درود و سلام کا نذرانہ لے کر آتے ہوئے دست بدعا ہے:

قبول میرا درود و سلام ہو یارب — عزیزؔ لایا ہے در پہ حقیر نذرانہ

دوسرا حصہ: 'منظومات (مربوط اور غیر مربوط خیالات)' ہے۔ یہاں داخلیت اور خارجیت کے ملے جلے رنگ ہیں۔ اس حصہ میں کل ۳۶ نظمیں ہیں جس میں کچھ سماجی و سیاسی نوعیت کی ہیں، کچھ کسی شخصیت کے سانحۂ ارتحال پر ہیں۔ فرمائشی نظموں میں تہنیتی اور استقبالیہ

AsliAhleSunnet.com

بھی ہیں۔ دیوالی و ہولی پر لکھی گئی نظمیں تصویر کے روشن اور تاریک رخ پیش کرتی ہیں:

[تصویر کا پہلا رخ]

آئی دیوالی گھر گھر چراغاں ہوا　　بام و در دیکھو گلشن بداماں ہوا
ہر محل میں ہے خوشیوں کا ساماں ہوا　　خوب اظہارِ شوقِ فراواں ہوا
کتنی پریاں ہیں مصروفِ رقص و غزل
جگمگا اٹھا ہے نور سے ہر محل

[تصویر کا دوسرا رخ]

کوئی بیوہ دل اپنا دبائے ہوئے　　اپنی پلکوں پہ آنسو سجائے ہوئے
بچھڑے یتیم کو دل میں بسائے ہوئے　　میلے آنچل میں چہرہ چھپائے ہوئے
رات بھر کروٹیں وہ بدلتی رہی
اور دیوالی ہنستی ہنساتی رہی

اسی طرح ہولی پر بھی دو نظمیں ہیں پہلا رخ شادمانیوں کا مظہر ہے اور دوسرا رخ مذہب سے ہٹ کر کھیلی ہوئی ہولی کی ہولناکیوں کا منظر پیش کرتا ہے۔ ہندو مسلم مشترکہ تہذیب کے عناصر ان کی بہت سی نظموں میں ملتے ہیں۔ ان کی بعض نظموں سے سماجی اور سیاسی صورتِ حال پر بھی بھرپور روشنی پڑتی ہے۔ ان کی ان نظموں میں انسان دوستی، دردمندی، محبت اور اخوت کا جذبہ ہے۔ شاعر کا حساس دل مساوات، بھائی چارگی اور قومی ہم آہنگی کا آرزومند ہے۔ 'کاشی (بنارس) کے فساد کی خبر سن کر' نظم کا ایک شعر ہے:

عصمت و ناموسِ سیتا کا نہ کچھ دل میں خیال　　رام اور تلسی کی عزت کر دیا ہے پائمال

عزیز سلفی کی کئی نظمیں خارجی عناصر کے ساتھ ساتھ داخلی عناصر سے بھی گہرا واسطہ رکھتی ہیں۔ نظم 'التجا' میں زمینی عشق کی خوشبو ہے۔ نظم 'اے مری اردو زباں' رومانوی رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ 'لیلائے وطن' سلمائے وطن اور زلیخائے وطن جیسی خوبصورت فارسی تراکیب کے استعمال سے نظم کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ نظم خوبصورت تشبیہات و استعارات سے آراستہ ہے۔ تلمیحات کے استعمال نے خیال کے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ نظم

AsliAhleSunnet.com

کے آخر میں شاعر نے اپنے نام کو خوبصورت انداز سے استعمال کیا ہے۔

اے مری اردو زباں اے مری اردو زباں ہے فدا تیری لطافت پہ عزیز الرحمان

عزیز الرحمٰن صاحب نے ایک حمدیہ نظم میں بھی اپنے تخلص کا استعمال فنکارانہ حسن کے ساتھ کیا ہے، مثلاً 'میں عزیز ہوں تو عزیز گر'۔

عزیز صاحب کی شاعری جابجا ان کی قادر الکلامی کا پتہ دیتی ہے۔ بعض بعض مقام پر ان کے یہاں زبان و بیان کے استعمال میں لاپروائی کا احساس بھی ہوتا ہے۔ مثلاً غزل کا درج ذیل شعر ذوقِ سلیم پر بار گذرتا ہے:

عشق کی پود ہم لگائے ہیں پود کیا کیا لگائی کس کس نے

ان کی نظم 'ترانہ زائرین بیت اللہ شریف' کا ایک بند ہے:

طرب گہہِ حضور ہے اچھل اچھل کے رکھ قدم ادب گہہِ حضور ہے سنبھل سنبھل کے رکھ قدم
عزیز چینِ دل، سکونِ ایماں پارہوں میں کرم گہہِ حضور ہے مچل مچل کے رکھ قدم

تارِ دل کے ساز پر نغمہ گا رہا ہوں میں
خوش نصیب ہوں کہ آج کعبہ جا رہا ہوں میں

لفظ کی تکرار کبھی کلام کے حسن میں اضافہ کرتی ہے اور کبھی کلام میں عیب کا سبب بنتی ہے۔ بلاشبہ یہاں تین مصرعوں میں جس طرح تکرار سے کام لیا گیا ہے اس سے حسن و روانی پیدا ہوگئی ہے۔ بعد کے بند میں قافیہ، گانا اور جانا، کے ساتھ 'نغمہ اور کعبہ کے قافیہ کی ضرورت ہی نہ تھی۔ یہاں 'نغمہ گا رہا ہوں' کے بجائے اگر 'نغمے گا رہا ہوں' لکھا جاتا تو زبان و بیان کا حسن بڑھ جاتا۔ یہاں مجھے مجاز کا ایک مصرع یاد آرہا ہے: ع 'میں آہیں بھر نہیں سکتا میں نغمے گا نہیں سکتا'۔

تیسرا اور مختصر حصہ 'فریادِ نے' کے نام سے غزل پر مشتمل ہے:۔ عزیز الرحمٰن صاحب کی غزلیں روایتی اور کلاسیکی مزاج کی حامل ہیں، لیکن عصری حسیت سماجی اور سیاسی مسائل کی نشاندہی بھی کرتی ہیں۔ ان کی غزل کو غزل کے بدلتے رجحانات و میلانات کے پیمانے سے ناپنا شاعر کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ پھر بھی ان کی غزلوں میں ایک پر خلوص جذبہ ہے۔

AsliAhleSunnet.com

یہاں غزل کا اپنا مخصوص اور جانا پہچانا لب ولہجہ ہے۔یوں بھی اقبالؔ کی زبان میں:

فریاد کی کوئی لے نہیں ہے — نالہ پابندِ نے نہیں ہے

عزیز صاحب کی "فریادِ نے" بہر حال تاثیر سے خالی نہیں۔

ہیں جھکی جھکی نگاہیں کوئی سوگوار کیوں ہے — مرا دل مسل کے آخر کوئی شرمسار کیوں ہے

نذر کردی جو مرے پاس تھی دل کی سوغات — ہائے وہ دل نہ ترے کام کے قابل نکلا

جانے اس زخم پہ اب کون رکھے گا مرہم — یہ مسیحا تو مرے درد سے غافل نکلا

ہزاروں دل میں تمنائیں پالتا ہوں یہاں — تمہارے در پہ نظر بار بار کرتا ہوں

عزیزؔ اک توبہ شکنی معاف کردو — کہ زلفِ مہ جبیں لہرا رہی ہے

ضروری نہیں کہ ہر فکر وخیال کا طائر رفعتِ پرواز تک پہنچ ہی جائے۔ یہ سعادت تو غالبؔ کے ہی حصہ میں آئی۔ غالبؔ کے لیے اقبالؔ نے یوں ہی نہیں کہہ دیا:

ع: 'محوِ حیرت ہے ثریا رفعتِ پرواز پر'۔ زیر نظر مجموعہ 'پرواز' کے پرِ پرواز پر نظر کرتے ہوئے اس کی حدِ پرواز کو دھیان میں رکھنا ہوگا۔

یہ نکتہ ذہن نشین ہونا چاہئے کہ ادبی دنیا سے عزیز الرحمٰن سلفی صاحب کا براہِ راست واسطہ نہیں ہے۔ اس راہ کے باقاعدہ شہسوار نہ ہوتے ہوئے بھی انہوں نے جتنی منزلیں سر کی ہیں، ان کو سراہنا چاہئے۔ امید ہے کہ مذہبی اور ادبی حلقوں میں اس مجموعہ کی پذیرائی ہوگی۔ اس لحاظ سے بھی شاعر کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے کہ اس پہلے شعری مجموعہ میں بھرپور شعری امکانات کی چنگاریاں ہیں۔ یہاں ان کی شاعری کا بڑا حصہ مذہبی فضا میں سانس لیتا ہے۔ ان کا دینی تشخص ان کی فکر پر سایہ فگن ہے۔ یہی ان کا سرمایۂ افتخار بھی ہے اور مقصدِ حیات بھی۔ اے خالقِ کون ومکاں! شاعر کے نذرانۂ جذبِ دل کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے: "اوڑھا لے چادرِ رحمت تو ہے رحمان بخشندہ" [عزیزؔ]

ڈاکٹر نفیس بانو، پروفیسر ایسوسی ایٹ
صدر شعبۂ اردو، وسنت کالج
فاروییمن، راج گھاٹ، بنارس

AsliAhleSunnet.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لفظے چند

الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيد الأ نبياء والمرسلين وعلىٰ آله واصحابه وازواجه وذرياته اجمعين ومن تبعهم باحسان الىٰ يوم الدين۔ أما بعد:

ساری تعریف اس ذات واحد کے۔لئے ہے جو تمام کائنات کا خالق، مالک، رازق، مربی اور قادر وقدیر ہے۔ وہی سب کا معبود و مسجود برحق اور سب کا حاکم اعلیٰ ہے، اس نے ہمیں زندگی بخشی اور ہمارے لئے ساری نعمتیں اور آسائشیں مہیا کیں، اسی کے ہاتھ میں ہماری حیات و ممات ہے، اسی نے ہم کو زبان بخشی، قوت گویائی عطا کی، مافی الضمیر کی ادائیگی اور اس کے تفہیم کا طریقہ سکھایا۔ قوت گویائی اور طریقۂ تفہیم کو ''بیان'' کہا جاتا ہے۔ اور دوسرے لفظوں میں اسی کو گفتگو اور کلام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

کلام کے دو طریقے ہیں (۱) نثری کلام یعنی جس میں موزونیت نہ ہو (۲) شعری یا نظمی کلام یعنی جس میں موزونیت ہو۔ کلام کے یہ دونوں طریقے روز اول سے انسان کو حاصل رہے ہیں، لیکن انسانوں کے کلام کی تاریخ ابتدا سے مدون نہ ہو سکی۔ بعد کے ادوار میں جب اس کے کلام کی تاریخ مدون ہوئی تو نثری کلام سے شعری یا نظمی کلام کی تاریخ قدیم تر معلوم ہوتی ہے، کیوں کہ نثری کلام کا یاد رکھنا مشکل تھا۔ اس کے برخلاف شعری کلام چوں کہ تاثیر کا حامل ہوتا ہے، اس لئے اس کا یاد رکھنا سہل تر تھا۔ اس طرح حافظے سے حافظے میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا۔ اور لوگ اسے اس کے مفہوم کے اعتبار سے اپنی خوشی و مسرت کی تقریبات میں یا رنج وغم کے مواقع پر اپنی خوشی وغم کے اظہار کے لئے اسے گاتے رہے۔ دور دراز کے دیہاتی علاقوں میں،

AsliAhleSunnet.com

تہذیب سے نا آشنا، دور افتادہ پہاڑ کی وادیوں اور ترائیوں میں بھی رنج وغم اور مسرت وشادمانی کے اظہار کے یہ طریقے ہمیشہ سے مروج رہے ہیں اور آج بھی مروج ہیں۔ یہی ہر قوم، ہر زبان اور ہر علاقہ کی تاریخ ہے۔

ہماری اردو زبان میں بھی کلام کے یہ دونوں طریقے اس کی ابتدا ہی سے مروج رہے ہیں۔ یہاں بھی نثری ادب سے زیادہ شعری ادب کی قدامت کا پتہ چلتا ہے۔ اردو زبان نے بھی بڑے بڑے ادیب، دانشور اور شعراء پیدا کیے۔ تاریخ کی معتبر کتابیں ان کے تذکرے اور خدمات کے ذکر سے بھری پڑی ہیں اور ان کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

شعر کیا ہے؟ نظم کسے کہتے ہیں؟ موزون اور غیر موزون کلام کیا ہوتا ہے؟ اصناف ادب کیا ہیں؟ میں ان ساری معلومات سے نابلد اور تہی مایہ ہوں۔ پیدائش کے بعد ابھی دو سال کا سن ہوا تھا کہ خاندان کے بزرگوں نے تعلیم دلانے کی شدید خواہش کے سبب گاؤں کے مکتب پر بیٹھا دیا اور مسلسل سال بھر تک ان کا دستور رہا کہ صبح کو گود میں اٹھا کر لاتے اور مدرسہ پر بیٹھا کر چلے جاتے اور پھر دوپہر کی چھٹی کے وقت اٹھا کر گھر لے جاتے۔ (یہ باتیں مجھے بالکل یاد نہیں ہیں مگر میرے خاندانی بزرگوں نے مجھ سے میرے ذی ہوش ہونے کے بعد بتائیں) اس طرح بڑی کم عمری میں ''ابر رحمت'' کی دوسری کتاب میں نے شروع کر لی۔ انہی ایام میں ماموں صاحب (حضرت مولانا شکر اللہ فیضی رحمۃ اللہ علیہ) نے ۱۹۵۶ء میں مدرسہ مفتاح العلوم کے نام سے عربی مدرسہ قائم کیا۔ اوپر پڑھنے کے شوق میں بغیر پرائمری درجات پاس کئے فارسی میں آ گیا اور فارسی کے بعد عربی جماعتیں شروع ہوئیں۔ آپ خود ہی تصور کریں کہ اس شخص کی علمی بساط کیا ہوگی جس نے پرائمری صرف درجۂ اول پڑھا ہو؟ اور اس کی اردو کس معیار کی ہوگی؟ بہر حال عربی درجات شروع ہونے کے بعد پانچویں جماعت تک مدرسہ مفتاح العلوم میں تعلیم حاصل کی۔ کچھ نہیں معلوم کیا پڑھا لکھا؟ ایک سال مدرسہ دار الحدیث مئو میں گزارا۔ پھر جامعہ سلفیہ میں تعلیم کا آغاز ہوا، داخلہ مل گیا اور

AsliAhleSunnet.com

یہاں بھی چار سالہ علمی سفر طے کر کے عالمیت اور التخصص فی الشریعۃ الاسلامیۃ (فضیلت) کا کورس پاس کرلیا۔ یہاں سے فراغت ۱۹۶۹ء میں ہوئی۔ فراغت کے بعد بنارس ہی میں رہ کر ایک سال میں منشی (الہ آباد بورڈ) اور ادیب ماہر (جامعہ اردو علیگڑھ) کا امتحان دے کر کامیابی حاصل کی۔ بعد میں ادیب کامل کا امتحان پاس کیا۔ انہی امتحانوں کی تیاری سے اردو ادب کے بارے میں کچھ شدبد پیدا ہوئی۔ الہ آباد بورڈ سے مولوی، عالم، فاضل دینیات اور فاضل ادب کے امتحانات بھی پاس کیے۔

کاغذات میں میرا سال پیدائش ۸ر مارچ ۱۹۴۹ء لکھا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مدرسہ دار الحدیث میں میرا داخلہ چھٹی جماعت (عربی) میں ہوا تھا۔ وہاں کے اساتذہ نے میری جماعت دیکھ کر تخمینا یہ تاریخ لکھ دی تھی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ جو لوگ مجھ سے چھ سات سال بڑے تھے ان کا سن پیدائش بھی یہی لکھا گیا ہے۔ اس سے اسی امکان کو زیادہ تقویت ملتی ہے کہ اساتذہ نے میرا سال درس دیکھ کر یہ ماہ و سال لکھ دیئے۔

میرے والد صاحب کے بیان کے مطابق میرا سال پیدائش ۱۹۵۲ء ہے۔ میری والدہ کا انتقال شاید جنوری ۱۹۵۶ء میں ہوا تھا۔ والد صاحب کے بیان کے مطابق والدہ کے انتقال کے وقت میری عمر چار سال ۲ر ماہ کچھ دن تھی۔ میری چھوٹی پھوپھی کی شادی ۱۹۵۶ء میں ہوئی ایک مرتبہ میرے پھوپھا مجھ سے کہنے لگے کہ ان کی شادی کے وقت میری عمر لگ بھگ چار سال تھی۔ میری موجودہ ممانی جو میرے ماموں صاحب کی پانچویں بیوی ہیں (پہلی چار میں سے دو کو طلاق دی تھی اور دو وفات پا چکی تھیں) اور ابھی ماشاءاللہ باحیات ہیں مجھ سے بڑی محبت رکھتی ہیں۔ ان کے بقول ان کی شادی کے وقت میری عمر دو ڈھائی سال کی تھی۔ شاید ۱۹۵۴ء میں ان کی شادی ہوئی تھی ان سارے ذرائع سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کاغذات میں لکھی گئی میری عمر زیادہ لکھ دی گئی ہے۔ بہر حال اب تو اعتبار کاغذ ہی کا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جتنی عمر دنیا میں جینے کی لکھ دی ہے اتنی ہی ملے گی۔ نہ کم نہ بیش۔ وہی زندگی اور موت کا مالک ہے۔

میری تعلیم و تربیت میں میرے پورے خاندان کا ہاتھ ہے۔ دونوں چچا میرے

AsliAhleSunnet.com

ساتھ ہمیشہ محبت کا سلوک کرتے رہے۔ اور ہر چھوٹی بڑی ضرورت اور ضد پوری کرنے کی کوشش کرتے رہتے۔ دادا جان نے بھی میرے ساتھ پیار و محبت کا برتاؤ کیا۔ ۱۹۶۷ء میں ان کا انتقال ہوا۔ والد صاحب نے میری تعلیم و تربیت کے لئے اپنی زندگی وقف کردی۔ دادی جان نے میرے ساتھ ماں کا سلوک کیا۔ اور کبھی مجھے ماں کی ممتا کی کمی کا احساس نہ ہونے دیا۔ وہ ۱۹۸۶ء تک زندہ رہیں۔ میری چار بچیوں اور تین بچوں کو دیکھ کر اللہ کو پیاری ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب اقرباء اور بزرگوں کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر سے نوازے اور وفات یافتگان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے (آمین تقبل یارب العالمین) میں اگر چہ اپنے والدین کی تنہا یادگار ہوں۔ کوئی بہن نہ کوئی بھائی۔ پیدا ضرور ہوئے جیسا کہ بزرگوں کی زبانی معلوم ہوا مگر وہ سب بچپن میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اب مجھے اللہ تعالیٰ نے پانچ بچیوں اور چار بچوں سے نوازا۔ ان میں سے چار بچیاں اپنے گھر والی بن کر صاحب اولاد ہیں اور دو بچوں کی شادی بھی ہو چکی ہے۔ وہ بھی ماشاء اللہ صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو عمل خیر کی توفیق دے اور دونوں جہان کی بھلائیوں سے نوازے۔ آمین۔

مجھے یاد نہیں ہے کہ طالب علمی کے زمانہ میں کبھی میں نے کسی محفل و مجلس میں شعر پڑھا ہو۔ ہاں شعر سے دلچسپی ضرور تھی۔ کیوں کہ مجھے بہت سے اردو، فارسی اور عربی کے اشعار یاد تھے سبعہ معلقہ میں امراء القیس، زہیر اور عمرو بن کلثوم کے معلقات کے بیشتر اشعار میرے حافظہ میں تھے جو آج تک میرے مددگار ہیں۔ حالی، غالب، اختر شیرانی اور اقبال کی بہت سی نظمیں یاد تھیں لیکن کبھی کسی محفل میں اشعار پڑھے نہیں۔ اس کی وجہ میری کم گوئی، خاموش مزاجی اور شرمیلا پن تھا اور پورے زمانہ طالب علمی میں نہ کبھی شعر کہنے کی کوشش کی اور نہ ہی کبھی اس طرح کا خیال دل میں آیا۔ ۱۹۶۹ء میں جامعہ سے فراغت کے بعد ۱۹۷۰ء میں منشی اور ادیب ماہر کا امتحان بنارس میں رہ کر دیا۔ اس سے فراغت کے بعد جامعہ کے مکتبۂ عامہ میں کتابوں کی فہرست سازی کے عمل پر لگا دیا گیا۔ اسی سال ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس کی وجہ سے شعر کہنے کا دل میں خیال پیدا ہوا۔

AsliAhleSunnet.com

ہوا یہ کہ جامعہ سلفیہ کے طلبہ اور اساتذہ نیز رئیسان مدن پورہ پر مشتمل ایک جشن کا اہتمام جامعہ سلفیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالوحید عبدالحق سلفی کی طرف سے منڈواڈیہہ میں تاجا خاندان کے باغ میں کیا گیا۔ عرب شیوخ (شیخ ربیع اور شیخ ہادی) بھی جشن میں شریک ہونے والے تھے، میں چوں کہ جامعہ سلفیہ میں موظف تھا اس لئے استاذنا مولانا محمد ادریس آزاد رحمانی جو صاحب طرز ادیب اور بڑے اچھے شاعر تھے انہوں نے مشاعرہ کا پروگرام بنایا اور اعلان مجھ سے اور میرے نام سے لگوایا۔ اعلان چسپاں کردیئے جانے کے بعد میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اعلان میری طرف سے ہے اور میں اگر کوئی شعر پیش نہ کرسکا تو لوگ کیا خیال کریں گے؟ یہ خیال آتے ہی طبیعت میں ایک خلجان برپا ہوا اور مصرع طرح کے اردگرد سوچنا شروع کردیا۔ مصرع طرح تھا۔ ''چمن میں لیکے میں رنگ و بہار آیا ہوں'' بہرحال سوچتے سوچتے رات بھر میں چھ سات شعر پر مشتمل ایک غزل تیار ہوگئی، مزید برآں ایک رباعی بھی، صبح کو مولانا آزاد (رحمہ اللہ علیہ) کی خدمت میں بغرض اصلاح پیش کردیا، انہوں نے نوک و پلک درست کرکے مجھے واپس کردی۔ مشاعرہ میں وہ غزل مع رباعی سنائی۔ احباب نے مصرع طرح کی تضمین بہت پسند کی۔ پورا شعر اس طرح تھا۔

بہشت زار بنا ہے چمن کا ہر گوشہ
چمن مین لیکے میں رنگ بہار آیا ہوں

یہ میری شاعری کا آغاز اور ابتدا کی شان ورود۔ اب اس کے بعد جب بھی موقع ملتا اور طبیعت میں کچھ جولانی پیدا ہوتی تو کوئی نظم منظر عام پر آجاتی۔

زمانہ کی طوالت کے لحاظ سے میرے اشعار کی تعداد بہت کم ہے۔ اس کی کئی وجہیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں ٹھہرا مدرس، ایک مدرس کو دن میں طلبہ کو پڑھانا ہوتا ہے اور رات میں ان موضوعات کی تیاری کرنی ہوتی ہے۔ کتابوں کے مطالعہ میں اور وہ بھی جب زیر درس کتابوں میں احادیث اور تفسیر کی کتابیں ہوں۔ کبھی کبھی رات کے دو تین بج جاتے ہیں اور پھر دن میں طلبہ کے سامنے اپنے مطالعہ کا خلاصہ پیش کرکے طلبہ سے زیادہ اپنی طبیعت کو مطمئن کرنا پڑتا ہے، اس لئے مدرس کو خارجی امور کیلئے کہاں فرصت مل پاتی ہے؟

AsliAhleSunnet.com

دوسری بات یہ ہے کہ شاعری طلب چاہتی ہے۔ میں جب تک مدرسہ مظہر العلوم اوسان کوئیاں اور مدرسہ انوار العلوم پرساعماد میں رہا وہاں اسٹاف اور احباب کی طرف سے مطالبہ ہوتا اور ادھر ادھر تبلیغی جلسوں میں بھی اشعار سنانے کی فرمائش ہوتی۔ اس لئے کوئی نظم منظر عام پر لانے کی کوشش کی جاتی اور عموماً لوگ جلسوں میں ان اشعار کو سن کر انعام سے نوازا کرتے تھے۔ مدرسہ انوار العلوم پرساعماد میں میرے ایک دوست تھے جو ہمیشہ نئی نظم کی فرمائش کرتے اور ماحول ساز گار بنا کر میرا شعری ذوق ابھارنے کی کوشش کرتے۔ کچھ نظمیں جن میں ''اردو زبان'' کے عنوان سے نظم شامل ہے انہی کی مرہون منت ہے جو اس مجموعہ میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے (آمین)

ستمبر ۱۹۷۱ء میں میری تقرری جامعہ سلفیہ میں ہوئی۔ اس وقت یوم جمہوریہ اور یوم آزادی کے موقعہ پر مشاعرہ ہوتا تھا، جس میں طلبہ مجھے بھی مدعو کرتے، لیکن اس وقت تک مولانا آزاد رحمانی کا انتقال ہو چکا تھا اور کچھ دیگر اسباب کی بنا پر یہاں کا ادبی ذوق گدلا ہو چکا تھا، اس لئے مشاعرے بند ہو چکے تھے۔ کچھ دن تک پابندی کے باوجود چلے، پھر بالکل ختم کر دیئے گئے۔ اس طرح شعری ذوق بھی مدھم پڑتا گیا۔ اللہ تعالیٰ جزاء خیر سے نوازے بزرگ دوست ہم درس ساتھی مولانا محمد مستقیم سلفی کو، جو مجھ سے ایک سال کے بعد جامعہ میں بحیثیت مدرس پہونچے اور میرے شعری ذوق کو سنبھالا دیا اور ہمیشہ شعر کہنے اور سننے کی فرمائش کرتے رہتے۔ اس طرح بہت ساری نظمیں وجود میں آئیں، مثلاً: دیوالی، ہولی، استاذنا المکرم مولانا عبد المعید بنارسی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر تعزیتی نظم وغیرہ۔

بہر حال کسی قدر تھوڑی سی توجہ شعر گوئی کی طرف ۸۹-۱۹۸۸ء تک رہی، پھر اس میں انجماد آگیا اور بڑا طویل انجماد۔ یہ انجماد مارچ ۲۰۰۳ء میں ڈاکٹر رضاء اللہ محمد ادریس کی اچانک وفات پر ٹوٹا۔ یہ اتنا زبردست حادثہ تھا کہ اس نے پورے جامعہ اور اہل علم طبقہ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ ان کی وفات پر تعزیتی نظم لکھی تو پھر اس کے بعد بھی

AsliAhleSunnet.com

کچھ نظمیں تیار ہوتی گئیں اور آج بحمد اللہ وعونہ وہی مختصر مجموعۂ اشعار زیر طبع ہے۔

میں نے اس شعری مجموعہ کا نام "پرواز" رکھا ہے اور یہ نام آج کا نہیں بلکہ جس کاپی پر میں نے اشعار نوٹ کئے ہیں، اس کے سرورق پر یہی نام مرقوم ہے۔ اس لئے بغیر کسی تغیر اور تبدیلی کے وہی نام آج بھی باقی رکھتا ہوں۔

اس مجموعہ میں سب سے پہلے حمد و نعت ہیں۔ مگر نعت برائے نام ایک آدھ ہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نعت میرے نزدیک بڑی نازک صنف ہے۔ تھوڑی سی غفلت سے کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ ذرا سا اوپر اٹھو تو شرک لازم آئے۔ تھوڑا سا نیچے اترو تو ہتک رسول کے مجرم بنو (نعوذ باللہ) اسی لئے نعت کی صنف سے بڑا خوف سا لگتا ہے۔

دوسرا حصہ نظموں پر مشتمل ہے جن میں تہوار، تقریبات، اور تعزیت وغیرہ پر مشتمل نظمیں ہیں۔ میں نے سوچا تھا کہ تقریبات کی تہنیت پر مشتمل نظمیں نکال دی جائیں مگر مطیع الرحمٰن وسلمہ اللہ راضی نہ ہوئے۔ انہوں نے یہ دلیل دی کہ اس سے ایک تاریخ بنے گی۔

پھر تیسرے حصہ میں غزلیں ہیں۔ ان غزلوں میں محبوب کا ذکر، محبوب کی باتیں ان کی صفات حسنہ اور محبت کا تذکرہ ہے۔ مگر وہ کوئی دوسرا نہیں بلکہ میری شریک حیات ہی ہیں۔ اسی لئے کہیں کہیں ان کا نام "میمونہ" یا "شہناز" آیا ہے۔ مکمل نام "میمونہ شہناز" ہے۔ ہاں البتہ بعض غزلوں میں کچھ دوسری حکایتیں منظوم کی گئی ہیں اور وہ بھی بعض دوستوں کی فرمائش پر اردو زبان چونکہ میری محبوب زبان اور مادری زبان ہے، اس لئے اس کو میں نے مختلف ناموں سے یاد کیا ہے۔ کیوں کہ محبوب کا صرف ایک نام نہیں ہوتا بلکہ اس کو ہر طرح کے محبت بھرے ناموں سے پکارا جا سکتا ہے۔ نظموں کی تاریخ وجود مذکور ضرور ہے مگر اس میں ترتیب نہیں ہے۔

بہر حال اس مجموعہ کا اصل ماحصل اور مقصود حمدیں اور دعائیں ہیں۔ انہی کی تاثیر مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور میری اخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

شعر کیا ہے؟ شاعری کسے کہتے ہیں؟ اس کے محاسن و مکارم کیا ہیں؟ اور معائب ونقائص کیسے پیدا ہوتے ہیں؟ یہ ساری باتیں مجھے اب بھی کچھ زیادہ معلوم نہیں اور

AsliAhleSunnet.com

پہلے تو کچھ بھی معلوم نہ تھا، کیوں کہ میں نے علم العروض کی کوئی کتاب پڑھی نہیں تھی۔ ہماری تعلیم کے زمانے میں جامعہ سلفیہ کے نصابی کورس میں یہ فن داخل درس نہ تھا۔ بعد میں یہ فن داخل نصاب کیا گیا اور اتفاق سے جامعہ سلفیہ میں تدریس کے لئے میری تقرری کے بعد یہ فن مجھے ہی پڑھانے کو ملا، اس کی تدریس کے لئے مجھے بڑی محنت کرنی پڑی۔ اس طرح اس فن سے کچھ تھوڑی سی آشنائی ہوئی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ بڑا مشکل فن ہے۔ عربی علم العروض میں کل سولہ بحور ہیں۔ ان سولہ بحروں میں ضروب کی تعداد تعداد سرسٹھ (۶۷) بنتی ہے۔ پھر بحر متدارک سے مزید تین بحریں نکلتی ہیں۔ اس طرح بحور کی انواع ستر (۷۰) بن جاتی ہیں۔ ادھر اردو زبان میں علم العروض نے آکر بڑی وسعت پیدا کی۔ یہاں عربی کے بالمقابل بحروں کی انواع کی تعداد دوگنی سے بھی زیادہ ہوگئی۔ ایسی ایسی بحریں نکالی گئیں جن کا عربی علم العروض میں پتہ بھی نہیں۔ بلکہ عربی شاعری میں وہ غیر مسموح ہیں، اس لئے عربی علم العروض اور اردو علم العروض میں بڑا فرق ہوگیا۔

ہاں ایک بات ضرور ہے کہ اگر شاعری کی فطرت صحیح طور پر بیدار ہو جائے تو مشہور بحروں پر شعر کہنا کچھ زیادہ مشکل نہیں۔ شعر کی لے اگر بیٹھ جائے تو پھر وزن درست ہوگا اور اس کی دیگر خاصیتیں بھی مکمل رہیں گی۔ مثلاً عربی علم العروض میں شعر کی تعریف کے جو اجزاء ترکیبی ذکر کئے گئے ہیں، ان میں کمی اور نقص نہ ہوگا۔ وہاں شعر کی تعریف یہ کی گئی ہے۔ ''شعر وہ موثر کلام ہے جو باوزن ہو، مقفی ہو، اور شعر کہنے کے ارادہ سے کہا گیا ہو'' اس تعریف کے مطابق غیر موزون کلام خواہ کتنا ہی پر تاثیر ہو وہ شعر نہیں۔ اس تعریف کے مطابق شعراء کے وہی کلام شعر میں داخل ہیں جو ان صفات اربعہ کے حامل ہوں، اردو زبان کے مشہور شعراء کا کلام اور عربی زبان میں جاہلی شعراء سے لیکر بعد کے دور تک کا کلام شعر میں داخل ہے، کیونکہ وہ سب ان صفات اربعہ سے متصف ہیں اور جو کلام ان صفات پر پورا نہ اترے وہ شعر سے خارج ہے۔ بہر حال اس فن کی تھوڑی بہت معلومات ہونے کے بعد میں نے

اپنے کلام کی بہت سی نظموں کا وزن کیا تو وزن درست ہی نکلا (فالحمد لله علی ذلك)۔

جامعہ سلفیہ میں آنے سے پہلے میرا تحریری کام چند مقالات و مکالمات پر مشتمل تھا جن میں سے بعض کو کہیں کہیں اشاعت کے لئے بھیج دیا تھا، سلفیہ میں آنے کے بعد اس میدان میں بھی عمل کا تجربہ ہوا، اور کچھ چیزیں عربی اردو میں منظر عام پر آئیں، اور بعض ابھی تک تشنۂ طباعت ہیں، میری تصنیفی خدمات درج ذیل ہیں:

(۱) حکم الدعاء و آدابها	(عربی رمطبوع)
(۲) تعلیق، مراجعہ و تصحیح سیرت البخاری	(عربی رمطبوع)
(۳) تعلیق، مراجع فتح المنان	(عربی رمطبوع)
(۴) جماعت اہل حدیث کی تدریسی خدمات	(اردو رمطبوع)
(۵) معاویہ بن ابی سفیان سوصفحات کا ترجمہ	(اردو رمطبوع)
(۶) دعا کے آداب واحکام	(اردو رمطبوع)
(۷) مختصر قواعد اردو	(اردو رمطبوع)
(۸) مسائل ومشکلات	(اردو رمطبوع)
(۹) مبارکپور کا ایک علمی خانوادہ	(اردو رمطبوع)
(۱۰) تفسیر شوکانی: طریقہ تدریس واستفادہ	(اردو رمطبوع)
(۱۱) مختصر علوم التفسیر والامام الشوکانی ومزایا تفسیره	(عربی رغیر مطبوع)
(۱۲) نور الیقین	(ترجمہ اردو رغیر مطبوع)
(۱۳) عالم وطاغیہ، ظلم کی ٹہنی	(اردو رغیر مطبوع)
(۱۴) چند مشاہیر علمائے کرام	(اردو رغیر مطبوع)
(۱۵) مختصر البلاغہ	(اردو رغیر مطبوع)
(۱۶) مختصر تاریخ ادب عربی: دور جاہلیت اور اسلام	(اردو رغیر مطبوع)
(۱۷) تدوین حدیث، امام مسلم اور ان کی صحیح کی خصوصیات	(اردو رغیر مطبوع)
(۱۸) پرواز	(مجموعہ رزیر طبع)

ان کے علاوہ کچھ مقالے اور چھوٹے موٹے رسالے جو اردو، عربی میں مطبوع اور غیر مطبوع شکل میں موجود ہیں، اس کے علاوہ تقریباً بیس کتابیں میرے مراجعہ اور تصحیح کے بعد شائع ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں، مزید براں علیت اور فضیلت کی اسناد کے

AsliAhleSunnet.com

حصول کیلئے میری زیر نگرانی واشراف میں طلبہ نے جو مقالے تیار کئے ہیں، ان کی تعداد ایک سو ساٹھ (١٦٠) سے اوپر ہے، جن میں سے بعض بعض مقالے بڑی گراں قدر اہمیت کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان خدمات کو شرف قبولیت عنایت فرمائے۔ آمین۔

میں نے تو شاید کبھی سوچا بھی نہ ہوگا کہ میرا یہ مجموعہ کلام زیور طبع سے آراستہ ہوگا۔ ہاں البتہ بہت سے لوگوں نے منتخب اشعار اشاعت کے لئے مانگے تھے اور یہ فرمائش کئی جہت سے بار بار آئی، مگر میری طبیعت اس طرح کی اشاعت کے لئے آمادہ نہ ہوئی۔ اب میرے فرزندار جمند مطیع الرحمٰن (سلمہ اللہ تعالیٰ) اس کی طباعت کے لئے کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آرزو پوری کرے اور اس کی اشاعت پر انہیں اور ان کے سارے معاونین کو دونوں جہان کی بھلائیوں سے نوازے۔ آمین۔

میرے اس مجموعہ کلام سے اردو ادب میں کوئی اضافہ تو نہ ہوگا، لیکن میں نے اپنی فہم کے مطابق راہِ تقلید چھوڑ کر کچھ نیا کہنے کی کوشش کی ہے۔ اب فیصلہ ارباب ذوق اور دانش وران اصناف ادب کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اس کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اگر اس مجموعہ کے کچھ اشعار پسند آ گئے تو میں سمجھوں گا کہ میری سعی و جہد کا ثمرہ مجھ کو مل گیا۔ ویسے ہر قسم کا کمال اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کو حاصل ہے۔ مجھ عاجز و بے نوا کو جو کچھ ملا اسی ذات عالی کا عطیہ وانعام ہے، اور اس کے لئے میری جبین بندگی سراپا سجدہ ریز ہے۔

میں نے سوچا تھا کہ اپنے اس مجموعہ نظم کے لئے وقت کے عظیم، مقتدر عالم اور دانشور، اردو اور عربی اصناف ادب کے ماہر استاذ مکرم، مشفق معظم جناب ڈاکٹر مقتدی حسن ازہری سے تقریظ لکھنے کی گزارش کروں گا، مگر قدرت کو یہ منظور نہ تھا۔ یہ مجموعہ ابھی کمپوز اور تصحیح اغلاط کے مرحلہ میں تھا کہ استاذ محترم مختصر سی علالت کے بعد ٣٠/ اکتوبر ٢٠٠٩ء جمعہ کے روز دار فنا سے دار بقا کو سدھار گئے۔ اس اچانک روح فرسا حادثہ سے پورا جامعہ سلفیہ لرز اٹھا اور تمام ہندستان نیز بیرون ہند علماء اور شاگردان کا طبقہ رنج و غم میں ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ ان کی لغزشوں کو معاف

AsliAhleSunnet.com

کرے اور اعلیٰ علیین میں صدیقین، صالحین اور شہداء کی رفاقت مرحمت فرمائے۔ آمین۔ بہر حال اس قضاوقدر کے فیصلہ کے سبب یہ حسرت پوری نہ ہوسکی۔

میں شکر گزار اور ممنون کرم ہوں بزرگوار محترم جناب حیدر قریشی صاحب (جرمنی) کا جن کا شمار موجودہ وقت کے منتخب ادباء اور دانشوران میں ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے احسان وکرم سے اس مجموعہ کا مطالعہ کیا اور اپنی وقیع تحریر اس کے لئے عنایت فرمائی اور اس سے آگے بڑھ کر بڑے بڑے ادباء سے اس مجموعہ کے لئے تاثرات حاصل کیۓ۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے اہل وعیال کو صحت وعافیت سے رکھے اور دونوں جہان کی خیر وبرکات سے نوازے۔ آمین۔

اسی طرح میں ممنون وشاکر ہوں جناب عبد اللہ جاوید (کنیڈا)، مبشر سعید (فرانس)، ناصر نظامی (ہالینڈ)، شبانہ یوسف (انگلینڈ)، خالد ملک ساحل (جرمنی) کا جنہوں نے اس مجموعۂ کلام کے لئے اپنے گراں قدر تأثرات قلم بند کیۓ۔ ان حضرات نے بذریعہ انٹرنیٹ ان اشعار کا مطالعہ کیا۔ اور اپنے اپنے تأثرات ارسال فرمائے۔ محترم جناب عبد اللہ جاوید صاحب نے تو اس طرح نظموں کا مطالعہ کر کے چند لفظوں پر مشتمل اپنے تأثرات تحریر فرمائے، لگتا ہے کہ زندگی بھر میرے ساتھ رہے ہوں اور مجھے پرکھ کر دیکھا ہو۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت وعافیت بخشے، اور دونوں جہان کی سرخروئیاں عطا فرمائے۔ آمین۔ اور دراصل یہ سب کچھ ثمرہ ہے محترم حیدر قریشی (جرمنی) کی عنایات کا۔ ورنہ میری رسائی ان بلند پایہ حضرات تک کہاں ممکن تھی۔ میری زبان اور میرا قلم ان کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وعافیت کے ساتھ علم وادب کی خدمت کی توفیق دے اور دونوں جہان کی بھلائیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

اسی طرح میں ممنون وشاکر ہوں محترمہ ڈاکٹر نفیس بانو صاحبہ (صدر شعبۂ اردو وسنت کالج بنارس) کا جو اردو کی مشہور ادیبہ اور شاعرہ ہیں کہ انہوں نے میرے کلام کا تفصیلی مطالعہ کیا اور اس کے لئے اپنی گراں قدر تحریر عنایت فرمائی۔ نیز شکر گزار ہوں

AsliAhleSunnet.com

محترم شیخ اسعد اعظمی مدنی (استاذ جامعہ سلفیہ بنارس) کا جو اردو اور عربی ادب میں خاصی مہارت رکھتے ہیں۔انہوں نے بھی اس مجموعہ کا تفصیلی مطالعہ کیا اور اپنی پروقار تحریر مرحمت فرمائی۔صدیق مکرم جناب شیخ محمد ابوالقاسم فاروقی (استاذ جامعہ رحمانیہ بنارس) اور عزیز گرامی جناب ڈاکٹر محمد اختر علیگ (لیکچرر شعبہ اردو وسنت کالج بنارس) کا احسان بھی ناقابل فراموش ہے۔کہ انہوں نے اس مجموعہ کا بغور مطالعہ کیا اور محترمہ ڈاکٹر نفیس بانو صاحبہ کے تأثرات کے حصول میں اعانت فرمائی۔اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت وعافیت بخشے اور دونوں جہان کی کامرانیوں سے ہم کنار کرے آمین۔

اس سلسلے میں مطیع الرحمٰن عزیز سلمہ اللہ تعالیٰ اور ان کے احباب (شہاب اللہ وغیرہ) بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، تزئین کاری اور طباعت کی مشکلات برداشت کیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو دن دونی رات چوگنی ترقی دے اور دونوں جہان کی سرخروائی سے نوازے۔آمین۔

وصلیٰ اللہ تعالیٰ وسلم علیٰ سیدنا محمد النبی الأمی الذی أرسل رحمة للعالمین وعلیٰ آله وأصحابه وأزواجه وذریاته وأهل بیته أجمعین ومن تبعهم باحسان الیٰ یوم الدین.

وآخر دعوانا أن الحمد الله رب العالمین.

بندہ عاجز

عزیز الرحمٰن عزیز سلفی

جامعہ سلفیہ بنارس۔یوپی۔الہند

۲۶؍ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ ۱۴؍دسمبر ۲۰۰۹ء

AsliAhleSunnet.com

(۱)

مقصد زندگی

حمد و نعت

AsliAhleSunnet.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	حمد خدائے عزوجل	۴۱
۲	کیسی تیری شان، اے رب رحمان	۴۳
۳	رباعی: مصلّی ہے ہمارا تخت شاہی	۴۴
۴	مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات	۴۵
۵	حسن طلب	۴۶
۶	اٹھی جو گھٹا کالی کالی	۴۷
۷	حمد رب غفور، مالک کائنات تو	۴۸
۸	دعا بدرگاہِ رب العلیٰ	۴۹
۹	ہے تو ہی فقط سہارا	۵۰
۱۰	آرزو (خواتین کیلئے)	۵۱
۱۱	رباعی	۵۲
۱۲	تو ہے مطلوب مرا	۵۳
۱۳	مجھ کو بھی آسرا ہے تری اک نگاہ کا	۵۵
۱۴	اے خدا رحم کر	۵۶
۱۵	اے خدا تجھ کو زیبا بڑائی	۵۸
۱۶	میں تیرے در کا ہوں اک سوالی	۵۹
۱۷	اللہ اکبر اللہ اکبر	۶۰

AsliAhleSunnet.com

۱۸	ھواللہ	۶۳
۱۹	(۱)تڑپ تو اور فزوں ہوگئی	۶۴
۲۰	(۲)لذت ملی وہاں جاکر	۶۵
۲۱	دوربا عیاں	۶۶
۲۲	حمد خدائے ذوالجلال	۶۷
۲۳	حمد خدائے عزوجل	۶۸
۲۴	ثنا خوانی	۷۰
۲۵	ہے اُسی کی صناعی	۷۲
۲۶	نعت شریف	۷۴
۲۷	ترانۂ زائرین بیت اللہ شریف	۷۶
۲۸	انداز ہے حکیمانہ	۷۸

AsliAhlesunnat.com

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

'حمدِ خدائے عزوجل'

(۱۴/ اگست ۱۹۷۵ء)

شکر و سپاس لائق پرور دگار ہے
خلّاق ہے جو کون کا جو کر دگار ہے

مالک جزاء کے دن کا ہے، رحمان ہے تو ہی
ہاتھوں میں تیرے گردشِ لیل ونہار ہے

محتاج تاج پوش ہو، تو شہ کو کر فقیر
قسّام رزق، مالک بااختیار ہے

پانی کے ایک قطرے کو صورت حسیں دیا
شکم صدف میں موتی ترا شاہکار ہے

رحمت سے اپنی پیاس میں پانی عطا کیا
قدرت سے تیری آتی خزاں ہے، بہار ہے

تو نے فلک کو تاروں کا زیور عطا کیا
سورج بھی تیرے ملک کا خدمت گذار ہے

قائم ہے تو ازل سے، ابد تک رہے گا تو
تیری ہی ذات باقی ہے، تو پائدار ہے

تو ایک لاشریک ہے، بے مثل، ذوالجلال
محتاج ہے زمانہ ترا، روزگار ہے

AsliAhlesunnet.com

ہر شے میں حسن تیرا، ہویدا ہے تیری ذات
پھولوں کے حسن و رنگ کا تو خوش نگار ہے

دنیا و آخرت میں تو امن و اماں سے رکھ
آتی دعا یہ لب پہ مرے بار بار ہے

یارب عزیزؔ تیرے ہی در پہ جھکار ہے
جب تک جہاں میں زندگی مستعار ہے

□□□

AsliAhleSunnet.com

"کیسی تیری شان، اے ربِّ رحمان"

(۶/اکتوبر ۱۹۷۶ء)

رب کا حکم ہے سب سے بالا، رب کی اونچی شان
دنیا اس کے زیرِ نگیں ہے، لندن کیا جاپان
کیسی تیری شان، اے ربّ رحمان

آسمان میں پھیلایا تاروں کا تونے جال
چاند کو تونے حسن دیا ہے، خلقت ہے حیران
کیسی تیری شان، اے ربّ رحمان

آسمان سے بوندیں برسیں سیپ میں بن گئیں موتی
پانی کی اک بوند میں کیسی ڈالدی تونے جان
کیسی تیری شان، اے ربّ رحمان

گرمی نے جب دکھ پہنچایا، نازل کی برسات
پیدا کیا پھر سوکھی زمیں پر سنبل اور ریحان
کیسی تیری شان، اے ربّ رحمان

محتاجوں کو شاہ بنائے، ذرہ کرے پہاڑ
ہیچ ہیں تیرے حکم کے آگے قاروں کیا ہامان
کیسی تیری شان، اے ربّ رحمان

AsliAhleSunnet.com

پَل میں تو جاں دار بنائے، پَل میں دے تو موت
تو چاہے اک پل میں کر دے بستی کو ویران
کیسی تیری شان، اے ربِّ رحمان

میٹ دیا باطل کو تو نے، مٹ گئے عاد ثمود
سرتابی سے حکم کی تیرے راند گیا شیطان
کیسی تیری شان، اے ربِّ رحمان

تیرے ہیں سب جن و ملائک، سورج فلک پہاڑ
قدرت تیری دیکھ کے پھر بھی، غافل ہے انسان
کیسی تیری شان، اے ربِّ رحمان

ہے ناچیز عزیزؔ بھی تیری، بخشش کا محتاج
اپنی طرف سے اس پر کردے رحمت کا فیضان
کیسی تیری شان، اے ربِّ رحمان

□□□

رباعی

(۲۹ راگست ۱۹۷۰ء)

نظر میں ہے جہان مرغ و ماہی
تصور میں ہے نور صبح گاہی
تلاش سیم و زر فطرت نہیں ہے
مصلّٰی ہے ہمارا تخت شاہی

AsliAhleSunnet.com

'مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات'

(۷؍جولائی ۱۹۷۸ء)

اے خدائے دو جہاں لم یزل، مرے جرم پر نہ عذاب دے
تو غفور ہے تو رحیم ہے، نہ جہنمی کا خطاب دے

میں فقیر بیکس و بے نوا، میں نحیف لاغر و ناتواں
مری منزلیں ہیں کٹھن بہت، مرے عزم میں تب وتاب دے

بھرا ظلمتوں سے ہے یہ جہاں، نہیں راہ میں کوئی روشنی
تری راہ جس سے میں پاسکوں، مرے ہاتھ میں وہ شہاب دے

وہ گھڑی کہ عالم حشر میں، ملے آدمی کو کتابچہ
کرم اے خدا مرے حال پر، مرے داہنے میں کتاب دے

اے شہنشہِ ارض وسما، تری بارگہ میں ہے التجا
مری لغزشوں کو معاف کر، مری نیکیوں کا ثواب دے

مری جستجو مری آرزو، مری زندگی مری بندگی
میں بھٹک رہا ہوں تو در پہ لا، نہ عقاب کر نہ عتاب دے

میں عزیز ہوں تو عزیز گر، میں ہوں تشنہ لب تو خیال کر
ترا عشق جس سے نکھر سکے، وہی جام دے وہ شراب دے

□□□

AsliAhleSunnet.com

'حسن طلب'

(۲۳/نومبر ۱۹۷۸ء)

اے کاش مری بگڑی کی طرف، قدرت کا اشارا ہوجاتا
طوفاں میں پھنسی کشتی کا مری، منجدھار کنارا ہوجاتا

تقدیر مری بھی بن جاتی، سرسبز مرا ہوجاتا شجر
محشر میں مری جانب بھی اگر، تسنیم کا دھارا ہوجاتا

تسکین مجھے حاصل ہوتی، ایمان مرا ہوتا تازہ
اک بار مری آنکھوں کو اگر، طیبہ کا نظارہ ہوجاتا

بدیوں کی گھنیری راتوں میں، پھرتا ہوں، کوئی رہبر بھی نہیں
اے کاش مری شب میں بھی کوئی، ضوبار ستارہ ہوجاتا

عصیان و خطا کی وادی میں، آواز لگاتا پھرتا ہوں
مل جاتا مجھے اک کوئی خضر، یا کوئی سہارا ہوجاتا

بدعات کی آندھی ہے ہر سو، معدوم ہے روح ایمانی
الحاد کے خرمن پر نازل، پھر کوئی شرارا ہوجاتا

پھیلائے ہوئے دست دعا، روتا ہے عزیز اور کہتا ہے
دنیا نہ ہماری ہو لیکن، اللہ ہمارا ہوجاتا

□□□

AshAhleSunnet.com

اُٹھی جو گھٹا کالی کالی

(۷؍ستمبر ۱۹۸۱ء)

تو کون و مکاں کا خالق ہے، تو باغ جہاں کا ہے مالی
احسان ترا ہے یاربی، اُٹھی جو گھٹا کالی کالی

غنچوں کی چٹک کلیوں کی مہک، بادل کی گرج بجلی کی چمک
رقصاں ہے کلی کی ہر پتی، جھومے ہے شجر کی ہر ڈالی

گرمی تھی، تپش تھی، روئے زمیں، سنسان پڑی بے رونق تھی
بادل سے ہوئی رحمت نازل، اور پھیل گئی سب ہریالی

ہیں مرغ سبھی سرگرم نوا، ہے شکر سراپا دہقانی
تسبیح کے دانے گن گن کر، جھومے ہے کسانوں کی بالی

آتی ہے فراز کوہ سے جو، اٹھلاتی ہوئی بل کھاتی ہوئی
دکھلاتی ہے آکر شہ زوری، ندّی کہ جو تھی سوکھی نالی

ہر چار طرف سبزہ سبزہ، ہر چار طرف رونق رونق
ہے ذات تری بس بے ہمتا، ہے تو ہی نقائص سے خالی

رحمت کی گھٹائیں چھائی ہیں، برسی ہیں ابھی کچھ برسیں گی
تیری ہے کریمی شان بڑی، ہم سب کا تو ہی ہے رکھوالی

اے ربِّ جہاں در پہ تیرے، جھک جایا کرے یہ میری جبیں
غیروں کی بڑائی سے میرا، احساس رہے خالی خالی

ہے خشک قلم، معذور زباں، انعام ترا ہر سو پھیلا
ہو سکتی نہیں تعریف تری، ہے شان تری شانِ عالی

□□□

AsliAhleSunnet.com

حمدِ ربِ غفورؔ

(۷؍جولائی ۱۹۸۶ء (بعد مغرب)

مالک کائنات تو، خالق ہفت آسماں
ظاہر ہر ایک شے سے ہے، تیرے وجود کا نشاں
برگ و شجر ہو یا کلی، یا کوئی ذرّہٗ زمیں
ہر شے میں تیرا حسن ہے، چاند ہو یا کہ کہکشاں
شام و سحر کی گردشیں، ضوءِ نہار، تارِ شب
دن کا طلوع غروب یا، شب کا ہو ماہِ ضوفشاں
میری حیات و موت بھی، میری غنا و فقر بھی
موجِ صبا ہو یا کہ ہو، بحر کی موجِ بیکراں
تیرے ہی حکم سے سحاب، تجھ سے ہے آب کا نزول
ہر ہر نفس پہ ہے فقط، تیری ہی ذات حکمراں
تیری نگاہ شرق و غرب، دریا کی تہہ میں بھی ہے تو
تیری ہی مِلک ہر مکاں، تیرا ہی مُلک لامکاں
آتی ہے دور کوہ سے، بہتی ہوئی جو آب جُو
گاتی ہے تیری ہی ثناء، ہردم ہے تیری حمد خواں
رقصاں اِدھر اُدھر نظر، آتے جو ہیں پرند سب
اڑتے ہوئے فضا میں کون، اور ہے ان کا نگہِ باں
یارب تو ہی رحیم ہے، بس تو ہے قادر و قدیر
میں ہوں عزیزؔ مشت خاک، تو ہے غفور عاصیاں

AsliAhleSunnet.com

'دعا بدرگاہ رب العلیٰ'

(۷؍جولائی ۱۹۸۶ء (بعد عشاء)

تری بارگہ میں اٹھا، مرا دستِ ناتواں ہے
تری ذات کبریا ہے، تو غفورِ عاصیاں ہے

تری ذات غیر فانی، مری جاں ہے آنی فانی
مری ہر نمود لاشے، تو بہارِ گلستاں ہے

ترا حکم آسماں پر، ترا حکم بحر و بر پر
تو شہنشہِ جہاں ہے، تو مکینِ لامکاں ہے

مجھے ہر طرف سے گھیرے، مری گمرہی ہے یارب
مجھے روشنی عطا کر، تری روشنی کہاں ہے

میں ہوں ذرہ بے حقیقت، تری ہر جگہ حکومت
ترا چاند تیرا سورج، تو ہی خالقِ جہاں ہے

تری شان بے نیازی، تری ذات بے مثالی
تو ہی ربِ انس وجاں ہے، تو خدائے کن فکاں ہے

تو غنی ہر ایک شے سے، مرا عجز ہر قدم ہے
میں ہوں بندہ ایک تیرا، تو خدائے بندگاں ہے

نہیں دوسرا جہاں میں، مرا کوئی اور شاہا
ترے در کے ماسوا اب، کوئی دوسرا کہاں ہے

تو عزیز ہے میں عاجز، تو کریم ہے میں عاصی
مجھے بخش دے خدایا، مری ہر خطا عیاں ہے

□□□

AsliAhleSunnet.com

'ہے تو ہی فقط سہارا'

(۸؍جولائی ۱۹۸۶ء)

ہے کلی کلی کے رخ پر، ترا حسن آشکارا
تری روشنی سے روشن، ہے قمر بھی اور ستارا

تو ہی عرش پر مکیں ہے، ترا حکم ہے زمیں پر
تو محیط بیکراں ہے، نہیں تیرا کچھ کنارا

ترا نور صبح میں ہے، ہے شفق میں تیرا جلوہ
تری رحمتوں نے یارب، ہے چمن چمن سنوارا

مری غفلتوں میں ڈوبا، مرے زیست کا سفینہ
تو جو چاہے دیدے ساحل، ہے تو ہی فقط سہارا

ترے در پہ آگیا ہوں، لئے آرزو کرم کی
تری بارگہ سے نکلا، تو کہاں مرا گذارا

وہ قصوروار ہوں میں، نہیں قابل معافی
ہے مری نجات ممکن، ترا ہو اگر اشارا

اے خلیل کے محافظ، مری سمت بھی نظر ہو
کہ ترے سوا جہاں میں نہیں کوئی بھی ہمارا

□□□

AsliAhleSunnet.com

آرزو

(خواتین کے لئے)

(۲؍مئی ۱۹۷۹ء)

اے خدا مجھ کو توفیق دے میں سدا، تیری توحید کے گیت گاتی رہوں
جام وحدت سے ہو کر کے سرشار میں، حمد کے مست نغمے سناتی رہوں

اے خدا مجھ کو توفیق دے عمر بھر، میں تری پنج وقتہ نمازی بنوں
اپنی گردن جھکاؤں ترے سامنے، تیری محبوب و مشکور باندی بنوں
اور قائم رہوں دین اسلام پر، عائشہ، فاطمہ، امّ ہانی بنوں
آسیہ اور خدیجہ کی صورت میں میں، دین اسلام کی اِک نشانی بنوں

اے خدا مجھ کو توفیق دے میں سدا، تیری توحید کے گیت گاتی رہوں
جام وحدت سے ہو کر کے سرشار میں، حمد کے مست نغمے سناتی رہوں

مجھ کو تیری عبادت کا ہو حوصلہ، مجھ کو محبوب ہر شے سے ایمان ہو
مجھ کو شوق تلاوت ہو صبح و مساء، اس میں میرے لیے راحتِ جان ہو
مضطرب دل کو میرے ہو حاصل سکوں، نور آنکھوں کا میری یہ قرآن ہو
بندگی ہو مری دولت دوجہاں، باعث قوّتِ روح رمضان ہو

اے خدا مجھ کو توفیق دے میں سدا، تیری توحید کے گیت گاتی رہوں
جام وحدت سے ہو کر کے سرشار میں، حمد کے مست نغمے سناتی رہوں

نیک خُو ہو مرا رونق زندگی، وہ مری زندگی کا جو پتوار ہو
خادم خلق ہو، طالب خیر ہو، متقی ہو، بہادر، وفادار ہو
لہلہاتا رہے میرے دل کا چمن، اور خوشیوں بھرا میرا گلزار ہو
میرے گفتار سے ہو منور جہاں، انجم حسن سیرت ضیاء بار ہو

AsliAhleSunnet.com

اے خدا مجھ کو توفیق دے میں سدا، تیری توحید کے گیت گاتی رہوں
جام وحدت سے ہوکر کے سرشار میں، حمد کے مست نغمے سناتی رہوں

خدمت خلق ہو حاصل زندگی مجھ کو الفت رہے اپنے ماں باپ سے
نیکیوں سے ملے میرے دل کو سکوں، مجھ کو نفرت رہے ظلم سے پاپ سے
محفل رقص سے ہو مجھے دشمنی، بیر مجھ کو رہے ڈھول کی تھاپ سے
مجھ کو الفت نہ ہو زندگی میں کبھی، بے حجابی کی چھم چھم بھری چاپ سے

اے خدا مجھ کو توفیق دے میں سدا، تیری توحید کے گیت گاتی رہوں
جام وحدت سے ہوکر کے سرشار میں، حمد کے مست نغمے سناتی رہوں

□□□

رُباعی

زندگی جیسے اک کھلونا ہے
خود بنانا، خود اس کو کھونا ہے
کرلے کچھ کام اب بھلائی کا
ورنہ پھر بعد اسکے رونا ہے

□□□

AsliAhleSunnet.com

'تو ہے مطلوب مرا'

(۲۰ر اگست ۱۹۷۷ء)

اے خدا اے شہ کونین، اے رحمٰن و رحیم
تو ہے غفار تو ستار، تو جبار و عظیم
ہم ہیں محتاج، تو ہے صاحب الطاف عمیم
توخطا بین وخطا پوش، وخطا بخش و کریم
تجھ سے تخلیق مری، میں بھی ہوں بندہ تیرا
تو ہے مطلوب مرا، تو ہے مقصود مرا، تو ہے معبود مرا
تو ہے مسجود مرا

تیرا خورشید بھی، انجم بھی ترے، تیرا قمر
لہلہاتی ہوئی کھیتی بھی تری، برگ و شجر
وسعت ارض پہ یہ بکھرے ہوئے پھول، ثمر
چلتی ہے موج صبا، روز بہ انداز دِگر
ذرہ ذرہ سے ہویدا، ہوا جلوہ تیرا
تو ہے مطلوب مرا، تو ہے مقصود مرا، تو ہے معبود مرا
تو ہے مسجود مرا

سر خمیدہ ہیں ترے سامنے یہ کوہ و فلک
تیری تقدیس کے قائل ہیں ترے جن و ملک
ماہ و خورشید کی کرنوں میں نہاں تیری جھلک
عرش سے پھیلی ہے صناّئی تری فرش تلک

AsliAhleSunnet.com

پڑھتے طائر بھی نشیمن میں ہیں کلمہ تیرا
تو ہے مطلوب مرا، تو ہے مقصود مرا، تو ہے معبود مرا
تو ہے مسجود مرا

تیرے ہی دستِ تصرف میں ہے سب موت و حیات
پھیلی ہر سمت ہیں دنیا میں تری ہی برکات
مرغ و ماہی کی زباں پر ہیں ترے ہی نغمات
رحمتوں سے تری ہوتی ہے زمیں پر برسات
روز وشب کرتی ہے ہر چیز ہی سجدہ تیرا
تو ہے مطلوب مرا، تو ہے مقصود مرا، تو ہے معبود مرا
تو ہے مسجود مرا

□□□

AsliAhleSunnet.com

'مجھ کو بھی آسرا ہے تری اک نگاہ کا'

(۱۴/اگست ۱۹۷۷ء)

میں بے نوا ہوں ایک تری بارگاہ کا
کردے خطا معاف تو اس روسیاہ کا

ظلمت ہے شش جہات بھٹکتا ہوں چار سو
راہی بنوں میں کیسے تری شاہراہ کا

مشعل جلا دے میری نگاہوں کے سامنے
مجھ کو بھی آسرا ہے کرم کی نگاہ کا

موسیٰ کو رہبری تھی ملی کوہ طور پر
میں بھی ہوں اک کلیم تری جلوہ گاہ کا

فرعون شاہ مصر سے موسیٰ کو دی نجات
جب التجا کیا تھا غم جان کاہ کا

یوسف سے نور بخش دیا پیر چشم کو
روشن کئے تھا گوشۂ زندان و چاہ کا

کس نے بنایا آتشِ نمرود کو چمن
کس نے خلیل پر کیا سایہ پناہ کا

ہاتھوں میں لے کے کاسہ گدائی ہوں مانگتا
کرلے ذرا خیال مری نالہ، آہ کا

بحرِ گنہ میں غرق ہوں پر ہوں ترا عزیزؔ
سر سے ہٹا دے بوجھ تو میرے گناہ کا

□□□

AsliAhleSunnet.com

'اے خدا رحم کر'

(۸/دسمبر ۱۹۷۷ء)

گھپ اندھیرا ہے اور راہ ملتی نہیں
کوئی شمع سر راہ جلتی نہیں
راہبر کوئی دھرتی اگلتی نہیں
کیسے پہنچوں کوئی بات بنتی نہیں

ہر طرف چور و ڈاکو کی آماج ہے
بے ایمانی کے سر ملک کا تاج ہے
جوش پر ظلم کا بحر مواج ہے
شرک کی مملکت کفر کا راج ہے

نفس کا اپنے ہی پوجنا دھرم ہے
بات توحید کی بھی یہاں جرم ہے
چلنا اسلام پر باعثِ شرم ہے
مال دنیا کی خاطر ہر اک گرم ہے

گاؤں آباد مسجد تو سنسان ہے
اور الفت کی دنیا بھی ویران ہے
باطل وخیر میں جنگ گھمسان ہے
خواب غفلت میں مدہوش انسان ہے

کیسے آندھی میں شمع جلائے کوئی
کیسے طوفان میں گھر بنائے کوئی
کس طرح کارواں کو بچائے کوئی
یاں نہ آئے کوئی واں نہ جائے کوئی

AsliAhleSunnet.com

بھیج دے غزنوی سا جو جرار ہو
رہنما کوئی جو مثل کرار ہو
ناخدائے سفینہ ہو بیدار ہو
جس کی ٹیپو سی باطل پہ یلغار ہو

جس کی باطل کے سینہ پہ تلوار ہو
دین کے واسطے اس کی ہر وار ہو
جس کی ہر بات میں مدھ بھرا پیار ہو
دین کی روشنی کا وہ مینار ہو

اے خدا رحم کھا، اے خدا رحم کر
گمرہی دور کر، گمرہی ختم کر
ہم پہ نار جہنم نہ تو گرم کر
ہم کو بھی شرم دے، آپ بھی شرم کر

□□□

AsliAhleSunnet.com

'اے خدا تجھ کو زیبا بڑائی'

(۲؍اپریل ۱۹۷۶ء)

رب کی تعریف میں لب کشائی
جس کی عالم پہ کشور کشائی

اے خدا تجھ کو زیبا بڑائی
حمد میں تیری ساری خدائی

تیری ہی حمد گاتی ہیں چڑیاں
جب بھی چڑیا کوئی چہچہائی

طور تیری تجلی سے روشن
صبح کی روشنی تیری لائی

حسن گلشن کا تو ہی محافظ
بادلوں پہ بھی فرماں روائی

تو نے تاروں کو بھی روشنی دی
چاند میں تیری جلوہ نمائی

مہر تاباں کو تو نے نکالا
روشنی تیری اس میں سمائی

ساری دنیا ہے بس تیری محتاج
چار سو تیری بخشش ہے چھائی

جب بھی جس وقت چاہے تو دیدے
شہ کے ہاتھوں میں کاسہ گدائی

اے خدا میں سراپا گنہگار
معاف کردے مری کج ادائی

ہے عزیزؔ یہ ضروری سبھی کو
بس اسی در پہ ہو جبہ سائی

□□□

AsliAhleSunnet.com

'میں ترے در کا ہوں اِک سوالی'

(۲۹/مارچ ۱۹۷۶ء)

اے خدا باغ دنیا کے مالی
تیری ہی ذات اک بے مثالی

حمد تیری ہواؤں کا چلنا
شکر میں تیری جھومے ہے ڈالی

تو ہے آقا سبھی کا ہے داتا
میں ترے در کا ہوں اِک سوالی

یہ چرند اور پرند اور انساں
تیری ہی ذات ان سب کی والی

تیری مخلوق جنت جہنم
شان تیری جمالی جلالی

تونے تاروں کو ہے روشنی دی
کتنی پر کیف شان جمالی

تو ہے خالق، ہیں ہم تیری مخلوق
ہے تری ذات ہر شے سے عالی

بندگی میں لگی تیری ہر شے
شب کی ظلمت بھی دن کی اجالی

جھک رہے ہیں سبھی تیرے در پر
غزنوی ہو کوئی یا غزالی

تونے پھولوں کو رنگینیاں دیں
اور بلبل کو شیریں مقالی

ہے عزیز ایک بندہ ترا ہی
تیرے آگے ہے گردن جھکالی

□□□

AsliAhleSunnet.com

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(۷؍شوال المکرم ۱۳۹۶ھ/۱؍اکتوبر ۱۹۷۶ء (بروز شنبہ)

تعریف اس کی جس نے بنایا ❖ جس نے زمیں پر انساں بسایا
کھیتوں میں جس نے غلہ اگایا ❖ چڑیوں کو جس نے اڑنا سکھایا
ہم اس کے بندے وہ ربِّ اکبر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

بادل سے جس نے پانی دیا ہے ❖ کھانے کی خاطر روزی دیہ ہے
سورج کو جس نے روشن کیا ہے ❖ دریا میں موتی پیدا کیا ہے
پیٹوں میں جس نے کھانا دیا ہے ❖ شب کو دیا ہے ماہ منور

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اس نے بنائے پھل پھول سارے ❖ ارض و فلک سب روشن ستارے
کوہ و سمندر آتش شرارے ❖ شجر و حجر سب دلکش نظارے

AsliAhleSunnet.com

جن و ملائک ❖ کیا ماہ پارے
سب میں نمایاں ❖ قدرت کے جوہر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر

تاروں کو تونے ❖ تابانیاں دیں
بلبل کو تونے ❖ پھلواریاں دیں
پھولوں کو تونے ❖ رنگینیاں دیں
انساں کو تونے ❖ ہیں بولیاں دیں
دے کر غلامی ❖ پابندیاں دیں
پیدا کئے ہیں ❖ لعل و جواہر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر

جینے کی خاطر ❖ روزی عطا کی
ننگی زمین کو ❖ سبزی عطا کی
اچھے برے کی ❖ طاقت عطا کی
آپس میں ہم میں ❖ الفت عطا کی
شمع ہدایت ❖ قرآں عطا کی
بہرِ ہدایت ❖ بھیجے پیمبر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر

جن و ملائک ❖ تیرے بھکاری
نبی و پیمبر ❖ تیرے پجاری
عالم ہو کوئی ❖ یا کوئی قاری

AsliAhleSunnet.com

کرتے تجھی سے ❖ ہیں آہ وزاری
توسب کا ہادی ❖ توسب کا رہبر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر

ہم کو دکھا دے ❖ راہ ہدایت
کردے جدا سب ❖ ہم سے جہالت
ہم میں ہو پیدا ❖ دینی حرارت
باطل کی کر دے ❖ کمتر شرارت
خوش خوش ہوں ہم سب ❖ روزِ عدالت
پانی پلائیں ❖ ساقیِ کوثر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر

□□□

AsliAhleSunnet.com

ھُوَ اللّٰہُ

(۷ رجولائی ۱۹۸۶ء (اختتام ۱۲ بجے شب)

ذرہ ذرہ کسی قدرت کا پتا دیتا ہے
رحم مادر میں تجھے کون غذا دیتا ہے

کون دانے کا محافظ ہے بھلا زیر زمیں
مرغ وماہی کو سکھا کون ثنا دیتا ہے

کون لاتا ہے سمندر سے اٹھا موج سحاب
سانس لینے کو تجھے کون ہوا دیتا ہے

خاک تھی سوکھی ہوئی مردہ زمیں جلتی ہوئی
کون اس کھیتی پہ یہ سبزہ اگا دیتا ہے

کون پتھر سے بہادیتا ہے چشمہ شیریں
دودھ کی نہر بھلا کون بہادیتا ہے

کون مشرق سے اگا لاتا ہے روشن سورج
ظلمت شب میں تجھے کون ضیا دیتا ہے

عرش سے فرش تک ہے پھیلا ہوا کس کا نظام
کون گمرہ کو بھلائی کی ندا دیتا ہے

بس وہی رب ہے مرا اور تراسب کا وہی
زیست دیتا ہے وہی اور فنا دیتا ہے

آکہ اب اپنی جبیں ٹیک دیں در پر اس کے
کون! جو ہم کو سکوں اس کے سوا دیتا ہے

□□□

AsliAhleSunnet.com

(۱) تڑپ تو اور فزوں ہو گئی......

'زیارت حرمین سے واپسی کے بعد'

جمعرات ۳؍ جمادی الآخر ۱۴۰۸ھ۔ ۲۲؍ جنوری ۱۹۸۸ء

جامعۃ الملک سعود ریاض

مزید ہو گئی کچھ تشنگی وہاں جا کر
ملی عجیب سی اک چاشنی وہاں جا کر

جہاں کی پھیلی ہوئی تیرگی سے گھبرا کر
دل و نظر کو ملی روشنی وہاں جا کر

تمام رات سیہ کاریوں میں ڈوبے ہوئے
دلِ سیہ کو ملی زندگی وہاں جا کر

غموں کے مارے، ستائے ہوئے، پریشاں کو
ہجومِ غم سے تسلی ملی وہاں جا کر

کبھی، کہیں، کسی دہلیز پہ کوئی نہ ملی
ملی جو سجدہ میں آسودگی وہاں جا کر

کھلا ہوا ہے سبق دین کی اخوت کا
بنا ہے اپنا ہر اک اجنبی وہاں جا کر

وہ نورِ خانۂ کعبہ وہ جلوہ گاہِ حرم
دھلی دھلی سی لگی چاندنی وہاں جا کر

لبوں پہ ذکرِ خدا ہے زباں پہ حمد و ثنا
ہر ایک ہستی مقدس لگی وہاں جا کر

AsliAhleSunnet.com

کہاں گلوں میں وہ خوشبو، کہاں چمن میں بہار
ملی جو قلب کو اِک تازگی وہاں جا کر

الٰہی! پھر وہ دیار حرم دکھا دینا
تڑپ تو اور فزوں ہو گئی وہاں جا کر

جمال حسن عبادت عزیزؔ مت پوچھو
بڑی بھلی سی لگی بندگی وہاں جا کر

□□□

(۲) لذت ملی وہاں جاکر

دل و نگاہ کو جنت ملی وہاں جاکر
اس اضطراب کو راحت ملی وہاں جاکر

حیات ساری کٹی تھی گناہ گاری میں
گرا کے اشک مسرت ملی وہاں جا کر

ہر اک مقام پہ رہزن لگے ہیں ایماں کے
یقین و عزم کو قوت ملی وہاں جا کر

نسیم ذکر کی خوشبو فضاء خلد بریں
بہشت پاک کی نکہت ملی وہاں جا کر

بشکل حور و ملک وہ قطار انساں کی
ظہور خاک کو عظمت ملی وہاں جا کر

سکون قلب پریشاں، قرار ذہن و دماغ
نگاہ شوق کو لذت ملی وہاں جا کر

□□□

AsliAhleSunnet.com

(۱) دو شعر

تو قادر و قدیر ہے میں عجز و انکسار
توغافر الذنوب ہے میں ہوں گناہگار

ارض و سماں کا نور تو میں ہوں سیاہ کار
کر دے خطا معاف کہ روتا ہوں زار زار

□□□

(۲) دو شعر

آیا ہوں تیرے در پہ نہ کر مجھ کو در بدر
تیرے سوا ہر ایک سے منہ اپنا موڑ کر

ہے التجا یہ میری بصد عجز و چشم تر
اے رحمت تمام مری سمت اک نظر

□□□

AsliAhleSunnet.com

حمد خدائے ذوالجلال

(۶؍اپریل ۲۰۰۳ء)

اے خدائے ذی العلی، اے مالکِ کل کائنات
عظمتوں کی مستحق ہے صرف تیری ایک ذات

دست قدرت میں ترے ارض وسماء ہر شش جہات
موت دیدے جس کو چاہے، دے جسے چاہے حیات

ماہ و خور کی گردشیں ہوں یا نظام ابر و باد
حکمراں تو بحر و بر کا مالک یوم التناد

بندگی کرتے ہیں تیری روز و شب جن و ملک
تیری ہی تسبیح خواں ہے، بحر کی تہہ میں سمک

خاورِ مشرق ہو، یا مہتاب ہو، یا ہو فلک
عطر بیزی گل کی ہو، یا ہو پرندوں کی چہک

بندگی کرتا ہوا مومن جھکاتا ہے جبیں
ظالموں کے ماسوا سب کو ہے قدرت کا یقیں

اندرون خاک تو دانے کو دیتا زندگی
مُردگی کے بعد تو دھرتی کو دیتا زندگی

قطرۂ ناپاک کو پیٹوں میں دیتا زندگی
قبر کی تہ میں تنِ مردہ کو دیتا زندگی

اے خدا! بس تو ہی مالک ہے مری اس جان کا
تو اکیلا ہی محافظ ہے مرے ایمان کا

□□□

AsliAhleSunnet.com

حمد خدائے عز و جل

(۶/ مارچ ۲۰۰۶ء)

اے خدائے کریم، رب غفور
سب کا خالق ہے تو، حقیقت ہے
سب ترے رزق سے ہیں آسودہ
وہیل یا فیل ہوں، عنایت ہے
رب نے بخشی ہیں نعمتیں ساری
اس کا احساں اسی کی رحمت ہے
ہے وہی بے مثال و بے ہمتا
زندگی، موت، اس کی حکمت ہے
کون ہے ٹال دے جو اس کا حکم
کس کو ممکن، یہ کس کی جرأت ہے
ماہ و خورشید اور ارض و فلک
اس کی ثقلین پر حکومت ہے
گردش روز و شب، شفق و سحر
یہ نظارہ اسی کی صنعت ہے
سرنگوں کائنات ہے ساری
اس کا ہر ہر عمل عبادت ہے
فقر و محتاجگی اسی کی رضا
اس کی مرضی سے بادشاہت ہے

AsliAhleSunnet.com

ہے وہی کائنات کا مسجود
کس کو حاصل بھلا یہ عظمت ہے
دست قدرت میں اس کے کون و مکاں
محو حمد وثناء میں خلقت ہے
تیری توفیق ہے یہ رب کریم
جو مرا سجدۂ عبادت ہے
حق ادا ہو تری نوازش کا
مجھ میں قدرت کہاں یہ طاقت ہے
بخش دے مجھکو بخشنے والے
بس یہی آرزو، یہ چاہت ہے
ہر بلا سے نجات دے یارب
تیری مرضی حصول جنت ہے

□□□

AsliAhleSunnet.com

ثناء خوانی

(۱۵/ اگست ۲۰۰۶ء)

خدائے واحد وقادر کی ہو ہر دم ثنا خوانی
کہ جس کے دست قدرت میں دو عالم کی جہاں بانی
کواکب، ماہ اور خورشید کو تابندگی بخشی
صدف، مور و مگس، ماہی کو اس نے زندگی بخشی
وہی ہے قطرۂ نیساں کو جو گوہر بناتا ہے
زمیں کو چیرتا ہے دانۂ گندم اگاتا ہے
وہی ارض و فلک جن وملک انسان کا خالق
بہائم کا، طیور خوش نوا کا، ہے وہی رازق
اسی کے حکم سے روئے زمیں پر ندیاں جاری
اسی کی حکمتوں سے جسم انساں میں لہو جاری
وہی خالق ہے تنہا اونچے اونچے کوہساروں کا
گلوں کا، مرغہائے نغمہ زن کا، شاخساروں کا
پہاڑوں کی بلندی ہو کہ ہو صحرا کی پہنائی
فضا کی وسعتیں ہوں یا سمندر کی ہو گہرائی
وہی انسان کو عقل و خرد کا بخشنے والا
وہی ابر بہاراں سے زمیں کو سینچنے والا
جبیں کوہ ہمالہ کی ہے جس کے سامنے جھکتی
بلندی آسمانوں کی ہے جس کی بندگی کرتی

AsliAhleSunnet.com

اسی کے اذن سے بادِ بہاری جانفزا چلتی
نسیمِ صبح رعنا بھی اسی کے حکم سے چلتی
حیات و موت، روز و شب کی گردش کا وہی مالک
بروزِ حشر انس و جاں کی پرسش کا وہی مالک
الٰہی روزِ محشر بخش دے میری خطاؤں کو
غفورِ ذنب تو ہی ہے مری سن لے دعاؤں کو
عزیزؔ غرقِ عصیاں ہوں مگر ہوں تیرا ہی بندہ
اوڑھا لے چادرِ رحمت، تو ہے رحمان بخشندہ

□□□

AsliAhleSunnet.com

ہے اسی کی صناّعی

(۲۰۰۹/۱/۱۰)

بے نیاز مولیٰ کی، حمد ہے ستائش ہے
جس کے جلوۂ رخ کی، ہر جگہ نمائش ہے
جس کے نور سے روشن، انجم ومہِ تاباں
ہے اسی کی صنعت سے، خاورِ فلک رخشاں
چار دانگ عالم میں، ہے اسی کی صناّعی
روز وشب کی رنگینی، گلشنوں کی رعنائی
شکر ربّ تعالیٰ کا، جس نے زندگی بخشی
شب کو چاندنی بخشی، دن کو روشنی بخشی
برف کی قبا پہنے، چوٹیاں پہاڑوں کی
وادیاں ردا اوڑھے، سبز مرغزاروں کی
کوہ کی بلندی ہو، بحر کی ہو گہرائی
جنگلوں کی وسعت میں، آہوانِ صحرائی
آدمی کو جس نے دی، قوت سخن سنجی
گلشنوں میں بلبل کو، کی عطا نوا سنجی
شاخ گل میں کلیوں کو، جس نے رنگ و بو بخشا
اس جہاں میں انساں کو، جس نے کاخ وکو بخشا
ہے تری عطا کردہ، غم بھی شادمانی بھی
فقر و مالداری بھی، شان ترکمانی بھی

AsliAhleSunnet.com

جس کے ہاتھ میں چاہے، کاسۂ گدائی دے

اس جہاں میں تو چاہے، جس کو ناخدائی دے

ذرہ ذرہ عالم کا، دے رہا شہادت ہے

تو غنی ہے قادر ہے، سب کو تیری حاجت ہے

اے رحیم اے رحماں، سب کو بخشنے والے

کر معاف مجھ کو بھی، سب کو پالنے والے

تو غفور ہے آقا، عفو کر مرے مولیٰ

غرق ہوں معاصی میں، بخش دے مرے مولیٰ

□□□

AsliAhleSunnet.com

نعت شریف

(۱۳؍جولائی ۱۹۷۴ء)

تیرہ وتار گھٹا چار طرف چھائی تھی
ظلم اور جور کی ہر چار سو شہنائی تھی
مشرق و غرب میں باطل کی صف آرائی تھی
قبلۂ وکعبہ پہ ابلیس کی وارائی تھی

ایسے ماحول میں انسان پڑا گھٹتا تھا
روز وشب چار طرف چین وسکوں لٹتا تھا

روم وایران کی وہ شیش محل کی دیوار
جس کا تہذیب وتمدن تھا شرف کا معیار
جن کے اعزاز کے شاہد تھے گلے کے زُنّار
عیش وعشرت کا جہاں گرم تھا کوچہ بازار

یاں بھی تہذیب وتمدن کا گلا گھٹتا تھا
ان کلیساؤں میں انسان پڑا پٹتا تھا

آخر اس دھرتی پہ قدرت نے رحم فرمایا
اس سسکتی ہوئی دنیا پہ کرم فرمایا
کفر و الحاد سے پاکیزہ حرم فرمایا
آگ کے لاؤ کو گلزار ارم فرمایا

AsliAhleSunnet.com

ارض سے بطحا کی اک تیز کرن پھوٹ پڑی
کیف میں روئے زمیں خوب مگن جھوم پڑی

ظلمت شب کی فضاؤں میں وہ چمکا مہتاب
صبح کی تازہ ہواؤں میں وہ مہکا گل آب
چار سو پھیل گیا جیسے کہ موج گرداب
تشنہ کاموں کو دیا بادۂ وحدت کا شراب

گونج اٹھی نعرۂ توحید سے باطل کی فضا
دب گئی نغمۂ توحید سے باطل کی صدا

نام سے جس کے لرز جاتے تھے کسریٰ قیصر
رعب سے جس کے دہل جاتے تھے رومی بربر
خوف سے جس کے دبک جاتے تھے چینی افسر
جس کی سطوت کی شہادت ہیں تبوک وخیبر

پیکرِ خلق شہنشاہ جہاں پیدا ہوا
مونس وناصر وغم خوار جہاں پیدا ہوا

احمد مرسل و یثرب کے مکیں صل علی
رہبر و راہبر خلد بریں صل علی
ساقیٔ کوثر و تسنیم نبی صل علی
شافع محشر و صدیق امیں صل علی

آئی آج بر دعائے دل عیسیٰ و خلیل
ہو اسی ذات مقدس پہ فدا روح عزیز

□□□

AsliAhleSunnet.com

'ترانہ زائرین بیت اللہ شریف'

۲۵ر مارچ ۱۹۷۵ء

تار دل کے ساز پر نغمہ گا رہا ہوں میں
خوش نصیب ہوں کہ آج کعبہ جارہا ہوں میں

کیا ہے یہ تجلی طور کی ہے دل کشی　ایک سمت عاشقان رب کے دل کی بے کلی
خوب درد ہو بیاں خوب ہوئے مے کشی　مدت دراز کا ارماں پارہا ہوں میں

تار دل کے ساز پر نغمہ گا رہا ہوں میں
خوش نصیب ہوں کہ آج کعبہ جارہا ہوں میں

پاس میں ہے آستاں قرب میں مزار (۱) ہے　سر پہ سایا ڈالتا حرم کا چمن زار ہے
پیاس ہے نہ یاس ہے بہار ہی بہار ہے　درد، رنج وغم، الم کا درماں پارہا ہوں میں

تار دل کے ساز پر نغمہ گا رہا ہوں میں
خوش نصیب ہوں کہ آج کعبہ جارہا ہوں میں

ہے کتنا پر فضاء وپر بہار یثرب نبی　بھرے ہوئے رحمتوں سے اس کے کوچہ وگلی
چمک رہا ہے ذرہ ذرہ یاں کا جیسے چاندنی　گلاب ومشک وبوئے گل کو ارزاں پارہا ہوں میں

تار دل کے ساز پر نغمہ گا رہا ہوں میں
خوش نصیب ہوں کہ آج کعبہ جارہا ہوں میں

برس رہی ہیں چار سمت رحمتوں کی بدلیاں　چمک رہے ہیں نور سے ہر ایک دشت ووادیاں
چہک رہے نشاط سے ہیں عندلیب وقمریاں　شہنشہِ بحار وبَر کا مہماں پارہا ہوں میں

(۱) مراد مطاف

AsliAhleSunnet.com

تار دل کے ساز پر نغمہ گا رہا ہوں میں
خوش نصیب ہوں کہ آج کعبہ جا رہا ہوں میں

ادب گہہِ حضور ہے سنبھل سنبھل کے رکھ قدم طرب گہہِ حضور ہے اچھل اچھل کے رکھ قدم
کرم گہہِ حضور ہے مچل مچل کے رکھ قدم عزیزؔ چینِ دل، سکونِ ایماں پا رہا ہوں میں

تار دل کے ساز پر نغمہ گا رہا ہوں میں
خوش نصیب ہوں کہ آج کعبہ جا رہا ہوں میں

□□□

AsliAhleSunnet.com

انداز ہے حکیمانہ

جہاں میں تجھ سا نہیں کوئی بھی ہے فرزانہ
ہر ایک بات میں انداز ہے حکیمانہ
پڑا ہوا ہے نشان پہلو میں چٹائی کا
فدا ہے شان گدائی پہ شان شاہانہ
لبوں پہ گالی کے بدلے عیاں تبسم ہے
عدو کے واسطے بھی خلق ہے کریمانہ
نہاں ہے کون سی طاقت صدائے ''لا'' میں
لرز رہا ہے جسے سن کے سارا بت خانہ
نظر کا تیر تھا کہ سامری کا جادو تھا
کہ خوں کا پیاسا بھی ہے آپ ہی کا دیوانہ
جہاں کے بادہ کشوں کو تری شراب ہے ایک
نہ کوئی اپنا ہے اس میں نہ کوئی بیگانہ
قبول میرا درود و سلام ہو یا رب
عزیزؔ لایا ہے در پہ حقیر نذرانہ

□□□

AsliAhleSunnet.com

(۲)

منظومات

(مربوط اور غیر مربوط تخیلات)

AsliAhleSunnet.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	اچھا لگتا ہے اک تکبیر کی جھنکار کا ساز	۸۳
۲	اے مری اُردو زباں	۸۴
۳	گلشن مجھ کو راس نہ آئے	۸۷
۴	رباعی	۹۰
۵	دیوالی	۹۱
۶	شبھ ہولی	۹۵
۷	کاشی (بنارس) کے فساد کی خبر سن کر	۹۷
۸	سرائے فانی	۹۹
۹	آہ! مولانا عبد القدوس رحمہ اللہ	۱۰۰
۱۰	رباعی	۱۰۱
۱۱	آہ! مولانا عبد المعید صاحب رحمہ اللہ	۱۰۲
۱۲	شہید ملک فیصل رحمہ اللہ	۱۰۴
۱۳	ترانہ جامعہ رحمانیہ شعبۂ بنات بنارس	۱۰۶
۱۴	ترانہ مظہر العلوم اوسان کوئیاں	۱۰۸
۱۵	تو شاہراہ ترقی پہ شادمان بڑھے	۱۱۰
۱۶	رباعی	۱۱۱
۱۷	دور چلے جاؤ گے	۱۱۲

AsliAhleSunnet.com

۱۸	جشن بخاری کے موقعہ پر دعوتی کارڈ کے لئے	۱۱۴
۱۹	ترانہ مفتاح العلوم ٹکریا	۱۱۵
۲۰	مفتاح العلوم ٹکریا	۱۱۷
۲۱	زندگی کا حسین لمحہ	۱۱۸
۲۲	مبارک بادی	۱۲۰
۲۳	حیات مستعار کا یہ موسم بہار ہے	۱۲۲
۲۴	زندگی کا نیا موڑ	۱۲۴
۲۵	پیار کی زنجیر	۱۲۶
۲۶	ہدیۂ تہنیت	۱۲۷
۲۷	نظم استقبالیہ	۱۲۸
۲۸	نظم استقبالیہ	۱۲۹
۲۹	سانحۂ ارتحال ڈاکٹر رضاء اللہ	۱۳۱
۳۰	شاہ فہد کے انتقال پر	۱۳۴
۳۱	شب برات کے موقع پر	۱۳۵
۳۲	شب برات کے موقع پر	۱۳۶
۳۳	دور حاضر	۱۳۷
۳۴	تعارف وتہنیت نامہ	۱۳۸
۳۵	نوائے خلوص	۱۴۲
۳۶	ہدیۂ تبریک وتہنیت	۱۴۶

AsliAhleSunnet.com

'اچھا لگتا ہے اک تکبیر کی جھنکار کا ساز'

۷/جولائی ۱۹۷۶ء

جھک گئے جب کبھی قبلہ کی طرف بہر نماز
فرق سب مٹ گیا محمود ہو کوئی یا ایاز
ساز و بربط سے نہ مطلب ہے نہ مطرب سے غرض
اچھا لگتا ہے اک تکبیر کی جھنکار کا ساز
رب کونین کے آگے میں سدا جھکتا ہوں
تعزیہ، قبر پہ میں کرتا نہیں سجدہ نیاز
ٹھیک ہے جسم ہمارا ہے نحیف و لاغر
ناروا مالوں سے ہم کرتے نہیں جسم گداز
پیٹ کے واسطے قبروں پہ جبیں ٹیکی ہے
خوب معلوم ہے اے دوست ترے قلب کا راز
قتل خود آپ کریں نام ہو کس کا بدنام
ہائے یہ آپ کا غمزہ ہے، یہ انداز، یہ ناز
اقتدا غیر کی ہم کرتے نہیں جان عزیز
ایک قائد ہے ہمارا وہی سرکار حجاز

□□□

AsliAhleSunnet.com

'اے مری اردو زباں'

۲۳رفروری ۱۹۷۸ء

میری لیلائے وطن اے مری سلمائے وطن
میں ہوں یوسف ترا اور تو ہے زلیخائے وطن
تجھ پہ سو جان سے قربان ہیں گلہائے وطن
ہار بن بن کے حمائل ہیں گہر ہائے وطن
آ کہ رکھ دوں ترے قدموں پہ زر و تاج جہاں
اے مری اردو زباں اے مری اردو زباں

حسن یکتائے زمانہ ہو کہ ہو تاج محل
سطح پہ جھیل کی جیسے کہ کھلا ہوئے کنول
دودھیا چاندنی پھیلائے ہو اپنا آنچل
یا کہ جھنکار پہ پائل کی کوئی گائے غزل
تو ہے ممتاز مری میں ہوں ترا شاہجہاں
اے مری اردو زباں اے مری اردو زباں

نور خورشید فلک ہے کہ ہے حسن مہتاب
درِ شہوار کوئی ہے کہ ہے انگوری شراب
کوئی یکتائے فصاحت ہے یہ الہامی کتاب
جس کا انکار فقط، عالم انسان کا عذاب
اوج گردوں سے بھی ارفع ہے کہیں تیرا مکاں
اے مری اردو زباں اے مری اردو زباں

AsliAhlesunnat.com

تجھ کو چاہے ہیں جواہر و شہنشاہ ظفر
میر و اقبال ہوں، غالب ہوں، کہ مومن ہوں، جگر
داغ وحالی ہوں کہ چکبست، دیا، ذوق و شرر
ہوں فراق اور ہوں سودا کہ ہوں اختر، اکبر

میں جہانگیر ترا تو ہے مری نور جہاں
اے مری اردو زباں اے مری اردو زباں

ملکۂ ہند اسی دیس میں تو پیدا ہوئی
فرش گل، ناز کی گودی میں ہے پائی لوری
یاں کی مٹی بھی تری ذات سے تابندہ ہوئی
شاہزادوں کی جبیں سامنے تیرے ہے جھکی

دل سے چاہے ہے تجھے ساری زمیں سارا زماں
اے مری اردو زباں اے مری اردو زباں

تیرے ہی دیس سے تجھ کو ہے نکالے انساں
زاغ کی بول سے ہے ملتی ہوئی جس کی زباں
ناز اور چاؤ سے پالے تھا جسے ہندوستاں
آج ٹھوکر اسے در در کی کھلائے دہقاں

الاماں، ثم الاماں، ثم الاماں، ثم الاماں
اے مری اردو زباں اے مری اردو زباں

اے مری زہرہ جبیں ماہ جبیں ماہ لقا
مری عصمت مری عفت مری رادھا عذرا

AsliAhleSunnet.com

مری سیتا مری مریم مری شیریں نورا
ماہ طلعت مری نکہت مری گلشن آرا
میری انجم مری پروین مری کاہ کشاں
اے مری اردو زباں اے مری اردو زباں

میری تسنیم مری زاہدہ میری قیصر
میری شہناز مری شاہدہ میری اخترؔ
میری ریحانہ مری یاسمین میری سرور
میری صدیقہ مری آمنہ میری انور

ہے فدا تیری لطافت پہ عزیز الرحمان
اے مری اردو زباں اے مری اردو زباں

□□□

AsliAhleSunnat.com

گلشن مجھ کو راس نہ آئے

۱۴ر دسمبر ۱۹۷۷ء

اپنا دیکھو بیگانہ ہے — مال کے پیچھے دیوانہ ہے
ٹھاٹ باٹ تو شاہانہ ہے — دل کی بستی ویرانہ ہے
کیسے دن یاں کاٹا جائے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

جس میں دیکھو ہے عیاری — سودا بازی اور مکاری
رسوائی اور ذلت خواری — ظلم کی ہر سو ہے سرداری
شام کو روئے صبح کو گائے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

جس جا دیکھو بت کی پوجا — اپنے اپنے من کی پوجا
دیر و حرم میں مال کی پوجا — شجر وحجر انسان کی پوجا
فطرت دیکھو شور مچائے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

ہندو مسلم سکھ عیسائی — خون کا پیاسا اپنا بھائی
مذہب کی ہر جا رسوائی — کھوئی کھوئی ہے یکتائی
قلب و جگر کو چین نہ آئے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

ہر سو ہے اک ہُو کا عالم — وحدت کا ہر سو ہے ماتم
پھول کلی کے دل میں بھی غم — جس کو دیکھو آنکھیں ہیں نم

AsliAhleSunnet.com

دیکھ کے حالت رہ نہ جائے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

جنگل جنگل بستی بستی انساں کو گھیرے ہے پستی
بدیوں کی چھائی ہے مستی اوجھل ہے اللہ کی ہستی
من کا مندر کون بسائے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

مست شرابی ہر نر ناری ظلم کا ہر سو چشمہ جاری
در در ٹھوکر کھائے بھکاری کون کرے اس کی غم خواری
طوفاں سے اب کون بچائے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

بازاروں میں حسن پھرے ہے بے پردہ غیروں سے ملے ہے
ڈائس پہ وہ رقص کرے ہے ننگا ہو کر فخر کرے ہے
کٹیا میری کون سجائے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

پھول کی خوشبو چاند کی رنگت آنکھ کی ٹھنڈک دل کی جنت
سرتا پا وہ مہر و محبت ہیرہ جس کی سب کو چاہت
آج نہ کوئی ممتا پائے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

ظلمت ہے انسان کو گھیرے ڈالے ہے گمراہی ڈیرے
خوش خوش ہیں شیطان کے چیلے آدم کا دل خوب ہیں پھیرے
"لا" کی بنسی کون بجائے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

AsliAhleSunnet.com

ساری دنیا نیند میں ماتی　　خیر کی جو امت کہلاتی
عاد ثمود کو ہے شرماتی　　بدکاری پر ہے اتراتی
نیند سے ان کو کون جگائے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

گنگ و جمن کی اس دنیا میں　　تلسی کرشن کی اس دنیا میں
نانک و بدھ کی اس دنیا میں　　رام چندر کی اس دنیا میں
شمع ہدایت کون جلائے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

بھارت جو فردوس زمیں تھا　　عالم میں خاتم کا نگیں تھا
شاداں فرحاں اس کا مکیں تھا　　لعل و گہر کا تاج حسیں تھا
اس کے حسن کو داغ لگائے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

دہشت وحشت پاؤں پسارے　　خون کے ہر سو بہتے دھارے
سہمے سب معصوم بچارے　　خوف میں دن اور رات گذارے
آہ و بکا سے چین نہ آئے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

ملک ہے آزادی کا دشمن　　اجڑا اجڑا سارا گلشن
خوشیوں کا برسے نہ ساون　　چاندنی رقص کرے نہ آنگن
بیراگی اک برہا گائے
گلشن مجھ کو راس نہ آئے

□□□

AsliAhleSunnet.com

’رباعی‘

آپ تو جیسے کوئی دیوانہ
ہر ادا ہے ادائے رندانہ

اس طرح مجھ سے پیش آتے ہیں
جیسے ہو کوئی غیر بے گانہ

□□□

AsliAhleSunnet.com

'دیوالی'

۲۷/اکتوبر ۱۹۷۹ء

☆ تصویر کا پہلا رُخ ☆

آئی دیوالی گھر گھر چراغاں ہوا　　بام و در دیکھو گلشن بداماں ہوا
ہر محل میں ہے خوشیوں کا ساماں ہوا　　خوب اظہار شوق فراواں ہوا
جگمگا اٹھا ہے نور سے ہر محل
کتنی پریاں ہیں مصروف رقص و غزل

جس طرف دیکھئے نور ہی نور ہے　　حسن کی دیوی بھی آج مسحور ہے
چھت پہ ہر شخص کی جلوۂ طور ہے　　پی کے مے ہر کوئی جیسے مخمور ہے
چاند بھی آج کی رات شرما گیا
بن کے بیمار جانے کہاں چھپ گیا

ہجر کے مارے کتنے گلے سے ملے　　وصل کی شب دیئے دیکھو کتنے جلے
مدتوں بعد ہیں آج دل سے ملے　　آج ساقی ملا دور مے بھی چلے
آج خوشیوں کے ساون کی برسات ہے
جس کے تھے منتظر آج کی رات ہے

مدتوں غم میں کتنے تڑپتے رہے　　آج تک دل کے ناسور رستے رہے
بھیگی پلکوں سے آنسو برستے رہے　　روز ہی غم کے بادل امنڈتے رہے
غم کو پھینکیں ادھر آؤ وعدہ کریں
تم نہ بھولو ہمیں ہم نہ بھولیں تمہیں

تارے خاموش ہیں دیکھ کر یہ سماں　　نور کے تخت پر آج پریاں رواں
آج ہم خوش ہیں تو خوش ہے سارا جہاں　　بقعۂ نور ہے آج ہر اک مکاں

AsliAhleSunnet.com

آج ساری فضا ہے مہکتی ہوئی
ساری دنیا لگے ہے چہکتی ہوئی
آج ہے ہر پری رقص کرتی ہوئی		ناز و انداز سے مسکراتی ہوئی
مست ہو ہو کے نغمے سناتی ہوئی		جھلمل آنچل ہوا میں اڑاتی ہوئی
آج کی رات خوشیوں کی معراج ہے
ملکۂ حسن پہنے ہوئے تاج ہے
نور ہی نور ہے آج حد نظر		آج شاید گئی زلف گیتی سنور
کلفتیں دور ہیں خوش ہے ہر اک بشر		فیصلہ کیسے ہو رات ہے یا سحر
نور کی رات ہے آج دیوالی ہے
آج دیوالی دیوالی ہے
آج دیوالی دیوالی ہے

□□□

AsiaAtlasSurnet.com

☆تصویر کا دوسرا رُخ☆

آئی دیوالی گھر گھر چراغاں ہوا
گھر میں ہمسایہ کے غم کا ساماں ہوا
خرمن آرزو نذر حرماں ہوا
اس کا ویران دل اور ویراں ہوا

رات بھر غم سے کوئی سسکتا رہا
اس کی آنکھوں سے ساون برستا رہا

کتنے مجبور غم میں تڑپتے رہے
بھوک سے کتنے بچے بلکتے رہے
کتنے زخموں کے ناسور رستے رہے
کتنے دل اک خوشی کو ترستے رہے

اک دیا اس کے گھر ٹمٹماتا رہا
اس کی قسمت پہ آنسو بہاتا رہا

جھونپڑی نور سے جگمگائی نہیں
ایسا لگتا ہے دیوالی آئی نہیں
آج کی رات خوشیاں تو لائی نہیں
اتنی تاریک شب جیسے آئی نہیں

کتنا لاچار بے کس ہے مجبور ہے
ہائے قسمت مری یار بھی دور ہے

رات بھر غم کا شعلہ بھڑکتا رہا
دل کا مستور لاوا ابلتا رہا
نور کا ناگ منہ کھولے ڈستا رہا
دل کنول جیسا کوئی مسلتا رہا

رات بھر تارے یوں جگمگاتے رہے
چٹکیاں لے کے وہ منہ چڑھاتے رہے

کوئی بیوہ دل اپنا دبائے ہوئے
اپنے پلکوں پہ آنسو سجائے ہوئے
بچھڑے پیتم کو دل میں بسائے ہوئے
میلے آنچل میں چہرہ چھپائے ہوئے

AsliAhleSunnet.com

رات بھر کروٹیں وہ بدلتی رہی
اور دیوالی ہنستی ہنساتی رہے
کیسے یہ غم بھری رات ہوگی بسر دل پریشان ہے ہائے جاؤں کدھر
کس کو دکھلاؤں یہ زخم قلب وجگر میری تاریک شب میں نہ ہوگی سحر
چاند منحوسیت سے مری ڈر گیا
چھوڑ تاروں کی محفل کہاں چھپ گیا
رات بھر توپ شعلے اگلتی رہی مست ناگن فضا میں مچلتی رہی
رات بھر شمع غم سے پگھلتی رہی لاش جیسے چتا میں سلگتی رہی
آج کی رات دیکھو تو متوالی ہے
آج دیوالی دیوالی دیوالی ہے
آج دیوالی دیوالی دیوالی ہے

□□□

AsliAhleSunnet.com

"شبھ ہولی"

۲۱/مارچ ۱۹۸۱ء

☆پہلا رُخ☆

بڑی شان سے اور بڑی سج دھج سے آئی ہولی
دھوم دھام سے آؤ ہم تم کھیلیں آنکھ مچولی
پی لیں مے جی بھر کر خوش خوش یہ تہوار منائیں
گلی گلی اور کوچہ کوچہ رنگ برنگ سجائیں
اس ٹولی میں دیکھو کیسے ہیں سب رنگ رنگیلے
جواں جواں اور ہٹے کٹے بانکے اور سجیلے
چلو چلیں ہم بھی مل جائیں کھیلیں دل بھر ہولی
مزا جبھی ہے سب مل جائیں ہم تم سب ہمجولی
آج نہیں ہے کوئی رشتہ، اُودھم کی ہے سرداری
چاہے جس کی بانہہ پکڑ لو کرلو اس سے یاری
مے میں ڈوبو، رنگ میں ڈوبو، خوب شور مچاؤ
پھدک پھدک کر اس ڈالی سے اس ڈالی پر جاؤ
کھیلو کودو، جی بہلاؤ، مل کر سب متوالو
خوف نہیں اس کھیل میں کوئی خلل نہ اے دل والو
آئی ہے شبھ ہولی کوئی ارماں نہ رہ جائے
آج توڑ دو بندھن سارے پھر جی نہ للچائے
چلو چلیں مل مل کے کھیلیں گے ہولی جوانوں کی ٹولی
آج آئی ہے شبھ ہولی، رنگوں کا تہوار
آج ہولی ہے، برا نہ مانو ہولی ہے

AsliAhleSunnet.com

☆دوسرا رُخ☆

بڑی شان سے اور بڑی سج دھج سے آئی ہولی
گلی گلی سے دیکھو نکلی سب غنڈوں کی ٹولی

نشہ میں دیکھو مست ہیں کیسے سب ہیں شور مچاتے
باپ برادر خواہر مادر کسی سے نہ شرماتے

کتنے لوگ مرے بھلا ہیں ہر سو چتا ہے جلتی
دھرم کی دیکھو ہر جانب ہے کیسی لاش سلگتی

نہیں ہے ان میں حس کچھ باقی انساں ہیں یا حیواں
عصمت عفت کسے ہیں کہتے، مردے ہیں سب بے جاں

سرتاپا ہیں رنگ میں ڈوبے مے میں دھت ہیں سارے
بیٹھے گھر میں منہ کو چھپائے دکھیارے بیچارے

اس کی دیکھو ناک ہے زخمی اس کا سر ہے پھوٹا
بدن ہے سارا خون میں ڈوبا پیر بھی شاید ٹوٹا

رنگ کی ہولی کے بدلے میں کھیلی خون کی ہولی
کسی نے اس کا کرتا پھاڑا، اس نے پھاڑ دی چولی

دھرم کے اور تہذیب کے دشمن وطن کے ہیں یہ دشمن
شکل تو ان کی انسانوں کی پر انساں کے دشمن

ان کے اس تہوار میں ہوتی ہے عیاشی بدکاری
جان ہتیا، غنڈہ گردی، بدچلنی، مکاری

تُف ہے ایسی عید پہ جس میں عزت بیچی جائے
عزت کی قربانی دے کر عزت سمجھی جائے

ہنسا پرمودھرم کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ پوچھو تو
دیس کی رکچھا، امن کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ پوچھو تو

AsliAhleSunnet.com

'کاشی (بنارس) کے فساد کی خبر سنکر'

۵/جولائی ۱۹۷۲ء

آج کاشی سے نوید روح فرسا آئی ہے
مسلمانِ ہند پر گھنگھور بدلی چھائی ہے
دشمنانِ سنگ دل میں اسلحہ آرائی ہے
مسلمانِ دین پراک آزمائش ہے

باد صرصر کا پُرآتش تند جھونکا آیا ہے
بحر گنگا میں نیا پر زور طوفاں آیا ہے

زعم باطل سے دلوں میں خوب ہو ہو کر مگن
آہنی ہتھیاروں سے کر کے مرصع کل بدن
دست ظالم سے جلا کر آشیانہ اور چمن
کر دیا ناپاک پانی تیرا اے گنگ وجمن

خون سے انسانیت کے تیری سیرابی ہوئی
خون آشامی نہیں یہ بادہ آشامی ہوئی

ارض کاشی پر مسلماں کا لہو چھینٹا گیا
عزت و ناموس سارا مال وزر لوٹا گیا
مسجدوں کا برج اس کا آستاں توڑا گیا
چکّی جبروت میں سارا وطن پیسا گیا

عصمت وناموس سیتا کا نہ کچھ دل میں خیال
رام اور تلسی کی عزت کر دیا ہے پائمال

AsliAhleSunnet.com

وہ بنارس درسگاہ و مرکز علم و فنون
جا کے ملتا ہے جہاں عشق حقیقی کا جنون
زیست کا ابدی تصور اور یہ دنیائے دوں
بہہ رہا ہے آج اس کی سرزمیں پر کس کا خون

وہ جہاں درس اخوت عام صبح و شام ہے
وہ جہاں کا ذرہ ذرہ شاہد ایام ہے

بدھ جی تعلیم تیری تھی جہاں پر صبح و شام
تھا جہاں تیری اہنسا کی وجہ سے تیرا نام
یہ کھنڈر تیری شہادت دیتے ہیں یہ قصر و بام
آج اس کاشی میں بہتا ہے کسی کا خون عام

واہ رے ہندوستاں کیا خوب ہے تیرا نظام
خون انساں ہے حلال اور خون مرغاں ہے حرام

□□□

AsliAhleSunnet.com

سرائے فانی

۵ ستمبر ۱۹۷۹ء

سرائے فانی کے ہم نشینو! یہاں ٹھہرنا ہمیں نہیں ہے
ابھی ہیں آئے ابھی ہے چلنا، یہاں پہ سونا ہمیں نہیں ہے

چمن کی رعنائیاں تو دیکھو، بہت ہی جاذب نظر ہیں لیکن
یہاں کہ رنگینیوں میں پھنس کر، سفر سے رکنا ہمیں نہیں ہے

کٹھن بہت ہے سفر تمہارا بعید بھی ہے تمہاری منزل
حیات دنیا تو اک سفر ہے، سکون لینا ہمیں نہیں ہے

ہزار جشن طرب بلائے، جمال لیلیٰ بھی ہم کو کھینچے
کہاں ہے وقت نظارہ ہم کو، نظر ملانا ہمیں نہیں ہے

یہ دن ہے ابھرا یہ رات آئی، ستارے نکلے یہ چاند ڈوبا
یہ درس دیتے ہیں میرے یارو! یہاں پہ رکنا ہمیں نہیں ہے

بہار آئی ہے پھول مہکے، خزاں جو آئی چمن اجاڑا
خزاں سے اپنی نظر بچا کر، چمن سجانا ہمیں نہیں ہے

عزیز دنیا ہے رنگ و بو کی، نہ ہونا محو نظارہ ہرگز
جہاں کی ہر شے ہے آنی جانی، قرار لینا ہمیں نہیں ہے

□□□

AsliAhleSunnet.com

''آہ! مولانا عبدالقدوسؒ''

مولانا عبدالقدوس صاحبؒ ٹکریا (ناظم مدرسہ مظہر العلوم، اوسان کوئیاں، و صدر عامل ضلع جمعیت اہل حدیث بستی) کا انتقال ۶ دسمبر ۱۹۷۶ء کو ہوا مدرسہ مظہر العلوم اوسان کوئیاں میں تعزیتی جلسہ ہوا جس میں یہ نظم پیش کی گئی۔

وہ کہ جس کے دم سے تھی اوسان کوئیاں تیری شان
وہ کہ جس کی ذات سے تھی ٹکریا کی آن بان
وہ کہ جس کی ذات سے بزم خطابت میں تھی جان
وہ کہ اپنی عمر بھر ہر دم رہا گوہر فشان
زیست بھر اپنی جہاں میں بندۂ قدوس تھا
ظلمت شب کے لئے وہ اک حسیں فانوس تھا

زندگی بھر جس نے ہم کو درس الفت کا دیا
کوششوں سے جس نے پردہ چاک ظلمت کا کیا
دست شفقت سے جہاں کو جام الفت کا دیا
ہم کو تنہا چھوڑ کر دنیا سے وہ رخصت ہوا
آہ! وہ ہم میں نہیں اب ہم سے وہ روپوش ہے
بات اس کی یاد ہے لیکن زباں خاموش ہے

یہ بہشتیوں کا (ا) مسکن یعنی چمن سبزہ زار
برگ گل پر کھیلتی رہتی ہمیشہ تھی بہار
سینکڑوں رہتے عنادل تھے جہاں پر نغمہ زار
جا کے ملتا تھا جہاں پر بیقرای کو قرار

(ا) مدرسہ مظہر العلوم

AsliAhleSunnet.com

آہ! لیکن ہم نوا سارا چمن ماتم میں ہے
شمع روشن بجھ گئی بزم سخن ماتم میں ہے
کتنے شاہنشاہ، کتنے تاجور کتنے حسیں
پیر و پیغمبر تھے کتنے، بیتے کتنے نکتہ چیں
سب فنا ہو کر ہوئے مدفون اب زیر زمیں
آج اب ان کا کوئی نام و نشاں باقی نہیں
آہ! وہ گل جس سے ہر گوشہ چمن کا تابناک
آہ! وہ جو ہر ٹکریا میں ہے اب پیوند خاک
خود فنا ہو کر انہوں نے یہ سبق ہم کو دیا
دو جہاں میں جتنی شے ہے سب کا ہے آخر فنا
ذات باری ایک ہے جس کو ہمیشہ ہے بقا
جام پی کر موت کا گویا ہے سب سے یہ کہا
اے جہاں والو! سنو، تم بھی یہاں پر آؤ گے
اپنے اپنے کام کا بھرپور بدلہ پاؤ گے

□□□

رباعی

اجنبی شہر ہے اور اجنبی ہمسائے ہیں
میری دنیا میں مرے غم کے گھنے سائے ہیں
آپ کی بزم میں آیا ہوں نہ ٹھکرائیں مجھے
آج تک دل نے مرے زخم بہت کھائے ہیں

□□□

AsliAhleSunnet.com

"آہ! مولانا عبدالمعید صاحبؒ"

(۲۶ر دسمبر ۱۹۸۰ء)

"وفات ۲۲ر دسمبر ۱۹۸۰ء بروز دوشنبہ بوقت ۸:۳۰ شب،
تدفین ۲۳ر دسمبر ۱۹۸۰ء" (بروز سہ شنبہ بوقت ۲ بجے دن)

آہ! وہ تھا علم کا اک بحر ناپیدا کنار	جس کے گم ہونے سے ہیں آنکھیں ہماری اشکبار
کتنے دل والے ہوئے ہیں اس خبر سے دل فگار	کتنی آنکھیں نم ہوئیں، ہیں کتنے چہرے سوگوار

آج پیارے ہوگئے اللہ کو عبدالمعید
ایں دل محزوں بہ پُرنم چشم ایں نظارہ دید

جس کی شخصیت پہ اہل علم کو اک ناز تھا	ہر بلندی کے لئے جس کا پر پرواز تھا
وہ سراپا سوز تھا ہر دم سراپا ساز تھا	جو کبھی تھکتا نہ ہو میداں میں وہ جانباز تھا

آج زیر خاک وہ جوہر بھی آرامیدہ ہے
شورش بزم جہاں کو چھوڑ کر خوابیدہ ہے

ماہ وانجم کی چمک کا بھید اب سمجھے گا کون	آج سورج کے سفر کی داستاں سمجھے گا کون
حرکت افلاک کیسی ہے اسے سمجھے گا کون	کیوں زمیں ہے گول اس کا راز اب سمجھے گا کون

گردش افلاک میں پوشیدہ کیا اسرار ہیں
کیا ازل سے روز وشب باہم سرِ پیکار ہیں

کون سمجھے گا کلام بوعلی کا زیر و بم	کون سلجھائے گا زلف حکمت لقماں کا خم
کیا ہے رازی کی بلاغت؟ کیا ہے فارابی میں دم؟	کون ہے جاحظ؟ وہ کیا کہتا ہے کاتب کا قلم

کون ہے الجھی ہوئی جو گتھیاں سلجھائے گا
کیا کوئی عبدالمعید اس دور مین پھر آئے گا

صبح کی تنویر کیا ہے؟ کیوں شفق ہے لالہ گوں؟	کس کو سیاروں کی گردش ناپنے کا ہے جنوں؟
چاندنی کی کیا حقیقت؟ کیا ہے ظلمت کا فسوں؟	کیسے بن جاتا ہے بادل؟ اور کیا ہے مانسوں؟

AsliAhleSunnet.com

کیوں بدلتا ہے نیا ہر روز چولا یہ ہلال؟
کیوں گہن آلود ہے خورشید کیسا ہے ملال؟

کیا بلاغت ہے؟ اور کیا اعجاز کی تفسیر ہے؟ نکتۂ رازی ہے کیا؟ قاضی کی کیا تعبیر ہے؟
کون رُخ اُلٹا ہے؟ کیا سیدھی صحیح تصویر ہے؟ درجۂ جامع ہے کیا؟ حافظ کی کیا تحریر ہے؟

پیش فرمائے گا اشیاء کی صحیح تاریخ کون؟
کون ہیں زہرہ عطارد، مشتری مریخ کون؟

وہ سبک رفتار علم و فن کا کہنہ شہ سوار اس کے مرجانے سے دل روئے نہ کیوں زار و قطار
صبر کوسوں دور ہے، ہے دامن دل تار تار علم کے میداں کی پہنائی لگے ہے تیرہ تار

کون سکھلائے گا اب اقبال کا درس خودی
کون عملاً پیش فرمائے گا فقر بوذری

کتنے زیر آسمان تھے تاجور پیدا ہوئے کتنے دانشمند کتنے دیدہ ور پیدا ہوئے
کتنے ہاماں کتنے قاروں مالور پیدا ہوئے انبیاء کتنے، رسول نامور پیدا ہوئے

ان کا جسدِ خاک بھی اس خاک میں مدفون ہے
اس جہاں کا تو ازل سے ہی یہی قانون ہے

اے خدائے پاک تو ہے لم یزل ولا یزال باقی جتنی شے ہے اس دنیا میں سب کو ہے زوال
کون جو تیرے مقابل آسکے کس کو مجال تو ہے بے ہمتا تری ہرگز نہیں کوئی مثال

قلب مضطر کو ہمارے اے خدا تو صبر دے
کر خطائیں معاف ان کی نیکیوں کا اجر دے

اے خدائے اے ذوالمنن اے صاحب جود و سخا ہے عزیز ناتواں کی تیرے در پہ التجا
معاف کر دے اے خدا مرحوم کی ساری خطا جنت الفردوس اپنے فیض سے کر دے عطا

ما غلط کار و خطا کار یم اے آمرز گار
تو خطا پوش و خطا بخشندہ ای پروردگار

□□□

AsliAhleSunnet.com

شہید ملک فیصلؒ خلیفۂ راشد

(یہ نظم ملک فیصل (سعودیہ عربیہ) بن عبدالعزیز کی شہادت کی خبر پا کر ۲۳؍اپریل ۱۹۷۵ء کو لکھی گئی۔ آپ کی شہادت ۲۵؍مارچ ۱۹۷۵ء مطابق ۱۱؍ربیع الاول ۱۳۹۵ھ کو ہوئی۔
۲۶؍مارچ ۱۹۷۵ء کو تجہیز و تکفین ہوئی)

اک شاہ اُمم امت مسلم کا امیں تھا
ہر قلب کا سکھ چین ہر اک دل میں مکیں تھا

تھا پیاسوں کا پانی وہ نگاہوں کا تھا ٹھنڈک
امید گہ و صبر و شکیبائے حزیں تھا

ملجا تھا غریبوں کا یتیموں کا تھا ماوی
دکھیوں کا دکھی دکھ میں ہر اک دل کے قریں تھا

افغان و یمن پاک ہو بھارت ہو برازیل
وہ مصر کے سادات کا بازوئے یمیں تھا

مسلم ہو کہ عیسائی یہودی ہو کہ ہندو
وہ شاہ شریعت بھی تھا اور شاہ زمیں تھا

مرکوز نگاہیں تھیں جہاں تھا وہ جدھر تھا
لاکھوں میں وہی ایک فقط ایک حسیں تھا

صدیق کا وہ صدق علی کا تھا وہ جوہر
فاروق کا وہ عزم تھا طارق کا یقیں تھا

عثمان غنی تھا وہ سخاوت میں کرم میں
اللہ کی تلوار تھا امت کا امیں تھا

AsliAhleSunnet.com

اقبال کا مسلم کے درخشندہ ستارا
اسلام کی خاتم کا وہ رخشندہ نگیں تھا

سلطان و جہاں دار و جہانبان و ضیا پاش
اسلام کی عظمت کا وہ فرخندہ جبیں تھا

لیکن وہ ستارا جو ضیا پاش تھا ہم پر
ناگاہ گیا ڈوب وہ باطل کی شفق میں

مہتاب جہاں تاب جو ابھرا تھا افق پر
بے وقت و بے ہنگام گیا ڈوب افق میں

سورج کی ضیا پاش ابھرتی ہوئی کرنیں
ظلمات کی تہہ میں وہ گئیں ڈوب عمق میں

فیصل جو ہمارا تھا وہ اک مرد مجاہد
دکھلائی جنہوں نے ہمیں وہ پچھلی خلافت

راشد جسے کہئے تو بجا ہے یہ بجا ہے
زندہ تھا کیا جس نے وہ پارینہ روایت

صہیون کا دشمن تھا اور تہذیب نئی کا
دکھلائی جہاں زار کو اسلامی عدالت

افسوس ہوا پنجۂ ظالم کا وہ لقمہ
اللہ رے یہ قلب مسلماں کی شقاوت

اللہ جگہ دے انہیں فردوس بریں میں
دھل جائیں خطائیں وہ رہیں خلد بریں میں

آئیں جو ملک وہ رہیں انصاف کے خوگر
اسلام ہی ہر سمت رہے روئے زمیں میں

□□□

AsliAhleSunnet.com

ترانہ

جامعہ رحمانیہ (شعبۂ بنات)

(بہ فرمائش زہرہ بتول مرحومہ پرنسپل)

۲۴ر فروری ۱۹۸۴ء

رحمانیہ کی طالبہ ہم امتِ خیر البشر
ہم آبروئے دین ہیں ماں باپ کی نورِ نظر

ہم دختر صدیق ہیں، فاروق کی نورِ نظر
عثمان ذو النورین کی، حیدر کی ہیں لخت جگر
حوا کی ہیں ہم بیٹیاں، زہرہ کی ہیں حسن نظر
پوچھے کوئی ہم سے اگر، ہم کہدیں بے خوف وخطر

رحمانیہ کی طالبہ ہم امتِ خیرالبشر
ہم آبروئے دین ہیں ماں باپ کی نورِنظر

نیکی ہمارا مشغلہ، تفسیر ہم قرآن کی
زیور ہے تعلیمِ نبی، تنویر ہم ایمان کی
پوچھو تو ہم بتلائیں کیا تعبیر ہے احسان کی
ہم رونق بزم جہاں، خوشبو گل وریحان کی

رحمانیہ کی طالبہ ہم امتِ خیرالبشر
ہم آبروئے دین ہیں ماں باپ کی نورِنظر

مسلک مرا توحید ہے، مذہب مرا اسلام ہے
ربِّ جہاں کی بندگی، سب سے بڑا اکرام ہے
ختم الرسل ہیں پیشوا، اللہ کا انعام ہے
مریم کہو یا عائشہ، حفصہ ہمارا نام ہے

AsliAhleSunnet.com

رحمانیہ کی طالبہ ہم امتِ خیرالبشر
ہم آبروئے دین ہیں ماں باپ کی نورِنظر

پڑھ کر سبق توحید کا، غیروں کو ہم سکھلائیں گے
سنت کی کر کے اقتداء، لوگوں کو ہم دکھلائیں گے
سیدھی صحیح جو راہ ہے، دنیا کو ہم کو بتلائیں گے
بھٹکے ہوئے جو حق سے ہیں، ہم راہ حق پر لائیں گے

رحمانیہ کی طالبہ ہم امتِ خیرالبشر
ہم آبروئے دین ہیں ماں باپ کی نورِنظر

ہے یہ ہمارا گلستاں، ہم سب ہیں مرغانِ چمن
ہم ہیں صدائے قلبِ گل، ہم سازو سامانِ چمن
ہم برگ گل، ہم بوئے گل، ہم خوشنوایانِ چمن
ہم راز ہائے تازگی، ہم راز دارانِ چمن

رحمانیہ کی طالبہ ہم امتِ خیرالبشر
ہم آبروئے دین ہیں ماں باپ کی نورِنظر

شاہا ہمیں توفیق دے، ہم سے ہو تیری بندگی
تیری رضائے پاک پر گذرے ہماری زندگی
دنیا سے کفر و شرک کی ہو دور ہم سے گندگی
دونوں جہاں میں ہم کو بھی حاصل رہے تابندگی

رحمانیہ کی طالبہ ہم امتِ خیرالبشر
ہم آبروئے دین ہیں ماں باپ کی نورِنظر

□□□

AsliAhleSunnet.com

ترانہ مظہر العلوم اوسان کوئیاں

(تقریباً چار سال (از ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۴ء شوال ۱۳۹۱ھ، تا شعبان ۱۳۹۴ھ) مدرسہ مظہر العلوم اوسان کوئیاں میں بحیثیت مدرس رہا۔ اس دوران یہ نظم بطور ترانہ بچوں کیلئے تحریر کی گئی۔

جولائی ۱۹۷۴ء

مظہرِ علم کے ہم سپاہی مظہرِ دین کے ہم سپاہی
ہے پرانا ہمارا یہ مسکن
بیل بوٹوں بھرا اس کا دامن
علم و اسرار نبوی کا مخزن
دیکھو شاداب کیسا ہے گلشن
مظہرِ علم کے ہم سپاہی مظہرِ دین کے ہم سپاہی
یاں سے ملتی ہے ہم کو بصیرت
دور ہوتی ہے دل کی کدورت
دشمن کفرو ظلمت، ضلالت
ہم کو دیتا ہے دینی حرارت
مظہرِ علم کے ہم سپاہی مظہرِ دین کے ہم سپاہی
خاک بھی پیاری ہم کو یہاں کی
ممتا ملتی ہے یاں ہم کو ماں کی
ساری خوبی زمین وزماں کی
اس کی تعلیم تسکین جاں کی
مظہرِ علم کے ہم سپاہی مظہرِ دین کے ہم سپاہی

AsliAhleSunnet.com

دور کردے خدا سب بلائیں
آفتیں ساری باطل گھٹائیں
ہم پھلیں اور پھولیں، سجائیں
گیت توحید کے خوب گائیں
مظہرِ علم کے ہم سپاہی مظہرِ دین کے ہم سپاہی
باغ میں سونے والو! سلامی
دور افتادہ لوگو! سلامی
گاؤں والو! تمہیں بھی سلامی
مظہر علم! سب کو سلامی
مظہرِ علم کے ہم سپاہی مظہرِ دین کے ہم سپاہی

□□□

AsliAhleSunnet.com

’تو شاہراہ ترقی پہ شادمان بڑھے‘

(جشن بخاری شریف منعقدہ ۳۱ راگست ۱۹۷۵ء کو مدرسہ انور العلوم پرسا عماد میں پیش کی گئی)

خوشا نصیب ہے گردش میں آج پیمانہ
ردائے نور نبی ہے جدار میخانہ
خوشی سے ہوگیا آباد دل کا غم خانہ
غموں میں ڈوب گیا آزری صنم خانہ
نہ چھیڑو غم کوئی، نا غم کا کوئی افسانہ
ہے عطر بیز ہوا سبز پوش ویرانہ

چہک رہے ہیں عنادل بہار آئی ہے
ہراک کلی پہ، روش پہ نکھار آئی ہے
نسیم صبح بڑی خوشگوار آئی ہے
گل و گلاب کے گیسو سنوار آئی ہے
فضائے شام وسحر سازگار آئی ہے
طرب میں جھومتی مستانہ وار آئی ہے

شریک بزم خوشی! تیری خوب شان بڑھے
جہاں میں چاروں طرف تیری آن بان بڑھے
خدا کے پاس تری زندگی کی مان بڑھے
جہاں کی راہ عمل پر تو کامران بڑھے
رہے زمین پہ، تو سوئے آسمان بڑھے
تو شاہراہ ترقی پہ شادمان بڑھے

AsliAhleSunnet.com

مگر سنبھل کہ یہ دنیا سرائے فانی ہے
ہر ایک ذرہ ہر اک چیز آنی جانی ہے
گلاب و غنچہ و گل فانی، تو بھی فانی ہے
خدا کی ذات کا ہم سر، نہ کوئی ثانی ہے
سمجھ لے سوچ لے یہ زیست امتحانی ہے
خدا کو ایک فقط عمر جاودانی ہے

□□□

رباعی

۳۱ر جولائی ۱۹۷۷ء

مست ہے آج باد بہاری
رقص کرتی ہے مخلوق ساری
سوئے پرسا چلو میرے یارو
واں پہ ہے آج جشن بخاری

□□□

AsliAhleSunnet.com

دور چلے جاؤ گے

یہ نظم فارغین جامعہ انوار العلوم پرساعماد (ممتاز احمد، عبدالحلیم، اور عبدالعظیم، محمد امین، نور محمد) کیلئے بطور وداعی نظم لکھی گئی اور ۲۸ رجولائی ۱۹۷۷ء کو جلسۂ دستار بندی میں پیش کی گئی۔

آج تم دور کہیں یاں سے چلے جاؤ گے
لوٹ کے پھر کبھی تم یاں پہ نہیں آؤ گے
دل مرا چھین کے تم ساتھ لئے جاؤ گے
اور ظالم مجھے تم دل سے بھلا جاؤ گے
یاد آؤ گے بہت اے جفا کرنے والو

جاؤ تم تیری طرف کوئی نظر کرتا ہے
ایک امید میں دن رات بسر کرتا ہے
غم میں تکلیف میں وہ شام وسحر کرتا ہے
دن کا دن، رات دعاؤں میں بسر کرتا ہے
مدتوں گلشنِ انوار میں رہنے والو

جاؤ اور گنگا کا بہتا ہوا تم دھارا بنو
چشم بینا کے لئے اک حسیں نظارا بنو
دینِ فطرت کا چمکتا ہوا اک تارا بنو
روشنی عام تمہاری ہو وہ مہ پارا بنو
گل کی خوشبو کی طرح دنیا میں پھرنے والے

تم وہ بن جاؤ کہ ہوتم پہ تیری ماں کو گماں
تم سے پیری میں ترے باپ کو حاصل ہو اماں

AsliAhleSunnet.com

تیرے کردار سے خوش ہوئے تیرا رب جہاں
ہوئے تقدیس اور تسبیح سے تر تیری زباں
ساز توحید پہ نغموں کو سنانے والو

دیکھ لو پھر رہی ہے ماہ جبیں مثل غزال
زلف لہراتی ہے اس کی کسی ناگن کی مثال
عام انسان میں ہے چار طرف جنگ و جدال
کفر اور شرک کو الحاد سمجھتا ہے حلال
پھونک کے رکھنا قدم دشت میں چلنے والو

تم سے سرزد کبھی نازیبا کوئی بات نہ ہو
خون ناحق سے ملوث بھی ترا ہاتھ نہ ہو
راہ اسلام میں حائل بھی تری ذات نہ ہو
اوراعداء کی نشیمن پہ ترے گھات نہ ہو
چہکو بلبل کی طرح روز چہکنے والو
دوستو خانۂ دل میں میرے بسنے والو

□□□

AsliAhleSunnet.com

'جشن بخاری کے موقعہ پر'

(دعوتی کارڈ کے لئے)

۲۸؍جولائی ۱۹۷۷ء

کس قدر ہے لہلہاتا گلشنِ انوار آج
لگ رہا ہے گوشہ گوشہ بقعۂ انوار آج

ہر طرف سے آرہے ہیں لوگ منظر دیکھنے
بندھ رہی ہے کس کے سر پر فضل کی دستار آج

ہم بھی دیکھیں گے ذرا جشن بخاری کا ہجوم
کون ہوتا ہے چمن میں گوہر شہوار آج

□□□

AsliAhleSunnet.com

ترانہ مفتاح العلوم ٹکریا

(۱۸شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ ۱۵ اگست ۱۹۷۶ء)

ہم تیرے سپاہی ہیں اے مرکز مفتاحی
ہم دیں کے سپاہی ہیں اے مرکز مفتاحی

توعلم کا منبع ہے، ہے علم کا مخزن تو
توعلم کا سرچشمہ، ہے علم کا گلشن تو
یاں دیں کا خزانہ ہے، ہے علم کا مسکن تو
ہم تیرے عنادل ہیں، ہے پیارا نشیمن تو

ہم تیرے سپاہی ہیں اے مرکز مفتاحی
ہم دیں کے سپاہی ہیں اے مرکز مفتاحی

تو دین و شریعت کا چمکیلا ستارا ہے
آنکھوں کے لئے ٹھنڈک، تو جان سے پیارا ہے
ہم تیرے دلارے ہیں، توراج دلارا ہے
منجدھار کی کشتی کا تو ایک کنارا ہے

ہم تیرے سپاہی ہیں، اے مرکز مفتاحی
ہم دیں کے سپاہی ہیں، اے مرکز مفتاحی

گمراہ کو منزل کی تو راہ دکھاتا ہے
آپس میں اخوت کا تو درس پڑھاتا ہے
اور بادۂ وحدت کا تو جام پلاتا ہے
گرتوں کو اٹھاتا ہے سوتوں کو جگاتا ہے

ہم تیرے سپاہی ہیں اے مرکز مفتاحی
ہم دیں کے سپاہی ہیں اے مرکز مفتاحی

صدیق کی عظمت تو، فاروقی عدالت تو
حیدر کی شجاعت تو، عثمان کی سخاوت تو
بوذر کی فقیری تو، خالد کی ذکاوت تو
گلشن کے حسین گل کی پاکیزہ لطافت تو

ہم تیرے سپاہی ہیں اے مرکز مفتاحی
ہم دیں کے سپاہی ہیں اے مرکز مفتاحی

AsliAhleSunnet.com

خالق تجھے دنیا میں آباد سدا رکھے دنیا میں پھلے پھولے اور شاد خدا رکھے
دنیا کے حوادث سے آزاد خدا رکھے برسات ہو رحمت کی دلشاد خدا رکھے

ہم تیرے سپاہی ہیں اے مرکز مفتاحی
ہم دیں کے سپاہی ہیں اے مرکز مفتاحی

ہم بندۂ عاجز کی ہر دم تو سلامی لے اس گاؤں کا ہر باشی ہر فرد سلامی لے
گزرے ہوئے لوگوں کی ہر روح سلامی اے مرکز مفتاحی تو سب کی سلامی لے

ہم تیرے سپاہی ہیں اے مرکز مفتاحی
ہم دیں کے سپاہی ہیں اے مرکز مفتاحی

□□□

AsliAhleSunnet.com

'مفتاح العلوم ٹکریا'

۲۴ر جولائی ۱۹۷۰ء

مدرسہ مفتاح! میں تم کو کہوں دیں کا شجر ظلمت شب میں ہوا نجم، چودہیں کا ہو قمر
سیپ سے جیسے نکلتا ہے کوئی یکتا گہر یا کہ تم ہو کوئی میوہ، کوئی میٹھا سا ثمر
سوچتا ہوں کون سا آخر تجھے میں نام دوں
کیسا دوں تم کو لقب اور کون سا انعام دوں

تیرے ذریعہ زندگی میں آئی ہے بادِ بہار تیرے ذریعہ گلستان دل بنا ہے لالہ زار
تجھ سے میرے دل نے سیکھی ہے فقط رب کی پکار تیرے ذریعہ ہے ہماری زیست میں آئی نکھار
مذہب اسلام کی الفت مجھے تم سے ملی
ماں کی ممتا باپ کی شفقت مجھے تم سے ملی

مرکز مفتاح یعنی گلستانِ ٹکریا تجھ سے باقی ہے جہاں میں آن بان ٹکریا
تجھ سے ہیں سیراب ہوتے تشنگانِ ٹکریا راہ پاتے تجھ سے ہیں آوارگان ٹکریا
جھیل سے تیرے نکل کر کتنے دریا بن گئے
کتنے کنکر تجھ سے ڈھل کر دریکتا بن گئے

ٹکریا والو! سنو، مفتاح تیری شان ہے اس کے دم سے باقی اس دنیا میں تیری آن ہے
یعنی یہ مفتاح تیرا دین ہے ایمان ہے یہ سمجھ لو یہ تمہاری روح ہے اور جان ہے
اس دیا کی روشنی سے ہے تمہاری روشنی
اس کا گل ہونا تمہارے واسطے ہے جاں کنی

دم سے اس کے تم کو ملتی ہے خدا سے آگہی دین کی سچی محبت بندگی کی چاشنی
یہ سکھاتا ہے تمہیں دنیا میں صلح و آشتی یہ پڑھاتا ہے تمہیں اقبال کا درس خودی
اس کا اپنانا تمہاری زندگی کی خیر ہے
چھوڑنا اس کا تمہارا گویا رب سے بیر ہے

AsliAhleSunnet.com

'زندگی کا حسین لمحہ'

(عزیز بھائی ضیف اللہ کی شادی خانہ آبادی کے موقعہ پر ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۶ء کو یہ نظم لکھی گئی)

چہار سمت بھلا چھائی ہے یہ کیسی خوشی
ہر ایک ہونٹ پہ یہ کھلتی ہے کیسی ہنسی
یہ بھیڑ بھاڑ ہے کیسی، ہے کیسی دھوم مچی
فضا میں آج بھلا کیسی ہے یہ خوشبو بسی

کیوں آج بادِ صبا میں بھری ہے مستی سی
میری نگاہ میں لگتی ہے دنیا ہنستی سی

خوشی سے آج کسی دل کا، کھل اُٹھا ہے کنول
سرور و کیف میں کوئی سنا رہا ہے غزل
کسی کا قمقموں سے جگمگا رہا ہے محل
کہ آج سنت نبوی پہ ہو رہا ہے عمل

حسین ہاتھوں میں مہندی رچا رہا ہے کوئی
کسی کو جوڑا و جامہ پہنا رہا ہے کوئی

خدا کرے کہ مبارک ہو دو گلوں کا ملن
ہر ایک آن فزوں تر ہو دو دلوں کی لگن
نہ دکھ نہ درد ہو کوئی نہ کوئی رنج و محن
ہمیشہ ایک ہی بن کے رہیں یہ گنگ و جمن

ترا شہید ترے عشق میں شہید ہو جائے
خدا کا ضیف دو عالم میں تو سعید ہو جائے

مگر یہ دیکھ کہ دنیا کا یہ عجیب ہے رنگ
نئے زمانہ کے انسان کا عجیب ہے ڈھنگ

AsifAbbasiNet.com

بشکل لعل یاں ملتے ہیں آدمی کو سنگ
جو دو دلوں میں عداوت کی ڈالتے ہیں بھنگ
سنبھل کہ جال میں تو بھی کہیں نہ پھنس جائے
قدم سنبھال کہ ناگن نہ کوئی ڈنس جائے

ہے عام مغربیت آدمی ہے آوارہ
ہراک جوان ہے بدیوں کا گویا گہوارہ
ہرایک شخص ہے دولت کے پیچھے ہرکارہ
ہے بے حجاب یاں دیوی حیا کی مہ پارہ
ہر ایک شخص یاں حرص وہوس کا بندہ ہے
جہاں میں دھوکا دھڑی اس کا ایک دھندہ ہے

ہیں پھر رہی سرِ بازار آج حورو پری
نگاہ خیرہ کئے ہے بتوں کی جلوہ گری
چہار سمت ہے اسلامیت کی پردہ دری
جہاں میں کفر کی، شیطان کی ہے بالا تری
خدا عذاب سے اس کے تجھے بچائے رکھے
تمہاری عمر بھر خوش تمہیں بنائے رکھے

دعا عزیزؔ کی ہے عزم تیرا ہوئے جواں
خدا کے پاس بھی تیرا بلند ہوئے مکاں
تو اتنا بڑھ کہ جہاں تک نہ ہوئے کوئی گماں
تری نظر میں ہو ہر دم خدائے کون ومکاں
خدا کرے کہ ترا یار بھی نمازی ہو
رہے تو ہند میں پر دل ترا حجازی ہو

□□□

AslAhlesunnat.net

'مبارک بادی'

بتقریب شادی خانہ آبادی مولوی جمیل احمد بن مولانا شکر اللہ ٹکریا از (نسیمہ خاتون)
دختر نیک اختر مولانا عبداللہ صاحب سعیدی جمنی۔

۲۱ رمئی ۱۹۷۷ء

مری نگاہ میں لگتا ہے کل جہاں روشن
ہر ایک گوشہ بنا ہے سنور کے آج دلہن
مئے طہور پہ ہے آج کوئی خوب مگن
ہوا ہے آج کسی در پہ کوئی جلوہ فگن

چہار سمت برستا ہے آج نور ہی نور
ضرور بات ہے کوئی ہوا ہے جس کا ظہور

ادھر اُدھر ہیں چمکتے تمام مہ پارے
خوشی میں رقص کناں ہیں فلک کے سیارے
چہک رہے ہیں عنادل سرور کے مارے
ملے ہیں آج یہاں زندگی کے دو دھارے

رخ جمیل یاں خورشید سا چمکتا ہے
وہ سرخ جوڑا کسی کو بھلا سا لگتا ہے

خوشی میں آج ہیں انوار احمد و مختار
نسیمہ اور انیسہ کرے ہیں چیخ و پکار
نزول ہے کرے گھر میں کوئی نیا شہکار
خوشی میں ڈال دوں اس کے گلے گلاب کا ہار

نیا ہے کوئی مرے گھر میں آیا اک چہرہ
بھئی جمیل مبارک ہو تم کو یہ سہرہ

AsliAhleSunnet.com

جمیل میری دعا ہے کہ ہوں سراپا جمیل
نسیمہ بن کے رہیں اس زمیں پہ مہر مثیل
تمہارے فعل سے خوش ہو تمہارا رب جلیل
تمہارے کان میں گونجے ہمیشہ بانگ رحیل

تمہاری روشنی سے جگمگائے سارا جہاں
نسیمہ ہوں تری ممتاز تم ہو شاہ جہاں

عفیفہ تو، رہے عفت سدا ترا آنچل
تمہاری آنکھ کا دھندھلا نہ ہو کبھی کاجل
بجے نہ پردے سے باہر کہیں تری پائل
تری زبان ونگہ سے نہ ہو کوئی گھائل

تمہاری ذات سے بن جائے تیرا گھر جنت
بہار سا لگے پھیلے سدا تری نکہت

نظر میں رکھ تو ہمیشہ ہی شان شکراللہ
تمہاری ذات سے جائے نہ آن عبداللہ
تری نظر سے نہ اوجھل ہو معنیٰ الااللہ
جہاں میں رہ کے کرو طاعت رسول اللہ

چبھیں نہ پیر میں کانٹے سدا یہ رکھنا خیال
تمہاری راہ بڑی پر خطر ہے پیر سنبھال

دعا عزیزؔ کی ہے تم سدا پھلو پھولو
سرور و کیف کی ڈالی پہ تم سدا جھولو
بڑھاکے اپنا قدم کہکشاں کو تم چھولو
مگر خدائے جہاں کو نہ تم کبھی بھولو

مری دعا ہے ہمیشہ تو کامران رہے
ہمیشہ دوست سے مل کر تو شادمان رہے

AsliAhleSunnet.com

’حیات مستعار کا یہ موسم بہار ہے‘

عزیزم شفیع اللہ بنکوا کی شادی خانہ آبادی کے موقع پر یہ نظم بطور مبارک بادی پیش کی گئی
۲۸ر مئی ۱۹۷۸ء

مری نظر میں ہر طرف تجلیائے طور ہے
نہیں ہے آج کوئی غم ہر ایک درد دور ہے
عیاں عیاں ہر ایک رخ پہ حالتِ سرور ہے
مجھے بھی ساقیا عطا کہ بادۂ طہور ہے
وہ دیکھو رات آگئی سنوارے زلف تابدار
جبیں پہ چاند ڈال کر گلے میں کہکشاں کا ہار
نسیم عطر بیز ہے فضا بھی خوش گوار ہے
چمن کا گوشہ گوشہ دیکھو کیسا لالہ زار ہے
زمیں سے آسمان تک ملک کی ایک قطار ہے
حیات مستعار کا یہ موسم بہار ہے
شفیع اللہ ہیں کئے لباس فخر زیب تن
رچائے ہاتھ میں حناں ہیں شاجرہ بنی دلہن
غلاف سبز میں ہو جیسے نیم وا کوئی کلی
کنول سے جیسے سطح جھیل لگتی ہو بھلی بھلی
کہ جیسے تاج پر لگے ہے چاندنی ڈھلی ڈھلی
ظلام لیل میں ہو جیسے صبح کی شمع جلی

AsliAhleSunnet.com

خوشی مناؤ دوستو کہ خوش دلی کا وقت ہے
سناؤ کوئی نغمہ تم کہ نغمگی کا وقت ہے

سکھی تمہارا یار ہو سکھی تمہاری زندگی
تمہارے عشق کا نرالا ہو طریق بندگی
تمہارے لب پہ ہو سدا گلاب کی سی تازگی
نہ ہو تو مبتلائے غم نہ پاس آئے تیرگی
سرور و انبساط کا ہمیشہ نغمہ گاؤ تم
سدا بہار تم رہو ہمیشہ مسکراؤ تم

جناب فوجدار کی حسیں تھی کتنی جستجو
بر آئی آج ضیف اللہ کی مدتوں کی آرزو
چہک رہی سہیلیاں ہیں شاجرہ کے رو برو
شفیع اللہ کے دوست بھی ہیں آج محو ہاؤ ہو
عزیزؔ کی دعا ہے تو ہمیشہ شادماں رہے
خزاں رسیدہ جو نہ ہو وہ تیرا گلستاں رہے

□□□

AsliAhleSunnet.com

’زندگی کا نیا موڑ‘

(کانپور کے ایک دوست نہال احمد کی شادی کی خبر سن کر ۲۸/مارچ ۱۹۷۳ء کو یہ نظم لکھی گئی۔)

خوشی کے گیت سناؤ کہ آج موقعہ ہے
مئے نشاط پلاؤ کہ آج موقعہ ہے
خوشی میں جھومو جھماؤ کہ آج موقعہ ہے
چمن میں سب کو بلاؤ کہ آج موقعہ ہے
دکھوں کو دور ہٹاؤ کہ آج موقعہ ہے

گھروں میں شمع فروزاں، کرو طلا پاشی
دو چند ماہ درخشاں کی ہو ضیا پاشی
ستاروں سے کہو اب کم کریں نظر بازی
نسیم عطر جناں سے کرو فضا سازی
زمیں پہ پھول بکھیرو کرو حناں پاشی

شگفتہ پھول ہیں سب باغ کے ترے گل چیں
مہک گلاب کی اور حسن لالۂ و نسرین
خوشا نصیب ہیں اے دوست اس مکاں کے مکیں
فلک سے ٹوٹ کے آئے ہیں انجم و پروین
ہے رشک حور جناں کانپور کی یہ زمیں

یہ کس کی دید سے ہے یہ زمیں ہوئی گلزار
ہے عطر بیز زمیں مشکبار لالہ زار

AsliAhleSunnet.com

کھلے ہیں پھول بنی جارہی ہے سبزہ زار
یہاں سے گذرے ہے شاید کوئی نیا شہ کار
خدا نصیب کرے ہم کو بھی کبھی دیدار

عجیب تیری ہے قدرت عجب ہے تیرا کمال
ہر ایک چہرے پہ پھیلا ہے کیسا زیب و جمال
دلوں پہ چھایا ہے کیسا یہ کس کا رعب و جلال
نہ رقص و رنگ ہے کوئی نہ کوئی جنگ و جدال
کسی کو پا کے کوئی دوسرا ہے خوب نہال

تمہاری دوست نئی زندگی مبارک ہو
نئے طریق پہ آئندگی مبارک ہو
نگاہ ناز کی ہر بندگی مبارک ہو
ہجوم شوق کی پائندگی مبارک ہو
غرض کہ زندگی ہی زندگی مبارک ہو

بمثل پل ہے یہ دنیا صحیح نکل جانا
چپ و یمین کے کھڈ میں نہ تو پھسل جانا
سراب آب سمجھ کر نہ تو بہل جانا
ہزار خار پڑیں پاؤں میں مسل جانا
یہ دیدہ زیب جہاں ہے ذرا سنبھل جانا

□□□

AsliAhleSunnet.com

'پیار کی زنجیر'

ہزار دل میں امیدیں کوئی بٹھائے ہوئے زفرق تا بقدم عطر میں بسائے ہوئے
کوئی ہے قمقموں سے بام و در سجائے ہوئے فلک پہ جیسے ستارے ہوں جگمگائے ہوئے

ہوا میں آج بھری ہے شراب کی مستی
مجھے لگے ہے جہاں جیسے نور کی بستی

خوشی کے مور کسی دل میں رقص کرتے ہیں حسین رات ہے تارے بھی رقص کرتے ہیں
گلاب خنداں ہیں لالے بھی رقص کرتے ہیں مری نظر کے نظارے بھی رقص کرتے ہیں

سریلے نغمے کوئی دل میں گنگناتا ہے
کسی کے واسطے نوک پلک سجاتا ہے

گزشتہ خوابوں کی ہوگی یہاں حسین تعبیر کرے گا کوئی یہاں قصر عشق کی تعمیر
کسی کے قدموں میں ڈالے گا پیار کی زنجیر "دلتسکنوا" کی ملے گی یہاں صحیح تفسیر

بنیں گے ایک یہاں زندگی کے دو دھارے
ملیں گے دل سے نظر سے یہ ہجر کے مارے

سعید و نیک ہو گنگ و جمن کا یہ سنگم نہ آنچ آئے حوادث کی ہو نہ کوئی غم
تمہاری زیست میں ہوئیں کبھی نہ آنکھیں نم یہ حسن و عشق کا جلوہ نہ ہو کبھی مدھم

بلند اوج ثریا سے ہو ترا اقبال
ہزار جام جم پائیں نہ تیرا جام سفال

□□□

AsliAhleSunnet.com

ہدیۂ تہنیت

بتقریب شادی خانہ آبادی برادرم عبدالواحد عبدالقدوس ٹکریا۔

۸/جولائی ۱۹۸۰ء

ردائے نور اوڑھ کے ہے خوش خرام گل بدن — کچھ اور ہی نکھر گیا ہے آج شب کا بانکپن
کہ فصل گل میں، قرب گل: ہے عندلیب نغمہ زن — بسی ہوئی ہے ہر طرف فضائیں خوشبوئے چمن

زمیں کا گوشہ گوشہ دیکھو کیسا سبز پوش ہے
ہر اک صدائے ہاؤ ہو میں محو ناؤ نوش ہے

فلک کی بزم پر سکوں میں مشعلیں جلا دیا — سیاہ زلف رات نے ستاروں سے سجا لیا
ہر اک دل فسردہ کو شگفتہ دل بنا دیا — ہوا نے بھی قبائے گل سے بوئے گل چرا لیا

اک اور جام لالہ گوں مجھے عطا ہو ساقیا
اسی طرح کے اور نغمہ گائے جا تو مطربا

کلیم طور منتظر تجلیائے طور ہے — رُخ نوشاہ سے عیاں بھی حالت سرور ہے
ابھی تو حسن کا جناب عشق میں حضور ہے — مدارج شعور میں بھی حال بے شعور ہے

کسی کے دل کی ہے طلب کسی کے دل کی آرزو
کہ مل رہی محیط سے ہے آکے کوئی آب جو

ملابس عروس میں ہیں گویا ماہ ضوفشاں — ہتھیلیوں میں سلمی کے رچی ہے سرخی حناں
چہک رہی ہیں بلبلیں ہیں قمریاں بھی نغمہ خواں — سہیلیاں کہ اڑ رہی ہیں سُرخ و سبز تتلیاں

بہار بن کے زندگی میں کوئی مسکرائے گا
سکون قلب پا کے رنج ما وراء بھلائے گا

اگر ہے ایک بوئے گل تو دوسرا گلاب ہے — جو ایک ماہتاب ہے تو یہ بھی مہر تاب ہے
کتاب زندگی کا وہ خلاصۂ کتاب ہے — کوئی ہے حسن بے بدل تو دوسرا اجاب ہے

خدا کرے کہ تا ابد یہ ساتھ خوشگوار ہو
سدا ہوں مسکراہٹیں سدا یہی بہار ہو

AsliAhleSunnet.com

نظم استقبالیہ

(۱۸ر فروری ۱۹۷۷ء کو نٹرراؤں کے جلسہ میں پڑھی گئی)

سنو لوگو تمہیں میں ایک خوشخبری سناتا ہوں
اک اچھی بات ہے آؤ سنو تم کو بتاتا ہوں

تمہارے واسطے اک ذکر کی محفل سجائی ہے
تمہارے قلب خوش ہوں جس سے وہ مجلس رچائی ہے

یہاں اپنی ہدایت کے لئے تم نور پاؤ گے
تمہارے دل منور ہوں گے تم خوش ہو کے جاؤ گے

بھرے توحید کی مے سے یہاں پر جام چھلکیں گے
جو پژمردہ کبھی نہ ہوں یہاں وہ پھول مہکیں گے

خوشا لوگو یہاں علماء دیں تشریف لائے ہیں
پسندیدہ شریعت کے امیں تشریف لائے ہیں

تمہارے سامنے یہ علم کے موتی کے بکھیریں گے
تمہارے قلب نازک کو کبھی ہرگز نہ توڑیں گے

سدا جس میں اماں ہو تم کو وہ باتیں بتائیں گے
فلاح و کامرانی کا تمہیں رستہ دکھائیں گے

جہالت کی شب ظلمت میں یہ خورشید تارے ہیں
ظلام کفر و باطل کے لئے یہ ماہ پارے ہیں

خدا سے لو لگاؤ دوستو سب ایک ہو جاؤ
دوئی کا مشغلہ تم چھوڑ دو سب نیک ہو جاؤ

یقیں جانو کہ تم کو دوسری دنیا میں جانا ہے
وہاں اچھے برے کاموں کا بدلہ تم کو پانا ہے

نہیں زیبا تمہیں ہے جھوٹ چوری اور بدکاری
کسی صورت تمہیں زیبا نہیں ظلم و ستم گاری

جو باتیں یہ بتائیں گے وہ سب کے کام آئیں گی
بلا تفریق ملت سب کے دل کو راس آئیں گی

تعصب چھوڑ دو دیکھو ذرا تم چشم بینا سے
تقابل تم کرو اس کا ذرا سا وید گیتا سے

تم ان کی بات سن کر راستہ نیکی کا اپناؤ
یہاں آکر کے خالی ہاتھ تم ہرگز نہ پھر جاؤ

خدا کے میہماں ہیں جو یہاں تشریف لائے ہیں
مئے توحید کا بھر کر وہاں سے جام لائے ہیں

نہ سستی کاہلی کرنا ذرا ان کی ضیافت میں
ذرا بھی فرق نہ آئے تمہاری اس بشاشت میں

یہ وارث انبیاء کے ہیں کہیں نہ روٹھنے پائیں
یہ سب ہیں آبگینے ٹھیس سے نہ ٹوٹنے پائیں

عزیز ناتواں کو بھی ذرا سا یاد کر لینا
فلاح دین و دنیا کی ذرا دل سے دعا دینا

AsliAhleSunnet.com

نظم استقبالیہ

(اجلاس بھٹیا مورخہ ۶/۷/دسمبر ۱۹۷۹ء بفرمائش مولانا رئیس احمد ندوی)

سپاس و شکر زیبا ہے خدائے رب برتر کو
درودوں کا ہو نذرانہ حضور شاہ کوثر کو

ستائش اس خدا کی جس نے بخشی مجھ کو گویائی
زباں کو نطق بخشا عقل کو بخشی ہے گیرائی

اسی مولائے کل کے سامنے میری جبیں خم ہے
کہ جس کی بارش رحمت سے یہ ساری زمیں نم ہے

اسی نے نور کامل سے یہ مجھ کو روشنی بخشی
چمن کی ایک پژمردہ کلی کو تازگی بخشی

عنایت سے یہ بخشا اس نے ہم کو موقع زریں
رچائی ہے اسی کے فیض سے یہ مجلس سیمیں

قریب و دور سے یہ میہماں تشریف لائے ہیں
علوم و فن کے یکتائے زماں تشریف لائے ہیں

یہ شیخ الجامعہ سلفیہ ہیں آئے بنارس سے
تقدس آب گنگا کا یہ ہیں لائے بنارس سے

ہمارے جامعہ سلفیہ کے روح رواں ہیں یہ
ارادہ عزم و ہمت حوصلہ سب کے جواں ہیں یہ

ہوائے دکھنی آئی ہے خوشبوئے چمن بن کر
بنارس کے وحید آئے سرور انجمن بن کر

کہاں طاقت مجھے گلشن کی کلیاں جمع کر ڈالوں
ستارے چاند سورج توڑ کر سہرا بنا ڈالوں

اگر طاقت ملے اپنی پلک فرش زمیں کردوں
سجا کر یہ زمیں تاروں سے میں عرش بریں کردوں

یہاں مولانا شمس الحق بھی تشریف فرما ہیں
یہ اپنے پورے آب و تاب سے یاں جلوہ فرما ہیں

یہ ہیں شیخ الحدیث اس بحر کے یکے شناور ہیں
علوم دین کے گردوں کے یہ ضو بار خاور ہیں

یہ سب تشریف لائے جو ہمارے میہماں بنکر
یہ علماء گلشن نبوی کے آئے باغباں بن کر

یہ سمجھو موضع بھٹیا میں اک ابر کرم اُٹھا
جواہر خیز و گوہر ریز و گوہر بیز و گوہر زا

انہی مہ پاروں کے دم سے مرے گھر میں اجالا ہے
مری تاریک شب میں کیا کئی سورج نکالا ہے

کہاں سے لاؤں ان کے واسطے تخت کئے و کسریٰ
کہاں کم مائیگی میری کہاں تاج شہہ دارا

AsliAhleSunnet.com

فلک سے کہکشاں چن چن کے اس کی سیج لگوا دوں
سنواروں زلف گیتی موتیوں سے مانگ بھروا دوں

وہ آئے نور بن کر چشم کا میری زہے قسمت
کہاں میری بساط اتنی کروں ان کی صحیح خدمت

میں منت کش ہوں ارباب کرم کی کدو کاوش کا
امین جامعہ سلفیہ کا اہل بنارس کا

یہ مجلس بھی انہی اہل بنارس کا تصدق ہے
معین علم کا ان سے شہہ رگ کا تعلق ہے

تلاطم خیز موجوں میں گناہوں کے تھپیڑوں میں
بھنور میں ڈگمگاتے ڈوبتے کمزور بیڑوں میں

علوم دیں اجاگر کرنے والوں کی ضرورت ہے
جو محو خواب ہیں بیدار کرنے کی ضرورت ہے

یہاں سے نو نہالان چمن کو درس ملتا ہے
یہ سمجھو دیر سے بھی لاالہ کا درس ملتا ہے

زمین شور میں اک دین کا ہے چشمۂ شیریں
یہاں کھلتے گلاب ویاسمین ونرگس ونسرین

الٰہی رکھ معین علم کو شاداب و تابندہ
ترقی دے ابد تک رکھ اسے آباد و پائندہ

خلوص بیکراں یارب عطا کر قلب ندوی کو
صلہ دے حشر میں اس کا گل وگلزار ندوی کو

عزیز دور افتادہ کو سمجھو ہم نواؤں میں
اسے بھی یاد کر لینا کبھی اپنی دعاؤں میں

□□□

AsliAhleSunnet.com

'سانحہ ارتحال'

دکتور رضاء اللہ محمد ادریس سلفی مبارکپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

وفات: ۲۶؍محرم ۱۴۲۴ھ ۳۰؍مارچ ۲۰۰۳ء بہ مقام ممبئی

تدفین: ۲۸؍محرم ۱۴۲۴ھ ۳۱؍مارچ ۲۰۰۳ء بعد مغرب بہ مقام مبارکپور

(۶؍اپریل ۲۰۰۳ء)

اے رضاء اللہ! کتنا تیرا ہے اعلیٰ مقام
حالت تبلیغ دیں میں زندگی کا اختتام
آخری لمحہ میں تقدیر و قضا پر ہو کلام
زندگی کا مشغلہ، توحید و سنت کا قیام
ممبئی کو لے گئی تجھ کو بنارس سے قضا
فوزیہ (۱) سے جاکے تو فردوس میں فائز ہوا

تیری رحلت سے یہاں کا گوشہ گوشہ سوگوار
کودک و پیر و جواں فرقت سے تیری بے قرار
سونا سونا سا لگے یہ جامعہ (۲) کا لالہ زار
اس چمن کے واسطے ہستی تری تھی پُر وقار
برقِ خرمن تھی یہاں تیری جدائی کی خبر
کیا پتہ تھا زندگی کا آخری ہے یہ سفر

تیری فہمیدہ (۳) ترے غم میں بہت افسردہ ہے
نیم لبسل کی طرح تڑپے ہے اور پژمردہ ہے

AsliAhleSunnet.com

تیرا کنبہ تیری فرقت سے بہت آزردہ ہے
بچہ بچہ شہر کا تجھ پر بہت غم خوردہ ہے

طفل کی صورت بلکتے ہیں (۴) ضیاء، (۵) احمد، (۶) کبیر
شاہد، (۷) وعبدالقوی (۸)، مثلِ تقی (۹) مردانِ پیر

کس طرح برداشت ہوگا والدہ (۱۰) کو یہ اَلم
عالم پیری میں ممتا پر گرا کوہِ ستم
حالتِ میمونہ (۱۱) بتلاتی ہے ان کی چشم نم
اک بہن کے دل سے پوچھو بھائی کی فرقت کا غم

چشم پرنم کہہ رہی ہے ماجرائے اشتیاق (۱۲)
کیا خبر تھی اس قدر نزدیک ہے دورِ فراق

صاحب تحفہ محدث (۱۳) کا تھا تو اک جانشیں
ارضِ مغرب میں ہلالی (۱۴) کا رہا تو خوشہ چیں
جستجوئے علم نے دکھلائی طیبہ کی زمیں
جنت ارضی (۱۵) میں تو برسوں رہا سجدہ جبیں

فقہ اسلامی (۱۶) کی مجلس کا تھا تو رکنِ رکین
ہند اور نیپال کے فضلاء (۱۷) کا تو قائد امین

وہ مبارک پور کی دھرتی تھی تیری زاد بوم
پیار سے تجھ کو لیا گودی میں اپنی چوم چوم
آخری دیدار کی خاطر خلائق کا ہجوم
شب کی ظلمت میں ردائے آسماں پر جوں نجوم

AsliAhleSunnet.com

اے رضاء اللہ! کرتے ہیں دعا ہم سب تمام
لغزشیں تیری، خطائیں بخش دے ربِّ انام

□□□

---

۱ ہاسپٹل کا نام جہاں انتقال ہوا ۲ جامعہ سلفیہ (مرکزی دارالعلوم) بنارس ۳ بیوی ۴ بھائی ۵ بھائی ۶ بھتیجہ ۷ بھتیجہ ۸ بھائی ۹ بھائی ۱۰ ۱۴ رمئی ۲۰۰۳ء کو ڈاکٹر صاحب کی والدہ کا بھی انتقال ہوگیا ۱۱ بہن ۱۲ بہنوئی ۱۳ علامہ محمد عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی ۱۴ ڈاکٹر تقی الدین ہلالی مراکشی ۱۵ مسجد نبوی ۱۶ مجمع الفقہ الاسلامی رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ ۱۷ صدر ابنائے جامعات سعودیہ

AsliAhleSunnet.com

’شاہ فہد کے انتقال پر‘

۱۱/۹/۲۰۰۵ء

لوگ کہتے تھے جسے شاہِ فہد شاہِ عرب
جن کا مشہور ہوا خادم حرمین لقب

جن کی نظروں میں رہی فوز و فلاح انسان
رفعتِ علم نبی جس کی تمنا و طلب

آج رخصت ہوئے وہ سوئے رفیق اعلیٰ
سارے ہی محوِ تماشا ہیں، مگر مہر بلب

رب تعالیٰ کی رضا سے ہوں وہ فردوس مکیں
خدمت خلق بنے رحمت رضواں کا سبب

□□□

AsliAhleSunnat.com

شبِ برأت کے موقع پر

۲۰ر ستمبر ۲۰۰۵ء

کل تو یہ میدان سب خالی پڑا تھا بے نشاں
رات بھر میں کس طرح قبریں ہی قبریں ہو گئیں
خفتہ ذروں کو بھلا بیدار کس نے کر دیا
آج وہ سب پر سکوں روحیں پریشاں ہو گئیں
توڑ دی شہر خموشاں کی یہ کس نے خامشی
آج سب قبریں چراغاں سے منور ہو گئیں
کیا کوئی جشنِ طرب ہے آج قبرستان میں
خوشبوؤں سے آج سب گلیاں معطر ہو گئیں
صور اسرافیل نے ہے سب کو برہم کر دیا
مرد و زن کی ٹولیاں کیوں آج برہم ہو گئیں

□□□

AsliAhleSunnet.com

شبِ براأت کے موقع پر

سال بھر تک کوئی بھی ان کا نہ تھا پرسانِ حال
آج یہ مردے تو زندوں سے چہیتے ہو گئے

بھول کر گورِ غریباں پہ نہ اٹھتی تھی نظر
آج زندوں کے یہ سب میدان میلے ہو گئے

خفتگانِ خاک سے پوچھو ذرا سا ان کا حال
کیسے یہ شہرِ خموشاں میں جھمیلے ہو گئے

بج رہے ہیں شادیانے آج ان کے شہر میں
قمقمے کے مثل روشن ذرے ذرے ہو گئے

کس خوشی میں بج رہی شہنائیاں ہیں ان کے گھر
مرد و زن کے لب پہ خوشیوں کے ترانے ہو گئے

لگ رہی ہے سیج پھولوں کی ہر اک قبر پر
یہ خرابے آج جنت کے نمونے ہو گئے

□□□

AsliAhlesunnat.com

دورِ حاضر

۱۲؍مارچ ۲۰۰۶ء

کل جہاں مبتلائے دہشت ہے
ہر سو دیوانگی ہے، وحشت ہے
ہر سو انسانیت ہے پژمردہ
ہر بشر خو گر اذیت ہے
اب اخوت نہ ہے صلہ رحمی
بھائی بھائی میں بھی عداوت ہے
خوار و مظلوم ہر جگہ انساں
کفر و طاغوت کی حکومت ہے
جذبۂ خیر ہو گیا رخصت
اب مروت نہیں نہ شفقت ہے
ہر طرف خواہش جہاں بانی
عام جور و ستم ہے، نفرت ہے
خوف رب کا نکل گیا دل سے
فکر عقبیٰ کہاں شریعت ہے
فتنۂ وشر، فساد و جنگ و جدال
کوئی گوشہ کہاں سلامت ہے
چل رہی ہے جفا کی باد سموم
اب نہ انساں میں آدمیت ہے
رقص ہر جا درندگی کا ہے
اب نہ باقی حیا، نہ غیرت ہے
ناتواں زیر دست ہے مظلوم
درد دل ہے نہ اب محبت ہے
فرق سب مٹ گیا کہہ و مہ کا
اب کرامت نہیں، نہ شفقت ہے
حسن عریانیت پہ ہے نازاں
شرم مادر پدر سے رخصت ہے
رقص و آوارگی ہے آزادی
بے لگامی ہی اب شریعت ہے
جام و بادہ، کلب و بیّر بار
بے حیائی سراپا عبرت ہے
کون پوچھے کہاں گیا انساں
اب نہ ممتا، نہ پیار و الفت ہے
آبرو باختہ یہودیت
چھا گئی کس طرح سے حیرت ہے
ہوش اب کھو چکا ہے مسلم بھی
مضمحل آج ہر طبیعت ہے
یا الٰہی مجھے پناہ میں رکھ
کارگر اب نہیں نصیحت ہے

فتنۂ و شر سے تو بچا مولیٰ
اب ترے ہاتھ میں ہی عزت ہے

AsliAhleSunnet.com

تعارف وتہنیت نامہ

بتقریب شادی خانہ آبادی جناب مولوی حافظ عبدالرحمٰن عزیزالرحمٰن سلفی زیدت محاسنہ
ہمراہ شہلہ پروین سلمہا مورخہ ۷/جون ۲۰۰۶ء

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنِیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار۔

سپاس و شکر زیبا ہے اسی خلاق عالم کو
ہویدا کر دیا اپنی مشیت سے دو عالم کو
اسی کی ذات وحدت کے لئے سب کبریائی ہے
اسی معبود کی خاطر ہماری جبہ سائی ہے
اسی کی دست قدرت نے کیا شمس و قمر پیدا
ہمیں بھی زندگی بخشی، کیا شجر و حجر پیدا
امام الانبیاء کو پیش نذرانہ درودوں کا
رسول ہاشمی کے واسطے تحفہ سلاموں کا
رواں گھر سے ہوا یہ کارواں نامِ خدا لے کر
دعائیں ماں کی، بہنوں کی محبت ساتھ میں لے کر
ہماری مادرِ شفقت جنہیں کہتے ہیں میمونہ
سراپا مامتا، شفاف دل ہیں، مثل آئینہ
جنابِ قیس کی شفقت ہے اور ذرہ نوازی ہے
بلایا ہے درِ دولت پہ، ان کی مہربانی ہے
مدرس جامعہ سلفیہ میں والد ہمارے ہیں
وطن میں ہر طرف بکھرے ہوئے شاگرد سارے ہیں

AsliSahiDeen.com

وقار علم ان کا، جامعہ سلفیہ سے پوچھو
ادب، تہذیب، خوش روئی، کہیں اغیار سے پوچھو
نصیب اللہ صاحب یعنی میرے محترم دادا
شریک حسن محفل ہیں ہمارے محترم دادا
انہی کی شفقتوں نے پالا ہم کو لوریاں دے کر
خدا ان پر رکھے رحمت کا سایہ نیکیاں دے کر
ہمارے ماموں ہیں خاطر زماں، یہ رب کی رحمت ہے
کشادہ دل، وسیع الظرف، حاتم کی سخاوت ہے
یہ کنبہ مشتمل تھا دو بہن اور ایک بھائی پر
مگر ان کی محبت ہے فزوں دس بیس بھائی پر
ہمارے نسبتی ماموں یہاں تشریف فرما ہیں
جہاں کہتا ہے جن کو عبدرب وہ جلوہ فرما ہیں
ہماری ماں کے ماموں حاجی یونس صاحب شوکت
ترائی سے ڈومریا گنج تک مشہور ہے عظمت
اثیرالدین خالو یعنی مسہروا کے منشی جی
لقب ان کا ہے شہرت یافتہ ہر سو یہ منشی جی
خدا کا فضل بھائی بہنوں کی لمبی قطاریں ہیں
انہی کے دم قدم سے سارے گلشن میں بہاریں ہیں
ابو احمد ہیں سلفی بوالکلام احمد بڑے بھیا
مبشر کے پدر عبدالعلیم ہیں دوسرے بھیا
خطیب جامع احمد نگر رضوان سلفی ہیں
تلاش رزق میں مصروف شمس الدین سلفی ہیں

AsliAhleSunnet.com

بڑی بہنیں ہماری ہیں عزیزہ اور خورشیدہ
صبا، نسریں بڑی، چھوٹی عبیدہ بھی ہیں سنجیدہ
شعیب اور میں سعید اور یہ مطیع رحمٰن سلفی ہیں
یہ نوشہ عبد رحمٰن بھائی حافظ اور سلفی ہیں
اسی میں حضرت نوشہ کے کچھ احباب بیٹھے ہیں
سرور و کیف کی مستی میں سب اصحاب بیٹھے ہیں
مقیت و قابض و محفوظ ہیں منان اور اجمل
ظہیرالحق اور رضواں، نعیم عبدالحفیظ اکمل
چچا عبدالحمید اس وقت جو ہیں رونقِ محفل
انہی کی خواہشوں سے یہ ہوئی ہے منعقد محفل
کشادہ روئی سے ملتے ہیں مولانا صلاح الدین
چہکتے ہر طرف ہیں پھر رہے بھائی علاؤالدین
ادھر مقصود کی ہے شادمانی دید کے قابل
خوشی سے ان کی ہے مہماں نوازی دید کے قابل
مقلب قلب کی قدرت کا نظارہ تماشا کن
ہے عبرت خیز یہ منظر نظر کن ایں، تماشا کن
ملاقات و تعارف کیا، نہ تھی کوئی شناسائی
بہو بن کر ہمارے گھر میں دختر قیس کی آئی
وہ اقلیمہ جو بنت قیس تھی کل، ہوگئیں شہلہ
مرے غربت کدے کی اب وہ آکر بن گئیں ملکہ
عجب دستور خالق کا، ہر اک قانوں نرالا ہے
کہ کوے نے جہاں میں چوزۂ کوئل کو پالا ہے

AsliAhleSunnet.com

تخیل کے پر پرواز کی یہ نا رسائی ہے
بڑے ہی چاؤ سے پالا تھا جس کو وہ پرائی ہے
یہی منظور قدرت ہے یہی مقصود فطرت ہے
رسولِ ہاشمی فخر دوعالم کی یہ سنت ہے
فلک پر جب تلک روشن رہیں شمس و قمر تارے
زمین پر نیکیاں بن کر یہ چمکیں دونوں مہ پارے
ہمیشہ ان کے گلشن میں بہاریں ہی بہاریں ہوں
عنادل ہوں چہکتے اور غنچوں کی قطاریں ہوں
صلاح و خیر کی اِن کو سدا توفیق دے یا رب
صلاۃ وصوم حج صدقات کی توفیق دے یا رب
ہمیشہ خوش دلی سے یہ کریں ماں باپ کی خدمت
بزرگوں کی کریں تعظیم چھوٹوں پر کریں شفقت
دعا ہے عبدرحمان بھائی کی شادی مبارک ہو
مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو
مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو

□□□

پیش کنندگان:

ابوالکلام سلفی (عزیزہ شہناز) عبدالعلیم فلاحی (خورشیدہ شہناز) رضوان احمد سلفی (صبا شہناز) شمس الدین سلفی (وحیدہ نسرین شہناز) مطیع الرحمٰن عزیز سلفی، حافظ سعید الرحمٰن عزیز سلفی، شعیب الرحمٰن عزیز، عبیدہ یاسمین شہناز، سعیدہ پروین ندا، فیصل اقبال، سمیحہ پروین شاہ، تسنیم صبا، مبشر علیم، احمد سعید، رفعت سحر، عامر سعید اقرباء اعزہ واحباب۔

حافظ سعید الرحمن سلفی

AsliAhleSunnet.com

'نوائے خلوص'

از ممتاز احمد موضع رہٹی جون پور

بہ تقریب عقد مسنون

فرزند فیاض احمد ہمراہ مریم عابدہ بنت روشن و معراج احمد ہمراہ مدینہ شاہین بنت اختر جہاں بھدوہی

مورخہ ۲۴ر مئی ۲۰۰۶ء بروز چہارشنبہ

ستائش شکر کے لائق اسی کی ذات عالی ہے
جہانِ رنگ وبو کا جو محافظ اور والی ہے
اسی خالق کی صنعت نے کیا ارض وسماں پیدا
مہ و خورشید و انجم، لالۂ و گل، انس وجاں پیدا
اسی کے دست قدرت میں نہار ولیل کی گردش
مشیت میں اسی کے ہے ہدایت ،مغفرت، بخشش
حیات وموت کا مالک وہی روزی رساں بھی ہے
ہمارا رب وہی ہے ،خالق کون ومکاں بھی ہے
ہدایت کے لئے انسان کی ختم الرسل آئے
حدیث پاک اور قرآں لئے فخر الرسل آئے
صلاۃ و رحمت وبرکت رہے اس ذات اقدس پر
صحابہ اور اہلِ بیت و ازواجِ مقدس پر
سدا چشم کرم مجھ پر رہی یاسین حاجی کی
بہن نورجہاں جن نے مجھ پر مہربانی کی
خلوصِ قلب ان دونوں کا میرے ساتھ تھا ہردم

AsliAhleSunnet.com

عنایات و کرم، احسان میرے ساتھ تھا ہردم
خدائے پاک کے رحمت کی ان دونوں پہ بارش ہو
دوعالم میں رہیں یہ سرخرو رب کی نوازش ہو
بہن شاہِ جہاں کو رب نے کیسی شادمانی دی
بہو کی شکل میں یاسین بھائی کو نشانی دی
بہن شاہِ جہاں اور بھائی یاسیں کو مبارک ہو
پسر جبار کو روبینہ کو شادی مبارک ہو
ریاض احمد کے دل میں ہوسدا ان کے لئے الفت
سدا اخلاص سے جبار و روبینہ کریں عزت
یہ لمحے شادمانی کے ہمیشہ کی خوشی لائیں
بہاروں میں سدا رہکر ترانے حمد کے گائیں
گلستانِ محبت میں سدا دونوں پھلیں پھولیں
بہ امن وعافیت رہ کر خوشی کی شاخ پر جھولیں
بڑے عرصہ سے چاہت حسن آرا کو تھی اس دن کی
دعاؤں میں تھی رب العالمیں سے مانگ اس دن کی
خلوصِ قلب سے ان کی دعا میں یہ اثر آیا
کہ یہ روز سعید، اللہ نے ہے ان کو دکھلایا
تھیں اس ساعت کو کب سے منتظر شاہینہ، نیلوفر
کہ کب تک بھابیوں کی نیک خوئی ہوگی جلوہ گر
صغیر احمد مگن ہیں، ان کی خوشیاں بھی ذرا دیکھو
چہکتی پھر رہی ہیں ننھی عظمیٰ شادماں دیکھو
حدیثوں میں نبی پاک کا ارشاد ہے عالی

AsliAhleSunnet.com

وہ بہتر عقد ہے جس میں ہوں اخراجات معمولی
تمنا تھی مرے دل میں یہی مدت سے پوشیدہ
مرے بچوں کی شادی کے لئے محفل ہو سنجیدہ
نمائش سے پرے ہٹ کر، کروں بچوں کی میں شادی
نہایت سادگی سے، سنت نبوی پہ ہو شادی
مکرم بھائی روشن نے ہماری آرزو رکھ لی
بہن اختر جہاں نے بھی ہماری آبرو رکھ لی
مری اولاد نے بھی لاج رکھ لی میری خواہش کی
خدا ان کی کرے تکمیل ہر اک نیک خواہش کی
خدا فیاض و مریم عابدہ کے دل میں الفت دے
پسر معراج اور بیٹی مدینہ میں محبت دے
سدا اپنی عبادت کی انہیں توفیق دے یارب
کشادہ رزق دے، خیرات کی توفیق دے یارب
عطا کر اپنی رحمت سے انہیں خلقِ کریمانہ
ملیں خوش روئی سے سب سے، کوئی اپنا ہو، بیگانہ
خدایا ان کے گلشن میں بہاریں ہی بہاریں ہوں
چمن میں بیل بوٹے ہوں، ہری سرسبز شاخیں ہوں
الٰہی! ان نئے جوڑوں میں پاکیزہ محبت دے
ہر ایک خورد و کلاں کے واسطے دل میں مروت دے
کریں ماں باپ کی خدمت، اور ان کی قدر پہچانیں
بہن بھائی میں الفت ہو، اکابر کو بڑا مانیں
دعا ممتاز کی یہ دل کی گہرائی سے ہے یارب

AsliAhleSunnet.com

سکونِ قلب دے ان کو، بلا سے دور رکھ یارب
ہمیشہ کام لے ان سے جہاں میں تو بھلائی کا
خیالوں میں گذر نہ ہو، کبھی ان کے برائی کا
خدایا عقدِ مسنونہ کی یہ محفل مبارک ہو
مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو

□□□

AsliAhleSunnet.com

ہدیہ تبریک و تہنیت

بتقریب شادی خانہ آبادی

عزیزم مطیع الرحمٰن عزیز سلفی سلمہ اللہ ہمراہ ساجدہ ربانی نور نگاہ مولانا عبدالرب سلفی کونڈراؤں

(۱۷/ اکتوبر ۲۰۰۷ء)

پیش کردہ: حافظ سعید الرحمٰن عزیز سلفی

بے نیاز مولیٰ کی، حمد ہے، ستائش ہے
جس کے جلوۂ رخ کی، ہر جگہ نمائش ہے
جس کے نور سے روشن، انجم ومہِ تاباں
ہے اسی کی صنعت سے، خاور فلک رخشاں
چار دانگِ عالم میں، ہے اسی کی صناعی
روز وشب کی رنگینی، گلشنوں کی رعنائی
شکر ربِّ تعالیٰ کا، جس نے زندگی بخشی
خاتم رسولاں سے، ہم کو روشنی بخشی
رحمتوں دروددوں کا پیش ہوئے نذرانہ
تھا کوئی، نہ ہوگا اب، ان سا کوئی فرزانہ
خالق دوعالم کی، کون حکمتیں جانے
راز ہائے سربستہ، کون جانے پہچانے
علم وفن کی دنیا نے، آج تک نہیں جانا
رشتۂ سرور و غم، آج تک نہ پہچانا
یہ عجیب لمحہ بھی، زندگی میں آتا ہے
آدمی ہے نم دیدہ، پھر بھی مسکراتا ہے

AsliAhleSunnet.Com

مہربان دادا کی ہم نے گود پائی ہے
ماما کی شفقت بھی، تربیت بھی پائی ہے
باپ کی ہدایت نے، راہ علم دکھلائی
دو جہان کے رب کی، بندگی بھی سکھلائی
ہم کو ساری بہنوں کا، پیار بھی ہوا حاصل
خواجگان نسبت(۱) کا، مہر بھی ہوا حاصل
اے کریم رب سب کو، رکھ سدا خوش و خرم
تا ابد اقارب کا، میل جول ہو قائم
خاطر زماں ماموں، کی رہے سدا شفقت
عبدربّ ماموں کی، تا ابد رہے عظمت
زندگی کی یہ ساعت، رب کی ایک نعمت ہے
لمحۂ مسرت یہ، بس اسی کی رحمت ہے
ماسٹر غلام احمد(۲)، جلوہ فرماں ہیں ایسے
روشنی بکھرتی ہے، چاند جیسے چہرے سے
خوش خرام ہیں اقبال(۳)، اور یہ عبیداللہ(۴)
اصدقاءِ عبدرب، باقی(۵) و نعیم اللہ
ہیں برادرم جاوید(۶) شاد اور جنید احمد(۷)
انبساط سے بھرپور، زاہدہ(۸) نذیر احمد(۹)
راشدہ(۱۰) بھی شاداں ہیں اور ان کے شوہر بھی
فرحتوں میں ڈوبے ہیں، اصغر اور اکبر(۱۱) بھی

AsliAhleSunnet.com

ہیں شمیم (۱۲) اور ممتاز (۱۳)، خوش نسیم (۱۴) اور مختار (۱۵)
شمس حق (۱۶) شمیمہ (۱۷) بھی، اور وسیم (۱۸) ہیں سرشار
خورد اور کلاں سب کا، لگ رہا ہجوم ایسے
آسماں پہ پھیلا ہو، نور کہکشاں (۱۹) جیسے
عبدرحمٰن بھائی بھی، اور شعیب بھائی بھی
ہیں سعید بھی فرحاں، اور مطیع بھائی بھی
ہیں مطیع بھائی کے، دوست بھی سبھی مسرور
اس عظیم نعمت پر، سارے لوگ ہیں مشکور
مرحبا مطیع بھائی، آپ کو ظفر مندی
عبد رب ماموں نے، کی عطا ہے فرزندی
آپ کو یہ فرزندی، باعث سعادت ہو
خوش خصال ماموں کی، آپ پہ عنایت ہو
ساجدہ کی ہمراہی، زندگی کو راس آئے
رنج وغم کی پرچھائیں، عمر بھر نہ پاس آئے
سب دعائیں دو لوگو! ان نئے نویلوں کو
نصرت وحمایت ہو، ان نئے رفیقوں کو
پرخلوص دل سے ہے، یہ دعا کہ اے مولیٰ!
ساجدہ، مطیع کا دل، زیست بھر نہ ہو گدلا
نو بہار کلیوں سے، ہو بھرا چمن ان کا
جو نہ ہو خزاں دیدہ، ہو وہی چمن ان کا

AsliAhleSunnat.com

ساجدہ کی نسبت ہے، جس طرح سے ربانی
بندگی سے رب کی ہو، روشن ان کی پیشانی
کائنات کے رب کی، ہو صدا نگہبانی
وسعت معیشت بھی، نیکیوں کی نگرانی
ذوالمنن جہاں میں تو، عظمتوں کا رتبہ دے
ان کو خیر دنیا دے، اور خیرِ عقبیٰ دے
کاروانِ الفت ہو، خوش خصال و فرخندہ
مثل ماہ روشن ہو، مثل خور ہو تابندہ
آپ کو مطیع سلفی ! یہ خوشی مبارک ہو
ساجدائے ربانی، کو خوشی مبارک ہو
یہ خوشی مبارک ہو، یہ خوشی مبارک ہو

□□□

---

۱ بہنوئی حضرات ۲ ساجدہ کے ماموں ۳۔۴ ساجدہ کے چچالوگ ۵ منشی عبدالباقی ۶۔۷ ساجدہ کے بھائی لوگ ۸ بڑی بہن ۹ بڑے بہنوئی ۱۰ منجھلی بہن ۱۱ ساجدہ کے ماموں ۱۲تا۱۵ ساجدہ کے چچیرے بھائی ۱۶۔۱۷ چچیری بہن و بہنوئی ۱۸ چچیرے بھائی ۱۹ ساجدہ کی بھانجی۔

AsliAhleSunnet.com

(۳)

غزلیات

"فریادِ نَے"

ہجومِ غم میں

علاجِ دلِ بے قرار

AsliAhleSunnet.com

فہرست مضامین

صفحہ	فہرست	نمبر شمار
۱۵۵	چمن میں لے کے میں رنگ بہار آیا ہوں	۱
۱۵۶	غزل (میری محفل میں جب وہ آئے ہیں)	۲
۱۵۶	رباعی	۳
۱۵۷	یادِ دل رُبا (لطافتیں، تلخیاں، التجا،)	۴
۱۶۳	میری دنیا مری نظروں میں سنور آئی ہو	۵
۱۶۴	دو شعر	۶
۱۶۵	سونا سونا ترا گھر بار نظر آتا ہے	۷
۱۶۷	غزل (جھک گئی میری جبیں جس پہ ترا در ہوگا)	۸
۱۶۸	غزل (گل تو گل خار کے لب پہ بھی ہنسی دیکھی ہے)	۹
۱۶۹	غزل (میری مجبوری پہ تم اتنا ستاتے کیوں ہو)	۱۰
۱۷۰	غزل (ٹپک رہے ہیں مرے اشک جو گہر کی طرح)	۱۱
۱۷۱	غزل (کیسے کہدوں کہ ترا فیض وکرم عام نہیں)	۱۲
۱۷۲	غزل (دل کو کہاں نصیب ہے راحت ترے بغیر)	۱۳
۱۷۳	غزل (ہیں جھکی جھکی نگاہیں کوئی سوگوار کیوں ہے)	۱۴
۱۷۴	غزل (ایسے میں خیال یار دل مجروح کو آتڑپاتا ہے)	۱۵

AsliAhleSunnet.com

۱۶	غزل (کچھ تیر نظر ایسے انداز سے مارا ہے)	۱۷۵
۱۷	غزل (کچھ مرے غم کا ترے دل پہ اثر ہو جائے)	۱۷۶
۱۸	غزل (یہاں وہاں میں ترا انتظار کرتا ہوں)	۱۷۷
۱۹	غزل (کیوں چاک گریباں پہ ہنستے ہو سدا یارو)	۱۷۸
۲۰	غزل (کیا بات ہے دنیا میں دلدار نہیں ہوتا)	۱۷۹
۲۱	غزل (چراغ دل کی لو تھرا رہی ہے)	۱۸۰
۲۲	غزل (اس شہر میں گھر اپنا ہی کیوں آباد نہ ہو، ویران رہے)	۱۸۱
۲۳	غزل (جستجوؤں کا مری ایک ہی حاصل نکلا)	۱۸۲

AsliAhleSunnet.com

'چمن میں لے کے میں رنگ بہار آیا ہوں'

(منظوم کلام کی اولین کوشش جو ۲۹ر اگست ۱۹۷۰ء کو منصۂ شہود پر آئی)

میں ہو کے در پہ ترے اشکبار آیا ہوں
نگاہ لطف اٹھا سوگوار آیا ہوں

یہ پھول ہو کے دریدہ قبا ہیں کیوں خنداں
چمن میں، میں بھی اگر تار تار آیا ہوں

نسیم لا! ذرا تو ان کی زلف کی خوشبو
تڑپتا لوٹتا دیوانہ وار آیا ہوں

نہ چھیڑ قصۂ پارینہ ظلم کا ان کے
اسی کے سہنے کو میں بار بار آیا ہوں

بہشت زار بنا ہے چمن کا ہر گوشہ
چمن میں لے کے میں رنگ بہار آیا ہوں

یہ میری کوشش اول ہے دیکھ اے ناصح
کہ فکر نو کو لئے بے قرار آیا ہوں

عزیزؔ کوچۂ جاناں میں کھو کے میں دل کو
ہوں آج کشتۂ الفت فگار آیا ہوں

□□□

AsliAhleSunnet.com

غزل

۲۴ر جون ۱۹۷۴ء

میری محفل میں جب وہ آئے ہیں گیت الفت کے ہم نے گائے ہیں
خوب ہے خوب تیرا جشنِ بہار بام و در قمقمے سجائے ہیں
پود کیا کیا لگائی کس کس نے عشق کی پود ہم لگائے ہیں
سینچنے کی خبر لیا کیجو بے خیالی میں سوکھ جائے ہیں
یاد جب جب کیا ہے عہد وصال غم کے بادل اُمڈ کے آئے ہیں
ساقیا آج تو نہ روکو جام ان کی آنکھوں سے پی کے آئے ہیں
فرقت یار میں شب دیجور رات بھر خواب کیوں ڈرائے ہیں
غم ہو دنیا کا یا کہ عقبیٰ کا سب ہی دل میں مرے سمائے ہیں

عشوہ و ناز عارضی ہیں عزیزؔ
دن بہت اس میں ہم گنوائے ہیں

□□□

رباعی

دل ہجوم غم و اندوہ سے بھر آیا ہے
یہ مرا زخم مری زیست کا سرمایہ ہے
اک زمانہ جسے کہتا ہے عزیزؔ بدنام
آپ کی محفل رنگیں میں چلا آیا ہے

AsliAhleSunnet.com

'یادِ دل ربا'

(''لطافتیں، تلخیاں، التجا'')

۱۱ر ستمبر ۱۹۸۲ء بوقت شام

'لطافتیں'

اے مری شہناز میرے حال دل کی راز دار
تو بتا کیسے رہے تجھ بن مرے دل کو قرار

تو ہے میری حور جنت تو مرے دل کا سکوں
تیرے آگے اس جہاں کی جستجوئیں سرنگوں

تیری ہستی سے مرے دل کا چمن ہے پر بہار
تو نہ ہو تو گل فسردہ، آنکھ میری خوں فشار

اے مری ملکہ! تو میری مملکت میں سر کا تاج
تیری ابرو کے اشاروں کا مری دنیا میں راج

میری دنیا تیری ہستی سے ہے فردوس بریں
تو مرے گلشن کی کیاری تو مری خلد بریں

تو رہے تو غم مرا سارے جہاں کا بھول جائے
مسکرائے تو کلی دل کی خوشی میں جھول جائے

تو ہنسے غم خانہ میں بجنے لگیں شہنائیاں
گل فسردہ کھل اٹھیں چلنے لگیں پروائیاں

AsliAhleSunnet.com

لب کھلیں تو زخمہائے دل مرے ہوں مندمل
روئے روشن دیکھ کر سوکھی کلی بھی جائے کھل

تیری اک اک بول میرے واسطے ہو انگبیں
تو مرے آنگن میں ہے رشکِ قمر اے مہ جبیں

تیری ہر آواز پاسے ہے مرے دل کا سرور
تیری چوڑی کی کھنک افزوں کرے دل کا غرور

قہقہوں سے یہ چمن شاداب ہے اور شاد ہے
تیری خوشبو سے ہراک گوشہ شمیم آباد ہے

سرخیِ رخسار ولب سے گل نے پائی تازگی
تجھ سے بخشا ہے خدا نے مجھ کو لطفِ زندگی

اے مری میمونہ تو میری فقط شہناز ہے
تو سراپا ناز، میرے دل کو تجھ پہ ناز ہے

□□□

"تلخیاں"

آج اے ملکہ مری! میں کنجِ تنہائی میں ہوں
تجھ سے کوسوں دور ہوں اور غم کی پہنائی میں ہوں

آنکھ میری خوں فشاں ہے قلب میں ہے اضطراب
دردوغم سے بھر چکی ہے اب مرے دل کی کتاب

کس کو فرصت ہے سنے افسانہائے رنج وغم
کون دیکھے گا یہ میری چشمِ تر باچشمِ نم

AsliAhleSunnet.com

زردیٔ رو سے کہاں سمجھے گا کوئی دردو غم
کون سمجھے گا کہ کیوں بڑھتا ہے یہ درد و الم

کھلتی کلیاں دیکھ کر بھی نہ کھلے دل کی کلی
سبز گلشن دیکھ کر بڑھ جائے دل کی بے کلی

سوزشِ دل اتنی بڑھ جائے کہ ہوئے دل دھواں
دل کی دنیا میں ہجومِ غم سے ہوآہ و فغاں

میں پھروں صحرا بہ صحرا، وادیوں میں، میں پھروں
ساحلِ دریا پہ دیکھوں، کنجِ گل میں میں رہوں

جستجو ہو میری بازاروں میں، دوڑوں کؤ بکو'
کس کو ہے فرصت جو پوچھے جستجو اور آرزو

حجرۂ غم میں پہنچ کر بارِ غم سے گر پڑوں
ساتھ تیرا سوچ کر فرقت میں تیری رو پڑوں

کون ہے جو پھینک دے میرے غموں کو نوچ کر
کون جو مجھ کو ہنسادے میرے آنسو پونچھ کر

کون ہے جو مڑ کے پوچھے مجھ سے میرا حال زار
کیوں بھلا ہلکان ہو! کیوں رو رہے ہو زار زار

میں رہوں بیمار میرا کون ہو پرسانِ حال
ہے یہاں ہمدرد کوئی، کس کو آئے گا خیال

تپ زدہ ہوں کون دیکھے گا یہ جسمِ ناتواں
ہاتھ پھیلا دے کوئی سوئے خدا گریہ کناں

کوئی انساں ہے جو میرا مونس و غمخوار ہو
غم میں میرے جس کا دل میری طرح خونبار ہو

AsliAhleSunnet.com

ہے کوئی بیچارا کہہ کر جو مرا دل تھام لے
کون ہے میرا مسیحا جو سکوں کا جام دے

کون ہے جو پھر کھلادے دل کی افسردہ کلی
دور کردے جو مری 'کاشی' کی رنجیدہ دلی

ہے کوئی جو مجھ کو بتلائے کہ کیا ہے بانکپن
کیسے ہوتا ہے یہاں نغمہ سرا مرغ چمن

میں پھروں کوچہ بہ کوچہ، صحرا میں آواز دوں
کون جو میری سنے کس کو بھلا آواز دوں

□□□

'التجا'

منتہائے غم میں میرے دل کو پھر آئے خیال
اک چمک ہو دل میں پیدا میں کہوں بے قیل وقال

آمری شہناز آ، بس تو ہی آ اے میری ناز
آجا اے حسن مجسم آ بہ چشم نیم باز

آسراپا دید ہوں، میں ہوں سراپا انتظار
آمری نخل تمنا آمری جان بہار

آمری جان غزل آجا مرے نغموں کی لے
آترا نوں میں بدل دے میری یہ فریادئے

آمرے خوابوں کی رانی، میرے محلوں کا وقار
تیرے آنے سے مرے گلشن میں آئے گی نکھار

AsliAhleSunnet.com

میری مینا، میری بلبل، آکے ہو نغمہ سرا
اس بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں ہے دوسرا
آ! مری جنت میں مثل آہوان خوشخرام
میرے ہاتھوں میں تمہارے پھروہی کاس الکرام
اے خیالوں کی بلندی، اے امیدوں کی کرن
آ! بہار جانفزا سے پھر کھلادے یہ چمن
آ! مرے ماحول میں خوشیوں کی مستی گھول دے
میری خاطر باغ جنت کے دریچے کھول دے
آ! ترے افشاں کے تاروں سے مٹا دوں ظلمتیں
دور کردوں تیری اک اک بول سے سب کلفتیں
چاندنی میری مسرت کی! مری خوشیوں کی دھوپ
روشنی دل کی بڑھا دے آکے میری ماہ روپ
آ! کہ پھر سے چھیڑدوں کوئی نئی تازہ غزل
غم نہ جس کو چھوسکے بنوادوں اک ایسا محل
آ! ذرا! مجھ کوچھپالے گیسوؤں کی چھاؤں میں
ڈال دے آنچل کا سایہ دھوپ ہے اس گاؤں میں
آذرا میرے خیالوں کو پر پرواز دے
حوصلے جس سے بلند ہوجائیں وہ آواز دے
آجا! خوشیوں کے گھر بودے مری انگنائی میں
قہقہوں کے گل کھلادے باغ کی پہنائی میں
حسن کے جلوے سے بھردے میرا یہ ظلمت کدہ
آکے بھردے کیف ومستی سے یہ میرا غم کدہ

AsliAhleSunnet.com

آ! کہ تجھ سے ہوگا میری بے قراری کو قرار
آ! تری آمد سے پھر، دل میرا ہوگا نغمہ زار
آ! مری شہناز آجا، آ مری شہناز آ
جستجو میری چلی آ، آ مری پرواز آ

□□□

ابتدا ۸/ بجے شب اختتام ۱۲/ بجے شب
شنبہ ۱۱/۹/۱۹۸۲م۔ ۲۲/۱۱/۱۴۰۲ھ

AsliAhleSunnet.com

’میری دنیا میری نظروں میں سنور آئی ہو‘

۲۴ر فروری ۱۹۷۰ء

کوئی گلزار ہو اور عالم تنہائی ہو
ماہ ساون کا ہو گھنگور گھٹا چھائی ہو

ہر طرف سبزہ ہو بکھرے ہوئے خوش رنگ گلاب
جیسے کہ ساری فضا خوشبو سے مہکائی ہو

سبز پوشاک پہ ان کلیوں کی پڑتی ہو پھوار
یا کہ مے خوار نے مے جام سے چھلکائی ہو

سوز اور درد کی آواز میں گاؤں اک گیت
اس حسیں وقت میں جب دوست کی یاد آئی ہو

ٹھیک اس وقت کوئی ماہ جبیں حور ادا
سن کے نالہ وہ مرے پاس چلی آئی ہو

آنکھیں ہوں جیسے کوئی مے کا چھلکتا ساغر
بھول سے اوڑھنی کاندھے پہ سرک آئی ہو

زلف کی کالی گھٹا تابش روئے انور
جیسے کہ چاندنی بدلی میں نکل آئی ہو

اس کے ہر عضو سے ہو پھوٹتا اس طرح شباب
اس کا ہر انگ ہی لیتا ہوا انگڑائی ہو

اس کے رخسار پہ پھیلی ہو حیا کی سرخی
کچھ مجھے دیکھ کے وہ اس طرح گھبرائی ہو

AsliAhleSunnet.com

شہد میں ڈوبا ہوا آ کے وہ بولے اک بول
میں جو دیکھوں تو وہ اک حور نظر آئی ہو
بڑھ کے میں چوم لوں اس کے حسیں یاقوت سے لب
اور باہوں میں مری وہ بھی سمٹ آئی ہو
میں یہ سمجھوں کہ مجھے مل گئی میری جنت
میری دنیا مری نظروں میں سنور آئی ہو
دیکھ کر شکل مسرت سے یہ نکلے آواز
میری شہناز مرے پاس چلی آئی ہو

□□□

دو شعر

زیادتی نہ کرو مجھ پہ میں تمہارا ہوں
ستم جو مجھ پہ کرو گے تو دکھ تمہیں ہوگا
تمہیں ہو درد کے درماں تمہیں ہو میری شفا
مجھے سکوں جو ملے گا تو سکھ تمہیں ہوگا

□□□

AsliAhleSunnet.com

'سونا سونا ترا گھر بار نظر آتا ہے'

۱۰ر جولائی ۱۹۷۸ء

اجڑا اجڑا درو دیوار نظر آتا ہے
سونا سونا ترا گھر بار نظر آتا ہے

جس چمن میں کہ سدا کھیلتی رہتی تھی بہار
ماہ ساون کی طرح ہر گھڑی پڑتی تھی پھوار
نغمہ خواں رہتی تھی ہر وقت عنادل کی قطار
غنچہ وگل کے لبوں پر تھی ہنسی رخ پہ نکھار
آج ویرانہ وہ گلزار نظر آتا ہے
سونا سونا ترا گھر بار نظر آتا ہے

جس چمن میں کہ خزاں کے نہ قدم آئے تھے
قہقہوں کے جہاں تم پھول بھی برسائے تھے
گیت مل مل کے محبت کے سدا گائے تھے
چاندنی میں نہ بچھڑنے کی قسم کھائے تھے
آج ہر نقش مجھے بار نظر آتا ہے
سونا سونا ترا گھر بار نظر آتا ہے

غمِ دنیا سے بہت دور سہانی راتیں
چاند سا مکھڑا ترا اور مہکتی سانسیں
میری گردن کی طرف تیری لپکتی باہیں
جو کبھی ختم نہ ہوں پیار کی میٹھی باتیں
اب تو وہ ریت کا انبار نظر آتا ہے
سونا سونا ترا گھر بار نظر آتا ہے

کھیل بچپن کے جوانی میں تھے کھیلے ہم تم
پیار کی پینگ بڑھا کر کے تھے جھولے ہم تم
کتنے دکھ درد ملن کے لئے جھیلے ہم تم
ایک ساعت بھی کبھی تھے نہیں بھولے ہم تم

AsliAhleSunnet.com

اب یہ عالم مجھے بیکار نظر آتا ہے
سونا سونا ترا گھر بار نظر آتا ہے

ہار بنوا کے گلے میں کبھی پہنے تھے کنول — عہدو پیماں سے امیدوں کے بسائے تھے محل
باہوں میں باہیں کبھی ڈال کے گائے تھے غزل — پی کے مے جیسے کہ مخمور کوئی جائے مچل

اب تو وہ قصر بھی مسمار نظر آتا ہے
سونا سونا ترا گھر بار نظر آتا ہے

تیری تصویر کو اب دل میں بسائے رکھوں — تیری تحریر کو سینے سے لگائے رکھوں
ٹوٹے مندر میں کوئی شمع جلائے رکھوں — یادِ رفتہ کو ہی اب توشہ بنائے رکھوں

یہ جہاں سارا ہی خونخوار نظر آتا ہے
سونا سونا ترا گھر بار نظر آتا ہے

کب تلک تجھ کو جدائی میں تو تڑپائے گی — اب نہیں اجڑے گلستاں میں بہار آئے گی
کب تلک آنکھ مری خون ہی برسائے گی — دھن یہ پائل کی کبھی اب تو نہیں گائے گی

یہ تو اک خواب ہے دشوار نظر آتا ہے
سونا سونا ترا گھر بار نظر آتا ہے

□□□

AsliAhlesunnet.com

غزل

۲۱ر دسمبر ۱۹۷۷ء

جھک گئی میری جبیں جس پہ ترا در ہوگا
جس سے ٹھوکر تھی لگی تجھ کو مرا سر ہوگا

مائل لطف وکرم ہے ابھی گردوں مجھ پر
برق جس گھر پہ گری ہے وہ مرا گھر ہوگا

ابر نیساں یہ برستا ہے مری آنکھوں سے
تیرے دامن پہ جو ٹپکا ہے وہ گوہر ہوگا

خوں رلاتی ہے مجھے پستی ابن آدم
دکھ پہ جو قلب دکھی ہو نہ وہ پتھر ہوگا

خوف رسوائی سے وہ قتل نہ کرسکتے تھے
بزم سے میرے ہٹانے کو وہ خنجر ہوگا

یہ چمکتے ہیں ستارے جو ثریا بن کر
عصر ماضی میں ترے کان کا جھومر ہوگا

تاب گویائی کہاں بزم میں ان کی اے عزیز
لغو وبیکار ترا شکوے کا دفتر ہوگا

AsliAhleSunnet.com

غزل

۲۲/دسمبر ۱۹۷۷ء

گل تو گل خار کے لب پہ بھی ہنسی دیکھی ہے
چاک دامانی پہ تاروں کی خوشی دیکھی ہے
دل پگھل کے مری آنکھوں سے نکل جاتا ہے
خوں کے قطرے ہیں جو آنسو کی لڑی دیکھی ہے
چل کے دیکھتے ہیں زمانے میں بہت دکھیارے
شاد دیکھا ہے جنہیں ان کی غمی دیکھی ہے
میری کمزوری پہ کیچڑ نہ اچھالو لوگو
کیا کبھی اپنے بھی دامن کی تری دیکھی ہے
کہتی ہے دنیا جسے آج مہذب انسان
شیشۂ دل پہ سیاہی سی جمی دیکھی ہے
دنیا نے اپنے مذاہب کو بدل ڈالا ہے
رُخ پہ اک لیپ بناوٹ کی چڑھی دیکھی ہے
ہاں مگر میرے بھی قرآن مقدس میں اے دوست
ایک نقطہ کی کہیں کوئی کمی دیکھی ہے
دشمنی مجھ سے زمانے کو رہی ہے اب تک
ظلم کے ہاتھ میں شمشیر کھینچی دیکھی ہے
چل کے تعمیر کرو تازہ جہاں کوئی عزیز
یاں تو خود غرضی ہی خود غرضی بڑھی دیکھی ہے

AsliAhl...

غزل

۱۷ اپریل ۱۹۷۸ء

میری مجبوری پہ تم اتنا ستاتے کیوں ہو
پھر نیا زخم مرے دل میں لگاتے کیوں ہو

تم نہ آئے تو غمِ ہجر میں دم توڑ دیا
اب مری قبر پہ تم شمع جلاتے کیوں ہو

دل مرا چھین کے تم اتنا تغافل نہ کرو
دور سے تیر نظر مجھ پہ چلاتے کیوں ہو

ہر ادا تیری انوکھی ہر اک انداز نیا
روٹھے مجھ سے ہو تو پھر اشک بہاتے کیوں ہو

صبح دم یاد کیا شام تجھے یاد کیا
میرے ظالم مجھے تم یاد ہی آتے کیوں ہو

مل نہ سکتی تھیں اگر بزم میں مجھ سے آنکھیں
میرے محبوب مجھے پاس بلاتے کیوں ہو

الفتِ دوست کے قابل جو نہیں جانِ عزیزؔ
خواب میں آکے مرے دل کو لبھاتے کیوں ہو

AsliAhleSunnet.com

غزل

ا؍ جولائی ۱۹۷۸ء

ٹپک رہے ہیں مرے اشک جو گہر کی طرح
نکل رہی ہے شعاعِ انجم و قمر کی طرح

سمجھ لو دل مرا نازک ہے آبگینہ سا
نہ ٹھیس اس کو لگاؤ کسی حجر کی طرح

حیاتِ دنیا میں موقع کہاں کہ کھیلو کھاؤ
چمک ہے اس کی جہاں میں کسی شرر کی طرح

ہے گوشہ گوشہ معطر کھلا ہوا ہے چمن
یہ لگ رہا ہے مجھے ان کے رہ گذر کی طرح

بسالوں آؤ تجھے اپنے خانۂ دل میں
کھلا ہوا ہے ترے واسطے یہ در کی طرح

عزیزؔ پہلو میں اُٹھتی ہے اجنبی سی چبھن
ہے درد اُٹھتا ہوا ناوکِ نظر کی طرح

□□□

AsliAhleSunnat.net

غزل

۲ر فروری ۱۹۷۹ء

کیسے کہہ دوں کہ ترا فیض و کرم عام نہیں
ہاں مگر نام مرے کوئی بھی پیغام نہیں

تازگی بخشی ہے گلشن کو لہو سے میں نے
جشنِ سیمیں میں مگر میرا کہیں نام نہیں

ٹھنڈی ٹھنڈی ہے ہوا ابر بھی چھایا ہے مگر
حسن بھی دور ہے ہاتھوں میں کوئی جام نہیں

یہ سرِ راہ بھلا لاش پڑی کس کی ہے
کون قاتل ہے کوئی بھی تو لب بام نہیں

زخم ہر روز نیا دل پہ مرے لگتا ہے
آنکھ روئے نہ لہو ایسی کوئی شام نہیں

دل نے مجبور کیا میں بھی چلا آیا وہاں
مجھ کو کہتے ہیں کہ جا تیرا کوئی کام نہیں

تم حسیں جتنے ہو اتنے ہی ستمگر ظالم
جو جفا کیش نہ ہو وہ کوئی گل فام نہیں

اک نظر بیش نہیں میری تمنا اے دوست
عاشقی میں کوئی اس سے بڑا انعام نہیں

دیکھو مڑ مڑ کے تمہیں دیکھتے جاتے ہیں عزیز
کون کہتا ہے ترے عشق کا انجام نہیں

□□□

AsliAhleSunnet.com

غزل

۳ر جنوری ۱۹۸۰ء

دل کو کہاں نصیب ہے راحت ترے بغیر
یہ زندگی بھی ہے مجھے زحمت ترے بغیر
دن کو سکوں نہ رات کو حاصل سکوں کی نیند
کیسے کٹے گی یہ شب فرقت ترے بغیر
گلشن اداس پھولوں میں رعنائیاں کہاں
دنیا میں ہر سو ہے بھری ظلمت ترے بغیر
یہ چاندنی کی دھوپ بھی برسا رہی ہے لؤ
ڈستی ہے ناگ بن کے یہ خلوت ترے بغیر
موج صبا نے کی ہیں نمک پاشیاں بہت
آ آ کے دل جلاتی ہے نکہت ترے بغیر
ابر بہار سے نہ کھلا دل میں کوئی پھول
صحن چمن نہ گل میں ہے رنگت ترے بغیر
ماتم کناں ہے دل مرا پلکوں پہ ہے نمی
ویراں ہے میرے زیست کی جنت ترے بغیر
تیرا خیال پاؤں کی زنجیر بن گیا
زنداں ہے اس جہان کی وسعت ترے بغیر
کب تک رہیں گے یونہی مرے نالہائے غم
کب تک رہے عزیز سلامت ترے بغیر

□□□

AsliAhleSunnat.com

غزل

۱۰ اپریل ۱۹۸۰ء

ہیں جھکی جھکی نگاہیں کوئی سوگوار کیوں ہے
مرا دل مسل کے آخر کوئی شرمسار کیوں ہے

یہ چہل پہل یہ رونق یہ فدائیان عشوہ
لگی در پہ پھر نظر کیوں مرا انتظار کیوں ہے

پسِ قتل یہ ہوئی کیوں انہیں قتل پہ ندامت
مری قبر کے سرہانے کوئی اشکبار کیوں ہے

نہیں آئے وہ ابھی تک نہیں آئیں گے یہاں وہ
تجھے اپنے واہمے پر بھلا اعتبار کیوں ہے

ہے صبا بھی آج شاید اسی راستے سے آئی
یہ فضائے قید خانہ بھلا مشکبار کیوں ہے

رہِ عشق کے ہیں راہی کوئی گل یا کہ بلبل
یہ قبائے گل کو دیکھو ذرا تارتار کیوں ہے

مجھے مل سکا نہ اب تک کوئی چارہ گر مسیحا
یہ دلِ عزیزیار دلِ داغدار کیوں ہے

□□□

AsliAhleSunnet.com

'ایسے میں خیال یار دل مجروح کو آ تڑپاتا ہے'

۷ر ستمبر ۱۹۸۱ء

ہر حسن مکمل کا منظر حساس کا دل للچاتا ہے
پر لطف ہواؤں کا جھونکا ہر سرد لہو گرماتا ہے
ہر چار طرف سبزہ سبزہ لگتا ہے مگر سونا سونا
اک ناز سراپا کا جلوہ ماحول کا دل ترساتا ہے
ساون کی گھٹا اور ہلکی سی پڑتی ہو جھڑی شبنم کی طرح
ایسے میں خیال یار دل مجروح کو آ تڑپاتا ہے
سرمست ہوا کے جھونکوں میں لہراتی ہے سبزہ پوش زمیں
جس طرح ہوا میں مہرو کا، دھانی آنچل لہراتا ہے
موسم ہے گلابی پر مجھ کو ڈستی ہے یہ میری تنہائی
چھائی ہے گھٹا غم کی دل پر آنسو ہے کہ امڈا آتا ہے
ہے خشک ہوا گھنگھور گھٹا بادل کی گرج بجلی کی چمک
راتوں کو فراق یار مجھے بسمل کی طرح تڑپاتا ہے
اے میرے خیالوں کی دنیا اے روح چمن فردوس بریں
بے تیرے مری شہناز مجھے یہ کاشی کاٹے کھاتا ہے

□□□

AsliAhleSunnet.com

غزل

۷/فروری ۱۹۷۹ء

کچھ تیر نظر ایسے انداز سے مارا ہے
دل تھام کے ہاتھوں سے، اللہ پکارا ہے
آنکھوں سے ٹپکتا ہے جو اشک کی صورت میں
وہ اشک نہیں خوں کا بہتا ہوا دھارا ہے
حالت ترے بسمل کی اب رحم کے قابل ہے
قدرت نہ تڑپنے کی، نے صبر کا یارا ہے
دنیائے محبت کی ہر بات نرالی ہے
جو ظلم کا خوگر ہے وہ آنکھ کا تارا ہے
جب زلف رسا اپنی افشاں سے سنوارے ہوں
لگتا ہے ستاروں سے گردوں کو سنوارا ہے
اب کردو مسیحائی تم درد کے درماں ہو
ایام جدائی کے رو رو کے گزارا ہے
ذلت ہے عزیز اپنی درغیر پہ جھکنے میں
خوددل نے ملامت کی جب ہاتھ پسارا ہے

AsliAhleSunnet.com

غزل

۱۸/اپریل ۱۹۷۹ء

کچھ مرے غم کا تیرے دل پہ اثر ہو جائے
اس طرح میرے تڑپنے کی خبر ہو جائے

مجھ کو صحرائے محبت میں پھراتا ہے جنوں
اٹھتا جس سمت قدم ہو ترا گھر ہو جائے

دن تو گذرے ہیں مرے یاس کی تاریکی میں
کاش اک شب بھی ستاروں میں بسر ہو جائے

ذرہ ذرہ ہے مئے لطف وکرم سے سرشار
ساقیا چاک گریباں پہ نظر ہو جائے

وہ جو چاہیں تو بنے ذرہ بھی خورشید مبیں
قطرۂ آب کو چاہیں تو گہر ہو جائے

کچھ اگر ان کی توجہ ہو تری سمت عزیزؔ
پھر یقیناً شب تاریک سحر ہو جائے

□□□

AsliAhleSunnet.com

غزل

۲۵ر نومبر ۱۹۷۸ء

یہاں وہاں میں ترا انتظار کرتا ہوں
گلی میں کوچہ میں چیخ و پکار کرتا ہوں
بسا ہوا ہے مرے دل میں مہ جبیں کوئی
میں اپنی جان بھی اس پر نثار کرتا ہوں
مری نگاہ کو بس چاہیئے ترا جلوہ
اسی کی آرزو میں باربار کرتا ہوں
کبھی تو چاک گریباں کو کر رہا ہوں رفو
پھر اپنا دامنِ دل تار تار کرتا ہوں
ہزاروں دل میں تمنائیں پالتا ہوں یہاں
تمہارے در پہ نظر بار بار کرتا ہوں
کبھی گلاب کی کلیوں سے کھیلتا ہوں کہیں
اسی سے کم ذرا دل کا غبار کرتا ہوں
کبھی تصور جاناں میں کھویا رہتا ہوں
فراق یار میں دل سوگورا کرتا ہوں

□□□

AsliAhleSunnet.com

غزل

۲۶/اگست ۱۹۷۶ء

کیوں چاک گریباں پہ ہنستے ہو سدا یارو
کافی ہے مجھے یوں ہی بس اتنی سزا یارو

کیا قدر محبت اب کچھ بھی نہیں دنیا میں
کچھ تو مرے جوہر کو پہچانو ذرا یارو

ہیں تقویٰ شکن ان کی یہ ناز و ادائیں سب
خود تم ہی ذرا دیکھو، دیکھو بخدا یارو

ہونٹوں پہ تبسم ہے نظروں میں بسی شوخی
لگتی ہے انوکھی سی ہر ناز و ادا یارو

منہ پہ ہیں حسیں وعدے پیچھے سے بھلا دینا
ہے کچھ بھی نہیں تم میں کیا بوئے وفا یارو

□□□

AsliAhleSunnat.com

غزل

۶؍جولائی ۱۹۷۶ء

کیا بات ہے دنیا میں دلدار نہیں ہوتا
کوئی بھی کسی کا یاں غمخوار نہیں ہوتا

حالات جنونی میں سو بار گلی چھانی
دیدار کا طالب ہوں دیدار نہیں ہوتا

تحریر ہے ان کی یہ ٹکڑے ہیں کلیجے کے
سینے سے ہٹا لوں میں اک بار نہیں ہوتا

سویا ہے شہر کب سے جاگے گا نہ جانے کب
برسوں سے جگاتا ہوں بیدار نہیں ہوتا

اس ملک کا ہر باشی ہر فرد لٹیرا ہے
غدار وطن ہرگز سردار نہیں ہوتا

محتاج ہوں نظروں کا میرا ہے وہی سب کچھ
عاشق کبھی دنیا میں نادار نہیں ہوتا

لے جاؤں عزیزؔ اپنا دل ان کو دکھاؤں میں
بن دیکھے محبت کا اقرار نہیں ہوتا

□□□

AsliAhleSunnet.com

غزل

۸ر فروری ۱۹۸۲ء

چراغ دل کی لو تھرا رہی ہے
جفائے یار سے ٹکرا رہی ہے

شجر دل کا پڑا مرجھا رہا ہے
کہاں جوئے کرم بل کھا رہی ہے

ہوا کے دوش پر پہرے لگے ہیں
کہ بوئے پیرہن کترا رہی ہے

نگاہ یار دیکھو کیوں جھکی ہے
چرا کے دل مرا پچھتا رہی ہے

فسردہ برگ گل پژمردہ کلیاں
کہاں باد بہاری آ رہی ہے

کوئی نازک بدن معصوم صورت
مرے آگے کھڑی شرما رہی ہے

ادائے دلبری اور ناز بے جا
تمنا دل کی مٹتی جا رہی ہے

وہ داغ جبہ سائی تیرے در کا
جبینِ بندگی چمکا رہی ہے

پتہ راز و نیاز خضر و موسیٰ
مری آشفتگی بتلا رہی ہے

عزیزؔ اک توبہ شکنی معاف کردو
کہ زلف مہ جبیں لہرا رہی ہے

□□□

AsliAhleSunnet.com

غزل

۲۶؍۱۰؍اکتوبر ۱۹۸۶ء

اس شہر میں گھر اپنا ہی کیوں، آباد نہ ہو، ویران رہے
کیوں میرے نشیمن کی جانب، ہر دم ہی رخ طوفان رہے

حاضر ہوں جھکا ہے سر اپنا، کرلیں جو مزاج یار میں ہو
مجھ سا نہ ملے گا پھر کوئی، کیوں دل میں کوئی ارمان رہے

میں نے تو جلائی تھی دل میں، اک شمع آپ کے یادوں کی
کیوں گل کرنے کی کوشش ہے، کیا یہ مندر ویران رہے

اے جانِ غزل میں نے تو کہا ہے، تم کو ستاروں کی رانی
تیرا یہ عقیدت مند بھلا، بالکل ہی تہی دامان رہے

مجھ کو تو کبھی جرأت نہ ہوئی، میں چوم لوں افشاں کے تارے
بس ایک نظر ہی، دیکھ تو لوں، اتنا ہی فقط احسان رہے

یہ چشم کرم بدلی بدلی، اندازِ سخن بدلا بدلا
تقصیر نہ گر صادر ہو کبھی، پھر انساں کیوں انسان رہے

اے میرے تخیل کی رفعت، اے میرے خیالوں کا مرکز
تصویر تو باقی رہنے دو، کیوں دل میرا ویران رہے

لہرا دو کبھی لمبی زلفیں، بس یہ ہے طلب اس عاجز کی
بلبل کے رسیلے نغموں سے، مانوس یہ میرا کان رہے

بس ایک کرن آجانے دو، تاریک ہے شب تنہا ہوں میں
اے دوست ترے جلووں سے سدا، آباد تیرا ایوان رہے

راہی ہوں، تھکا ہوں، زلفوں کے سائے میں ذرا ستانے دو
رکھوالا گھنیری زلفوں کا، اللہ رہے رحمٰن رہے

AsliAhleSunnet.com

غزل

۱۵رنومبر ۱۹۸۶ء

جستجوؤں کا مری ایک ہی حاصل نکلا
میں نے تریاق جو پایا سمِ قاتل نکلا

ہم صفیروں نے جسے چمن کے بنایا رہبر
وہ رہِ شوق کے اسرار سے جاہل نکلا

نذر کر دی جو مرے پاس تھی دل کی سوغات
ہائے وہ دل نہ ترے کام کے قابل نکلا

جانے اس زخم پہ اب کون رکھے گا مرہم
یہ مسیحا تو مرے درد سے غافل نکلا

کودک و پیر و جواں سب ہیں سکوں کے طالب
سہما سہما سا ترے شہر میں ہر دل نکلا

□□□

AsliAhlesunnat.com

محترم خالد ملک ساحل صاحب، جرمنی سے

شعری مجموعہ ''پرواز''
نرم دل شاعر کا سوز و گداز

عزیز الرحمٰن سلفی بنیادی طور پر دینی مدرسہ میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ عالمِ دین ہیں۔ مجھے ان کے فہمِ دین کے سلسلہ میں کچھ اندازہ نہیں ہے۔ لیکن میں ایک بات اطمینان کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جو مذہبی لوگ شاعری سے رغبت رکھتے ہیں ان کے دلوں میں ایک نرمی اور گداز ضرور ہوتا ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن سلفی کی شاعری سے ان کی طبیعت کی نرمی کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

شعری مجموعہ ''پرواز'' میں شامل شاعری کو پڑھتے ہوئے نرم دل شاعر کے سوز گداز کا بار بار احساس ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ دوسروں کی خوشیوں میں شرکت کے ساتھ دوسروں کے غموں اور دکھ درد میں بھی شریک ہوتے ہیں۔

مولانا عزیز الرحمٰن سلفی کی شاعری کے موضوعات کا دائرہ دینی دائرہ سے باہر نہیں جاتا۔ ایسا نہیں کہ وہ صرف دینی نوعیت کی شاعری کرتے ہیں بلکہ وہ جن معاشرتی اور گھریلو موضوعات کو اپنی شاعری کے ذریعے پیش کرتے ہیں ان میں ان کا دینی رویہ غالب رہتا ہے۔ اس بات کو یوں زیادہ بہتر طور پر کہہ سکتے ہیں کہ وہ زندگی میں جس طرح دینی احکامات کو ملحوظ رکھتے ہیں ویسے ہی انہوں نے اپنی شاعری میں بھی ان کا پاس رکھا ہے۔ حسرت موہانی اپنی اہلیہ کو مدنظر رکھ کر غزلیں کہتے تھے۔ حالانکہ اہلِ ایمان کے لیے حور وقصور کو مدِ نظر رکھ کر غزل کہنے کی گنجائش بھی ہوتی ہے۔ حسرت موہانی کی طرح مولانا عزیز الرحمٰن سلفی نے بھی اپنی اہلیہ محترمہ ہی کو مدِ نظر رکھ کر غزلیں لکھی ہیں۔

مولانا صاحب کا ایک اور عشق (جس کا علم اُن کی اہلیہ محترمہ کو یقیناً ہو گا اور شکوہ، شکایت تک بات بھی پہنچی ہو گی۔) اُردو سے ہے اور ایسا عشق ہے کہ لکھنے والے قبیلے میں بھی اِس کی مثالیں کم کم ہیں۔ اللہ پاک۔۔۔ سلفی صاحب کی محبت کو قبول فرمائے۔

خالد ملک ساحل (ہمبرگ۔ جرمنی)

AsliAhleSunnet.com

نسب نامہ

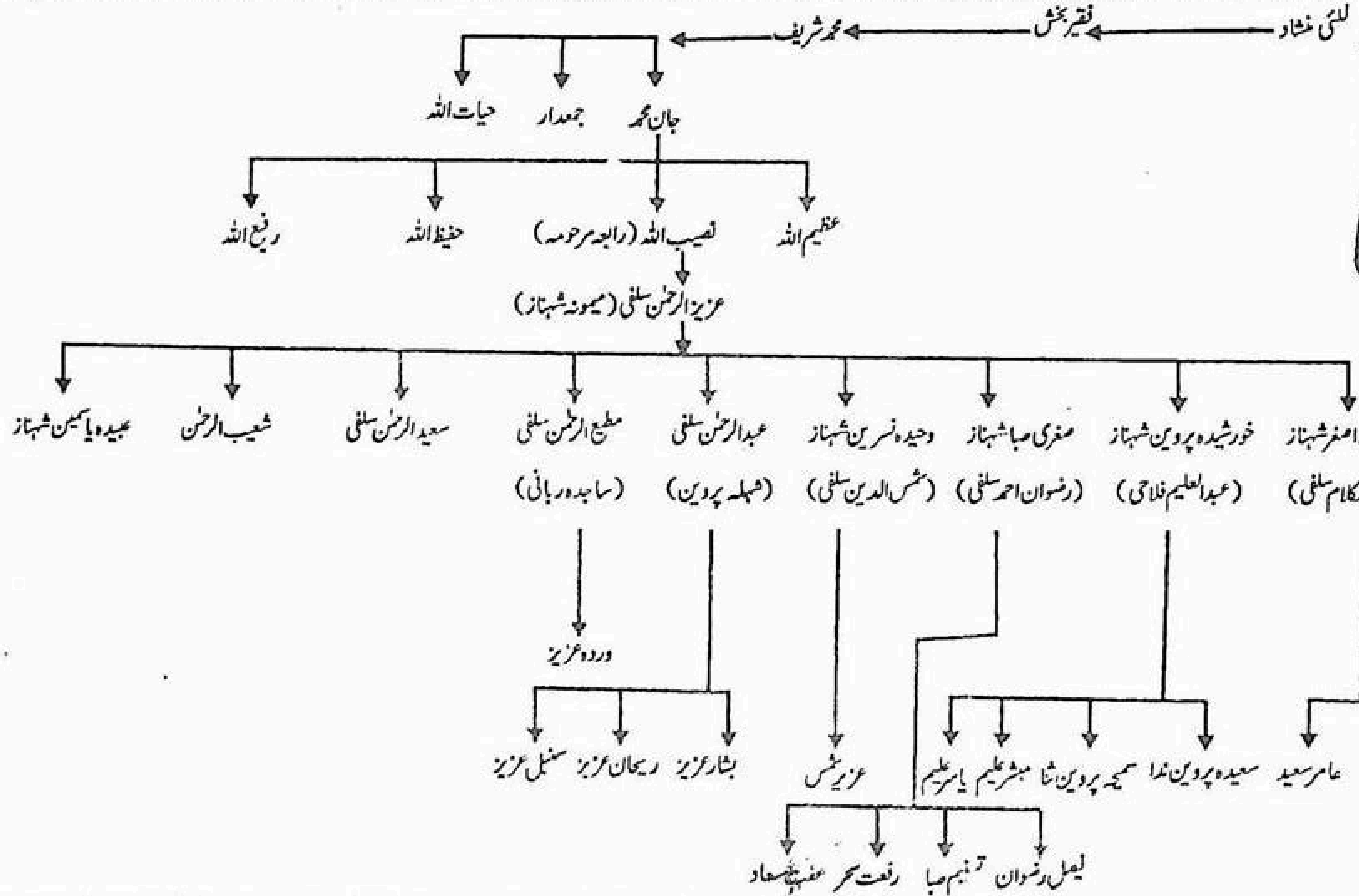

للّٰی منشاد
فقیر بخش
محمد شریف
جان محمد
جمعدار
حیات اللہ
عظیم اللہ
نصیب اللہ (رابعہ مرحومہ)
حفیظ اللہ
رفیع اللہ
عزیز الرحمٰن سلفی (میمونہ شہناز)
عزیزہ اصغر شہناز
(ابوالکلام سلفی)
خورشیدہ پروین شہناز
(عبدالعلیم فلاحی)
صغریٰ صبا شہناز
(رضوان احمد سلفی)
وحیدہ نسرین شہناز
(شمس الدین سلفی)
عبدالرحمٰن سلفی
(شہلہ پروین)
مطیع الرحمٰن سلفی
(ساجدہ ربانی)
سعید الرحمٰن سلفی
شعیب الرحمٰن
عبیدہ یاسمین شہناز
احمد سعید
عامر سعید
سعیدہ پروین ندا
سمیہ پروین ثنا
مبشر علیم
یاسر علیم
عزیز شمس
بشار عزیز
ریحان عزیز
سنبل عزیز
وردہ عزیز
لیلیٰ رضوان
ترنم صبا
رفعت سحر
عفیفہ سعاد

تصنیفی خدمات

(۱)	حكم الدعاء وآدابہا	(عربی/مطبوع)
(۲)	تعلیق، مراجعه وتصحیح سيرة البخاری	(عربی/مطبوع)
(۳)	تعلیق ومراجعه فتح المنان	(عربی/مطبوع)
(۴)	جماعت اہل حدیث کی تدریسی خدمات	(اردو/مطبوع)
(۵)	معاویہ بن ابی سفیان سوصفحات کا ترجمہ	(اردو/مطبوع)
(۶)	دعا کے آداب واحکام	(اردو/مطبوع)
(۷)	مختصر قواعد اردو	(مطبوع)
(۸)	مسائل ومشکلات	(اردو/مطبوع)
(۹)	مبارکپور کا ایک علمی خانوادہ	(مطبوع)
(۱۰)	تفسیر شوکانی طریقۂ تدریس واستفادہ	(اردو/مطبوع)
(۱۱)	مختصر علوم التفسير والامام الشوكانی ومزايا تفسيره	(عربی/غیر مطبوع)
(۱۲)	نور الیقین	(ترجمہ اردو/غیر مطبوع)
(۱۳)	عالم وداعیہ دو ظلم کی ٹہنی.....	(ترجمہ اردو/غیر مطبوع)
(۱۴)	چند مشاہیر علماء کرام	(اردو/غیر مطبوع)
(۱۵)	مختصر البلاغۃ	(اردو/غیر مطبوع)
(۱۶)	مختصر تاریخ ادب عربی دور جاہلیت واسلام	(اردو/غیر مطبوع)
(۱۷)	تدوین حدیث، امام مسلم اور ان کی صحیح کی خصوصیات	(اردو/غیر مطبوع)
(۱۸)	پرواز (مجموعہ کلام)	(زیر طبع)
(۱۹)	بعض التفاسير المبهمة	(عربی/غیر مطبوع)
(۲۰)	بعض اہم مفسرین کے سوانح	(اردو/غیر مطبوع)

موضع: ٹکریا، پوسٹ: کسمہی، ضلع: سدھارتھ نگر، یوپی، (انڈیا) پن نمبر ۲۷۲۱۸۹
Vill. Tikarya, P.O. Kusmahi, Distt. Siddharth Nagar
U.P. (India) Pin No. 272189

AsliAhleSunnet.com